05:44	صبح صادق
06:04	طلوع آفتاب
12:34	زوال آفتاب
07:05	غروب آفتاب

آج کی حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''(ذی الحجہ کے) پہلے دس دنوں میں جس قدر نیک عمل اللہ کو محبوب ہے اس سے بڑھ کر کسی زمانہ میں بھی اس قدر محبوب نہیں (یعنی یہ دن فضیلت میں دیگر ایام سے بڑھے ہوئے ہیں)'' (بخاری)

مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 139, Tuesday- 19 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۳۹ ❁ منگل، ۱۹ مئی، ۲۰۲۶، یکم ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دیں گے

پیار سے مانیں گے تو ٹھیک ورنہ سخت طریقہ اپنائیں گے: یوگی آدتیہ ناتھ

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ سڑکوں پر نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عبادت اپنے مذہبی مقامات پر یا شفٹ میں کی جائے، قانون سب کے لیے برابر ہے۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ سڑکوں پر نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ عبادت گاہوں یا شفٹ میں نماز ادا کریں، ورنہ حکومت سخت کارروائی کرے گی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سڑکوں پر نماز ادا کرنے کے معاملے پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں عوامی سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دی جائے گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ لوگ اگر بات چیت اور قانون سے مان جائیں تو بہتر ہے، ورنہ حکومت سخت طریقہ اپنانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ لکھنؤ میں ایک پروگرام کے دوران گفتگو کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ان سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ کیا اتر پردیش میں اب سڑکوں پر نماز نہیں ہوتی؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ریاست میں سڑکوں پر نماز قطعی طور پر نہیں ہونے دی جاتی۔ ان کا کہنا تھا کہ سڑکیں آمد ورفت کے لیے ہوتی ہیں، انہیں کسی بھی صورت میں بند یا متاثر نہیں ہونے دیا جا سکتا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی مقام پر نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو لوگ شفٹ میں نماز ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عبادت سے نہیں روک رہی لیکن قانون اور نظم وضبط سب کے لیے یکساں ہے۔ ان کے مطابق ہر شخص کو اپنے مذہبی مقام یا مناسب جگہ پر عبادت کرنی چاہیے، نہ کہ عوامی سڑکوں پر۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ حکومت کسی بھی صورت میں سڑکوں پر افراتفری یا رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ عام شہری، مریض، ملازمین، مزدور اور تاجر سڑکوں سے گزرتے ہیں، اس لیے کسی کو بھی راستہ روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے آبادی کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر لوگوں کے پاس مناسب جگہ نہیں ہے تو انہیں تعداد کو قابو میں رکھنے کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ نظام کے ساتھ چلنے کے لیے قوانین اور ضابطوں پر عمل ضروری ہے۔ عیدالاضحیٰ سے قبل یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ بیان خاص اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سال 28 مئی کو مسلمان عیدالاضحیٰ منانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ کئی شہروں میں مساجد اور عیدگاہوں میں جگہ کم پڑنے کے باعث عیدین یا بعض اوقات نماز جمعہ کے دوران کچھ لوگ مسجدوں کے باہر یا سڑکوں پر بھی نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ تاہم، موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اس معاملہ میں انتہائی سخت رویہ اپنایا جاتا ہے اور اب باقاعدہ طور پر پولیس گشت کر کے یہ یقینی بناتی ہے کہ کوئی بھی شخص سڑک پر نماز ادا نہ کرے۔ یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیان کو بھی اس بات کا اشارہ مانا جا رہا ہے کہ اتر پردیش حکومت عوامی سڑکوں پر نماز ادا کرنے کے معاملہ میں مزید سخت اقدامات لے سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ حکومت پہلے بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''پیار سے مانیں گے تو ٹھیک، نہیں مانیں گے تو دوسرا طریقہ اپنائیں گے۔'' یوگی آدتیہ ناتھ نے بریلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں بعض لوگوں نے طاقت آزمانے کی کوشش کی تھی لیکن حکومت نے اپنی طاقت بھی دکھا دی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں قانون کی حکمرانی ہر حال میں برقرار رکھی جائے گی اور تمام قوانین سب پر یکساں طور پر نافذ ہوں گے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دیں گے۔ اگر لوگ پیار سے مانیں گے تو ٹھیک ہے، ورنہ سخت طریقہ (قانون کے مطابق) اپنایا جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ سڑکیں چلنے اور آمد ورفت کے لیے ہیں، انہیں نماز کے لیے بند نہیں کیا جاسکتا۔ پبلک سپیس کو کسی کی عبادت کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ای ڈی نے عآپ لیڈر دیپک سنگلا کو کیا گرفتار

بینک فراڈ اور مشکوک رقم کے لین دین کا ہے معاملہ

عآپ لیڈر آتشی نے کہا کہ ''جس طرح مرکزی حکومت نے مغربی بنگال میں ای ڈی اور سی بی آئی کو ہتھیار بنا کر استعمال کیا اسی طرح اب پنجاب اور گوا میں بھی ایجنسیوں کے ذریعہ سیاسی دباؤ بنایا جا رہا ہے۔'' بینک فراڈ اور منی لانڈرنگ سے منسلک معاملے کو لے کر ای ڈی کی ٹیم نے دہلی اور گوا میں چھاپے ماری کے بعد عام آدمی پارٹی کے لیڈر دیپک سنگلا کو گرفتار کر لیا ہے۔ ای ڈی کے مطابق یہ کارروائی بینک فراڈ اور مشکوک رقم کے لین دین کی تحقیقات کے تحت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ آج صبح سے ہی دہلی اور گوا سمیت تقریباً 7 ٹھکانوں پر ای ڈی کی جانب سے تلاشی مہم چلائی جا رہی تھی۔ یہ کارروائی پریونشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت کی گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ای ڈی کی یہ کارروائی منی لانڈرنگ اور 100 کروڑ کے بینک فراڈ سے متعلق معاملے میں کی گئی ہے۔ کئی گھنٹوں تک چلی تلاشی اور پوچھ تاچھ کے بعد دیپک سنگلا کو گرفتار کیا گیا۔ ایجنسی نے دہلی اور گوا میں ایک ساتھ چھاپے مار کر دستاویزات، ڈیجیٹل ریکارڈ اور مالی لین دین سے وابستہ اہم شواہد اکٹھے کیے ہیں۔ ای ڈی فی الحال ضبط کیے گئے دستاویزات اور الیکٹرانک آلات کی جانچ کر رہی ہے۔ ایجنسی یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ مبینہ منی لانڈرنگ اور بینک فراڈ نیٹورک میں اور کون کون سے لوگ شامل ہیں اور رقم کا استعمال کن ذرائع سے کیا گیا ہے۔ دیپک سنگلا کی گرفتاری پر عآپ کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ پارٹی نے مرکزی حکومت اور بی جے پی پر مرکزی ایجنسیوں کے غلط استعمال کا الزام عائد کیا ہے۔ پارٹی کے لیڈران کا کہنا ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں کو ڈرانے اور ان کی سیاسی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے ای ڈی، سی بی آئی اور دیگر ایجنسیوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ عآپ لیڈر آتشی نے الزام عائد کیا ہے کہ ''جس طرح مرکزی حکومت نے مغربی بنگال میں ای ڈی اور سی بی آئی کو ہتھیار بنا کر استعمال کیا اسی طرح اب پنجاب اور گوا میں بھی ایجنسیوں کے ذریعہ سیاسی دباؤ بنایا جا رہا ہے۔'' آتشی کے علاوہ عآپ لیڈر سوربھ بھاردواج نے بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ ای ڈی کی کارروائی پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ''گوا کے شریک انچارج دیپک سنگلا کے دہلی اور گوا واقع کئی ٹھکانوں پر چھاپے مارے گئی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ ''عام آدمی پارٹی کے لیڈران کو مسلسل ای ڈی، سی بی آئی اور اے سی بی جیسی ایجنسیوں کے ذریعہ نشانہ بنایا جا رہا ہے۔''

دیپک سنگلا کی گرفتاری پر کیجری وال کا ردعمل، بی جے پی میں شامل نہ ہونے کی سزا

آپ نے گوا میں دیپک سنگلا کی گرفتاری اور ای ڈی چھاپوں کو سیاسی انتقام قرار دیا، کیجری وال نے کہا کہ سنگلا کو بی جے پی میں شامل نہ ہونے کی سزا دی گئی

نئی دہلی: گوا میں عام آدمی پارٹی کے شریک انچارج دیپک سنگلا کی گرفتاری اور ان کے ٹھکانوں پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ یعنی ای ڈی کی کارروائی کے بعد سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی نے اس کارروائی کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے مرکز کی بی جے پی حکومت پر مرکزی ایجنسیوں کے غلط استعمال کا الزام عائد کیا ہے۔ پارٹی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اپوزیشن کی آواز دبانے کے لیے جان بوجھ کر کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ دیپک سنگلا کو کسی غیر قانونی کام کی وجہ سے گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے بی جے پی کے خلاف سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں اور حکمراں جماعت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ دیپک سنگلا اور پنجاب سے راجیہ سبھا رکن سنجیو اروڑا جیسے رہنما بہادر اور وطن دوست ہیں اور عوام ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ گوا کی انچارج اور دہلی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آتشی نے کہا کہ ملک اس وقت بے روزگاری، مہنگائی، پٹرول، ڈیزل اور سی این جی کی بڑھتی قیمتوں جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے، لیکن مرکزی حکومت اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گوا میں عام آدمی پارٹی کی بڑھتی مقبولیت سے بی جے پی پریشان ہے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر مرکزی ایجنسیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ آتشی نے مزید کہا کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے دوران بھی مرکزی ایجنسیوں کا استعمال اپوزیشن جماعتوں کے خلاف کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق اس وقت انتخابی حکمت عملی اور اہم اعداد وشمار حاصل کرنے کے لیے چھاپے مارے گئے تھے اور اب گوا میں بھی اسی طرز کی کارروائیاں دہرائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صرف بڑے رہنماؤں ہی نہیں بلکہ عام کارکنان کے گھروں پر بھی چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے رہنما منیش سسودیا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ بی جے پی مرکزی ایجنسیوں کے ذریعے اپوزیشن کو انتخابی طور پر کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن اس سے ملک کی معاشی مشکلات یا روپے کی گرتی قدر نہیں رک سکتی۔ دوسری جانب سوربھ بھاردواج نے بھی الزام لگایا کہ ای ڈی، سی بی آئی اور دیگر ایجنسیوں کے ذریعے عام آدمی پارٹی کے رہنماؤں کو مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔

۶۹/ہزار اساتذہ بھرتی معاملہ:

کانگریس کا بی جے پی پر دلت اور پسماندہ مخالف ہونے کا الزام

لکھنؤ کی شدید گرمی کے درمیان 69ہزار معاون اساتذہ بھرتی معاملہ ایک بار پھر سیاسی بحث کا مرکز بن گیا ہے۔ کانگریس نے اتر پردیش کی بی جے پی حکومت پر دلت اور پسماندہ طبقوں کے ساتھ ناانصافی کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے ریزرویشن کے اصولوں کو نظر انداز کر کے ہزاروں نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں کئی امیدوار سڑکوں پر لیٹ کر آگے بڑھتے اور احتجاج کرتے نظر آئے، جس کے بعد یہ معاملہ مزید گرم ہو گیا۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں کا کہنا ہے کہ وہ برسوں سے انصاف کے لیے در بدر بھٹک رہے ہیں لیکن ان کی کوئی سنوائی نہیں ہو رہی۔ کئی نوجوانوں نے الزام لگایا کہ چونکہ وہ دلت اور پسماندہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے ان کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا۔ امیدواروں کے مطابق انہوں نے امتحان اور تمام مراحل مکمل کیے مگر تقرری اب تک نہیں ہو سکی۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پر ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے 69 ہزار اساتذہ بھرتی میں ریزرویشن گھوٹالہ کیا، جس کے سبب دلت، پسماندہ اور دیگر محفوظ طبقات کے ہزاروں امیدوار متاثر ہوئے۔ پارٹی نے کہا کہ یہ نوجوان گزشتہ کئی برسوں سے نوکری کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں لیکن حکومت ان کے مطالبات پر توجہ دینے کے بجائے معاملے کو ٹالتی رہی ہے۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ یہی بی جے پی حکومت کا اصل چہرہ ہے جو پسماندہ طبقات کو ان کا حق نہیں دینا چاہتی۔ یہ پورا تنازعہ دسمبر 2018 میں نکلی 69 ہزار معاون اساتذہ کی بھرتی سے جڑا ہے۔ امتحان جنوری 2019 میں ہوا تھا جبکہ نتیجہ 2020 میں جاری کیا گیا۔ اسی دوران امیدواروں نے الزام لگایا کہ بھرتی میں ریزرویشن قوانین کی خلاف ورزی کی گئی۔ ان کے مطابق دیگر پسماندہ طبقات کو 27 فیصد ریزرویشن کے بجائے صرف 3.86 فیصد حصہ دیا گیا، جبکہ درج فہرست ذات کے امیدواروں کو بھی مقررہ کوٹے سے کم نشستیں ملیں۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ اس بے ضابطگی کے باعث تقریباً 19 ہزار نشستوں پر غلط طریقے سے تقرریاں کی گئیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کو سویڈن نے ڈگری کمانڈر گرینڈ کراس سے نوازہ

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز رائل آرڈر آف دی پولر اسٹار، ڈگری کمانڈر گرانڈ کراس، جو انہوں نے سویڈن میں حاصل کی تھی

گوٹنبرگ: وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز رائل آرڈر آف دی پولر اسٹار، ڈگری کمانڈر گرانڈ کراس، جو انہوں نے سویڈن میں حاصل کی تھی، ہندوستان کے 1.4 بلین عوام اور دونوں ممالک کے درمیان پائیدار دوستی کو وقف کیا۔ وزیر اعظم مودی کے لیے یہ 31واں عالمی اعزاز ہے۔ وزارت خارجہ امور نے نوٹ کیا، ایوارڈ کی فراہمی ہندوستان-سویڈن اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں ایک سنگ میل کی نشاندہی کرتی ہے اور دو طرفہ تعاون کو آگے بڑھانے اور عالمی امن اور خوشحالی میں تعاون کرنے کے لیے دونوں ممالک کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے عالمی اعزاز کے لیے سویڈن کی ولی عہد شہزادی وکٹوریہ اور سویڈن کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعظم نے نوٹ کیا کہ پولرسٹار کے رائل آرڈر سے نوازا جانا ہندوستان اور سویڈن کے درمیان تاریخی تعلقات اور تہذیبی بندھن کی توثیق ہے، اور اس گرمجوشی اور پیار کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جو دونوں ممالک کے لوگوں کو متحد کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی اس ایوارڈ سے نوازے جانے والے پہلے ایشیائی لیڈر ہیں۔ رائل آرڈر آف پولرسٹار کمانڈر گرینڈ کراس ایک انتہائی اعلیٰ اعزاز ہے جو حکومت کے سربراہ کو دیا جاسکتا ہے۔ سویڈن کی ولی عہد شہزادی وکٹوریہ نے کاؤنٹی گورنر کی رہائش گاہ پر سویڈن کے وزیر اعظم الف کرسٹرسن کی موجودگی میں وزیر اعظم مودی کو شاہی آرڈر پیش کیا۔ سویڈن کے وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق، سویڈش بادشاہ کارل XVI گستاف نے وزیر اعظم مودی کو رائل آرڈر آف دی پولر کمانڈر گرینڈ کراس سے نوازنے کا فیصلہ کیا۔ وزارت خارجہ امور کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ وزیر اعظم مودی اور ان کے سویڈش ہم منصب کرسٹرسن نے رابندر ناتھ ٹیگور کی یاد میں اور ہندوستان اور سویڈن کے درمیان پائیدار تہذیبی اور فکری تعلقات کی یاد میں خصوصی تحائف کا بھی تبادلہ کیا۔ وزارت خارجہ امور کے مطابق، کرسٹرسن کے تحفے میں ایک باکس شامل تھا جس میں رابندر ناتھ ٹیگور کے ہاتھ سے لکھے گئے اپیگرامس کی دو نقلیں تھیں، اس کے ساتھ ایک چھوٹا وضاحتی متن اور 1921 میں اپسالا یونیورسٹی کے دورے کے دوران لی گئی ٹیگور کی تصویر تھی۔ اصل، جو حال ہی میں سویڈش نیشنل آرکائیوز میں دریافت ہوئے ہیں، گرودیو ٹیگور نے 1921 اور 1926 میں سویڈن کے اپنے دوروں کے دوران تخلیق کیے تھے۔

روہنگیا اور بنگلہ دیشی نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے جائیں: کشن ریڈی

حیدرآباد: مرکزی وزیر کوئلہ اور کان کنی جی کشن ریڈی نے اتوار، 17 مئی کو کہا کہ اگر کسی بھی روہنگیا یا بنگلہ دیشی کا نام ملک میں ووٹر لسٹ سے نکال دیا جائے۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ بوتھ لیول ایجنٹس کا تقرر کریں اور اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل کے دوران الیکشن کمیشن کے ساتھ تعاون کریں۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ریڈی نے کہا کہ ہندوستانی شہریوں کے علاوہ دیگر شہریوں کے نام ووٹر لسٹوں سے نکالے جائیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بی جے پی بوتھ لیول کے ایجنٹ ایس آئی آر کے عمل میں شامل الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کو مکمل تعاون فراہم کریں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی بھی غیر ہندوستانی جس کا نام ووٹر لسٹ میں ظاہر ہوتا ہے اسے ہٹا دیا جائے۔ کانگریس پارٹی پر حملہ کرتے ہوئے، انہوں نے پوچھا کہ کیوں راہول گاندھی اور ان کی پارٹی "چونکی محسوس کر رہی ہے" جب مغربی بنگال میں ایس آئی آر مشق کے دوران غیر قانونی بنگلہ دیشی ووٹروں کو ہٹا دیا گیا تھا۔ "بنگلہ دیش یا روہنگیا، جو بھی ہمارے ملک میں غیر قانونی طور پر رہ رہے ہیں، اگر ان کے نام ووٹر لسٹ میں پائے جاتے ہیں، تو انہیں ہٹا دیا جانا چاہیے۔ حالانکہ راہل گاندھی ایس آئی آر کی مخالفت کرتے ہیں، لیکن مجھے بوتھ لیول کے کانگریس کارکنوں پر بھروسہ ہے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ایس آئی آر کے دوران ای سی کے ساتھ تعاون کریں تاکہ جعلی ووٹوں کو ہٹانے میں مدد ملے،" ریڈی نے کہا۔ یہ الزام لگاتے ہوئے کہ چیف منسٹر اے ریونت ریڈی کو بوتھ لیول آفیسرس (بی ایل او) پر بھروسہ نہیں ہے، مرکزی وزیر نے کہا کہ سی ایم ایس آئی آر کے عمل کی سیاست کر رہے ہیں اور ''اشتعال انگیز انداز'' میں بات کر رہے ہیں۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ پر وزیر اعلیٰ کی تنقید پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ریڈی نے کہا کہ یہ مسئلہ مرکزی حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہے کیونکہ یہ مغربی ایشیا میں بحران کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب پہلے خام تیل کی قیمتیں کم تھیں تو مرکزی حکومت نے ایکسائز ڈیوٹی میں کمی کی تھی اور ریاستی حکومتوں سے وی اے ٹی میں کمی کرنے کی درخواست کی تھی، جس کی پیروی کئی ریاستوں نے کی لیکن تلنگانہ نے نہیں۔ تلنگانہ کے چیف الیکٹورل آفیسر سی سدرشن ریڈی نے ہفتہ کو کہا کہ ریاست میں 15 جون سے انتخابی فہرستوں کی ایس آئی آر کی جائے گی۔

سپریم کورٹ نے یواے پی اے کے تحت عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت مسترد ہونے پر اعتراض کیا

عدالت نے کہا کہ ضمانت سے انکار کرنے والی بنچ نے پابند کے اے نجیب نظیر کو نظرانداز کر دیا ہے، جو یواے پی اے کے تحت ضمانت کی بنیاد کے طور پر طویل قید کو تسلیم کرتا ہے۔

سپریم کورٹ نے پیر، 18 مئی کو، جنوری 2026 کے اس فیصلے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا جس نے دہلی فسادات کے بڑے سازش کیس میں کارکن عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت مسترد کر دی تھی، اور کہا کہ دو ججوں کی بنچ جس نے اس معاملے کا فیصلہ کیا تھا، یو اے پی اے کے مقدمے میں ایک پابند تین ججوں کی بنچ کے فیصلے کی صحیح طریقے سے پیروی کرنے میں ناکام رہی تھی۔ جسٹس بی وی ناگرتھنا اور جسٹس اجل بھویان کی بنچ نے یہ مشاہدات جموں وکشمیر کے رہائشی سید افتخار اندرابی کو ضمانت دیتے ہوئے دیے جو کہ منشیات کی آمدنی کے ذریعے دہشت گردی کی مالی معاونت کے الزام میں چھ سال سے این آئی اے کی حراست میں ہیں۔ عدالت نے گلفشہ فاطمہ کے فیصلے کے ساتھ مخصوص مسئلہ اٹھایا، جس نے خالد اور امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا، اور 2024 کے گورویندر سنگھ کے فیصلے کو، جس میں دونوں کو 2021 کے تین ججوں پر مشتمل بنچ کے یونین آف انڈیا بمقابلہ کے فیصلے سے الگ کر دیا گیا تھا، جس نے یواے پی اے کے تحت طویل عرصے تک پہلے سے مقدمے کی سماعت کے لیے جیل کی قید کے طور پر قائم کیا تھا۔ لائیو لا کے مطابق، جسٹس بھویان کے فیصلے میں کہا گیا،'' کم طاقت والے بنچ کے ذریعہ دیا گیا فیصلہ زیادہ طاقت والے بنچ کے ذریعہ اعلان کردہ قانون کا پابند ہے۔ عدالتی نظم وضبط کا حکم ہے کہ ایسی پابند نظیر کی یا تو پیروی کی جائے یا شک کی صورت میں بڑے بنچ کو بھیجا جائے۔ بنچ۔'' عدالت نے گرویندر سنگھ میں طے شدہ ''دو رخی ٹیسٹ'' کو بھی خارج کر دیا، جس نے ایک ملزم کو ضمانت دینے کا اختیار بنایا تھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ان کے خلاف مقدمے میں پہلی نظر میں میرٹ کی کمی ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس نے مؤثر طریقے سے مقدمے کی سماعت سے پہلے کی نظر بندی کو کئی سالوں تک تعزیراتی کردار ادا کرنے کی اجازت دی، قطع نظر اس کے کہ ملزم کو کتنی ہی مدت تک قید کیا گیا ہو۔ ایک بنیادی آئینی اصول کا اعادہ کرتے ہوئے، بنچ نے کہا کہ ''یہاں تک کہ یواے پی اے کے تحت، ضمانت ایک اصول ہے اور جیل استثناء ہے،'' انہوں نے مزید کہا کہ آرٹیکل 21 کی ذاتی آزادی کی ضمانت الزامات کی شدت سے قطع نظر لاگو ہوتی ہے۔'' کے اے نجیب قانون کا پابند ہے اور گھورتے ہوئے فیصلے کے تحفظ کا حقدار ہے۔ اسے ٹرائل کورٹ، ہائی کورٹ یا یہاں تک کہ اس عدالت کے کم طاقت والے بنچوں کے ذریعہ کمزور، کم نہیں کیا جا سکتا یا نظرانداز نہیں کیا جا سکتا،'' جسٹس بھویان نے مزید کہا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ گورویندر سنگھ اور گلفیشا فاطمہ دونوں فیصلے جسٹس اروند کمار نے تحریر کیے تھے۔

مختصر مگر اہم خبریں

شدید گرمی میں انڈیگو پرواز کی بجلی گل

اے سی بند ہونے سے مسافروں کی حالت خراب

وڈودرا سے دہلی جا رہی انڈیگو کی پرواز میں تکنیکی خرابی کے باعث تقریباً 25 منٹ تک بجلی اور اے سی بند رہے۔ شدید گرمی اور گھٹن سے مسافر پریشان ہو گئے، جبکہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ وڈودرا سے دہلی جا رہی انڈیگو ایئر لائنز کی ایک پرواز میں شدید گرمی کے دوران اچانک بجلی بند ہو جانے سے مسافروں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اطلاعات کے مطابق انڈیگو کی پرواز 6ای 657 پیر کی رات وڈودرا ایئرپورٹ پر روانگی سے پہلے تکنیکی خرابی کا شکار ہو گئی، جس کے بعد طیارے کے اندر بجلی کی فراہمی مکمل طور پر معطل ہو گئی۔ بجلی بند ہوتے ہی طیارے کا ایئر کنڈیشننگ نظام اور کیبن کی لائٹیں بھی بند ہو گئیں، اس دوران مسافر شدید گرمی اور گھٹن میں پھنسے رہے۔ ذرائع کے مطابق رات تقریباً 8 بج کر 50 منٹ سے 9 بج کر 15 منٹ تک طیارے میں بجلی موجود نہیں تھی۔ اس دوران طیارے کے اندر اندھیرا چھا گیا اور گرمی تیزی سے بڑھنے لگی۔ کئی مسافر بے چینی کا شکار ہو گئے جبکہ کچھ لوگ فائلوں، اخباروں اور دیگر سامان سے خود کو ہوا کرتے نظر آئے۔ بند کیبن میں مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے کئی افراد کو گھٹن محسوس ہونے لگی۔ طیارے میں موجود ایک مسافر نے اس پورے واقعے کی ویڈیو اپنے موبائل فون میں ریکارڈ کر لی، جو بعد میں سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گئی۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مسافر اندھیرے اور گرمی کے باعث سخت پریشان ہیں۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر ایئر لائن کی انتظامی تیاریوں اور مسافروں کی سہولتوں پر سوال اٹھائے جانے لگے۔ ایئرپورٹ کے سرکاری ذرائع کے مطابق خرابی طیارے کے گراؤنڈ پاور یونٹ میں پیدا ہوئی تھی۔ اسی یونٹ کے ذریعے زمین پر کھڑے طیارے کو بجلی فراہم کی جاتی ہے۔ جب طیارہ رن وے یا ٹرمینل پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مرکزی انجن بند رہتے ہیں، ایسے میں گراؤنڈ پاور یونٹ ہی کیبن لائٹس، ایئر کنڈیشننگ، کاک پٹ کے نظام اور دیگر ضروری آلات کو بجلی فراہم کرتا ہے۔

نیٹ پیپر لیک معاملے میں ۱۰/ویں گرفتاری

سی بی آئی نے لاتور سے کوچنگ مالک کو حراست میں لیا

پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے مہاراشٹر کے لاتور شہر سے ایک کوچنگ مالک کو گرفتار کیا ہے۔ افسران کے مطابق گرفتار ملزم کی پہچان شیوراج رگھوناتھ موٹیگاؤکر کے طور پر ہوئی ہے، جو 'رینوکائی کیمسٹری کلاسز' (آر سی سی) نام سے کوچنگ انسٹی ٹیوٹ چلاتا ہے۔ اتوار (17 مئی) کو ایجنسی کی جانب سے کی گئی تفتیش کے دوران شیوراج کے موبائل فون پر میڈیکل امتحان کا ایک لیک شدہ سوالنامہ ملا تھا۔ اس کے بعد انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ سی بی آئی نے اتوار کو ملزم کے کئی ٹھکانوں پر چھاپے ماری کی تھی۔ تحقیقات کے دوران شیوراج کے موبائل فون سے مبینہ طور پر نیٹ یو جی امتحان کا لیک سوالنامہ ملا۔ اس کے بعد ایجنسی نے اسے گرفتار کر لیا۔ تحقیقاتی ایجنسی کا الزام ہے کہ شیوراج اس منظم گروہ کا سرگرم رکن تھا، جو نیٹ یو جی 2026 امتحان کے سوالنامے لیک کرنے اور اسے پھیلانے میں شامل تھا۔ سی بی آئی کے مطابق ملزم نے دیگر ملزمان کے ساتھ مل کر نیٹ یو جی امتحان سے قبل ہی 23 اپریل 2026 کو سوالنامہ اور اس کے جوابات حاصل کر لیے تھے۔ اس کے بعد اس نے یہ پیپر کئی لوگوں تک پہنچایا۔ فی الحال سی بی آئی معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے اور پیپر لیک نیٹورک سے منسلک دیگر لوگوں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ اس معاملے میں آگے اور گرفتاریاں ہونے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی اب تک شیوراج سمیت 10 گرفتاریاں کر چکی ہیں۔

ممبئی کو سیلاب سے پاک بنانے کیلئے

میونسپل کارپوریشن اور ریلوے انتظامیہ کو مل کر کام کرنا چاہیے

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ریلوے پل کی دیواروں حصار کی مرمت اور پل کے آؤٹ لیٹ کو وسیع کرنے پر زور دیا جائے۔ کلورٹ کے آؤٹ لیٹ پر مضبوط (پائیدار) جال لگائے جائیں۔ تاکہ بارش کے پانی کی نکاسی کے ساتھ رہائشی علاقوں سے آنے والا کچرا بھی نالوں میں نہ پھنسے۔ اس کے علاوہ، آؤٹ لیٹ پر پھنسے ہوئے کوڑے کو ہٹایا جائے اور مانسون سے پہلے تمام پلوں کو صاف کیا جائے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ اور ریلوے انتظامیہ کو اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ریل کی پٹریوں پر اور ریلوے اسٹیشن سے ملحقہ علاقوں میں پانی جمع نہ ہو اور شدید بارش کے دوران ممبئی کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم آہنگی سے کام کریں۔ پری مانسون کے کاموں کے ایک حصے کے طور پر، ممبئی میونسپل کارپوریشن ممبئی میں نالوں سے کچرا ہٹانے کے کام کو تیزی سے آگے بڑھا رہی ہے۔ اس کے تحت اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے نے آج (18 مئی 2026) مشرقی مضافاتی علاقوں میں نالے کی صفائی اور ریلوے پلاٹ کی صفائی کے کاموں کا دورہ کیا۔ اس معائنہ کے دورے کے دوران، شندے نے ریلوے کلورٹس، ڈرین کی صفائی، واٹرلفٹنگ پمپس وغیرہ کے کاموں کا جائزہ لیا۔ پربھاکر شندے نے مشرقی مضافاتی علاقوں میں مولنڈ (مشرق) میں دیویکر پا ہاؤسنگ سوسائٹی میں نیلم نگر نالہ پر پل کا معائنہ کیا، ملنڈ (مشرق) میں ریلوے یارڈ میں نانی پاڑا نالے پر ریلوے پلٹ، اوشن نگر میں نالہ پر ریلوے پلٹ، واشنگر میں نالے پر پل کا معائنہ کیا۔ گھاٹکوپر (مشرق) میں دیوکی بائی چاول پر نالہ پل اور وِدیا وِہار (مشرق) میں ریلوے اسٹیشن کے قریب جولی جم خانہ نالہ پر ریلوے پل۔ مقامی کارپوریٹر راکھی جادھو، کارپوریٹر دھرمیش گری، کارپوریٹر ڈاکٹر ارچنا بھالراؤ، ڈپٹی چیف انجینئر (رین واٹر چینلز) سنیل دت رسل، ڈپٹی چیف انجینئر (رین واٹر چینلز) (مشرقی مضافات) سنجے انگلے، سنٹرل ریلوے کے سینئر ڈویژنل انجینئر شری اس موقع پر سچن پنچال اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ ملنڈ (مشرق) میں ریلوے یارڈ میں نانی پاڑہ ڈرین پر کلورٹ کے معائنہ کے دوران پتہ چلا کہ نالے کے مغربی جانب ایک بڑی آبادی ہے اور اس آبادی کا فضلہ براہ راست نالے میں آ رہا ہے۔ چونکہ یہ فضلہ براہ راست بڑے نالے میں جا رہا ہے، اس لیے نالے میں رکاوٹ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے نالے کے مغربی جانب جہاں آبادی ہے وہاں مضبوط لوہے کے جال لگائے جائیں۔ تاکہ کچرا براہ راست

نالے میں نہ آئے، شندے نے ریلوے حکام کو ہدایت دی۔ نالے کی صفائی کا جاری کام تسلی بخش ہے۔ تاہم بارش کے پانی کو جمع ہونے سے روکنے کے لیے کام میں تیزی لائی جائے اور باقی ماندہ کام کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے۔ اگر نالے کی صفائی کا تمام کام ہو جائے تو اس سال ممبئی میں پانی جمع نہیں ہوگا، اس کے لیے میونسپل کارپوریشن اور ریلوے انتظامیہ کے درمیان تال میل ضروری ہے۔ شندے نے کہا کہ دونوں انتظامیہ کو مناسب تال میل کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ کانجور مارگ (مغربی) میں ٹو یو انجینئرنگ کمپنی کے قریب کروماپٹن نالہ پر پل سمیت دیگر تمام پلوں کی دیواروں کی مانسون کے موسم سے پہلے مرمت کی جانی چاہیے۔ ریلوے انتظامیہ کو بھی پل کو چوڑا توسیع کرنے کو زیادہ ترجیح دینی چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پل کے کھلنے سے ملحق ریلوے کیبلز کو زمین سے جتنا ممکن ہو دور رکھا جائے۔ تاکہ ان کیبلز میں بہنے والا کچرا نہ پھنس جائے۔ شندے نے کہا کہ مجموعی طور پر انتظامیہ کو اس سال ممبئی کو سیلاب سے پاک بنانے کی کوششیں کرنی چاہئے۔ تاکہ کچرا براہ راست نالے میں نہ آئے، شندے نے ریلوے حکام کو ہدایت دی۔ نالے کی صفائی کا جاری کام تسلی بخش ہے۔ تاہم بارش کے پانی کو جمع ہونے سے روکنے کے لیے کام میں تیزی لائی جائے اور باقی ماندہ کام کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے۔ اگر نالے کی صفائی کا تمام کام ہو جائے تو اس سال ممبئی میں پانی جمع نہیں ہوگا، اس کے لیے میونسپل کارپوریشن اور ریلوے انتظامیہ کے درمیان تال میل ضروری ہے۔

مالیگاؤں میں کپڑا چوری معاملے کا پردہ فاش، دو ملزمین گرفتار
تین لاکھ سے زائد کا مال برآمد، پورے شہر میں سنسنی

مالیگاؤں: (نامہ نگار) رمضان پورہ پولیس اسٹیشن میں درج کپڑا چوری کے ایک معاملے میں لوکل کرائم برانچ ناسک گرامین کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پولیس نے خفیہ اطلاع اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے دو ملزمین کو گرفتار کر لیا، جبکہ جرم میں استعمال ہونے والی گاڑی سمیت لاکھوں روپے کا سامان برآمد کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق مقدمہ نمبر 76/2026 17 مئی 2026 کو تعزیراتِ ہند کی دفعات 331(3)، 331(4) اور 305 کے تحت رمضان پورہ پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔ اس معاملے کی تفتیش لوکل کرائم برانچ، ناسک گرامین کی ٹیم کر رہی تھی۔ دستیاب سی سی ٹی وی فوٹیج اور خفیہ مخبر کی اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے دو مشتبہ افراد کی شناخت کی، جن میں ابوبکر نہال احمد (30 سال) ساکن رمضان پورہ، مالیگاؤں اور گیان دیو سدا تامبے (21 سال) ساکن جمیری، تعلقہ ناندگاؤں، ضلع ناسک شامل ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ یہ واردات مالیگاؤں کے جاجوادی پولی ٹیکنک کالج کے عقب میں انجام دی گئی تھی۔ حراست میں لینے کے بعد دونوں ملزمین سے سخت پوچھ گچھ کی گئی، جس دوران انہوں نے جرم کا اعتراف کر لیا۔ ملزمین نے انکشاف کیا کہ واردات میں استعمال ہونے والا سامان ایک مہندرا سپرومنی گاڑی نمبر AU-7916-MH-41 کے ذریعے منتقل کیا گیا تھا۔ پولیس نے ملزمین کی نشاندہی پر چوری شدہ کپڑا، کٹر مشین، ایکسٹرا پاور کمپنی کے بلیڈ، بیٹری اور جرم میں استعمال ہونے والی گاڑی ضبط کر لی۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً 3 لاکھ 10 ہزار 500 روپے بتائی جا رہی ہے۔ برآمد شدہ سامان میں تقریباً 54 ہزار روپے مالیت کا 100 میٹر سوتی کپڑا، ڈھائی لاکھ روپے مالیت کی مہندرا سپرومنی گاڑی، 5 ہزار روپے مالیت کی پروکٹ کٹر مشین، لی آئن بیٹری اور ایکسٹرا پاور کمپنی کا بلیڈ شامل ہے۔ پولیس نے تمام سامان دو پنچوں کی موجودگی میں پنچنامہ تیار کرتے ہوئے ضبط کیا۔ گرفتار ملزمین کو مزید تفتیش اور قانونی کارروائی کیلئے عدالت میں پیش کیا گیا، جبکہ ان کی میڈیکل جانچ رپورٹ بھی پولیس نے جمع کرا دی ہے۔ لوکل کرائم برانچ اور رمضان پورہ پولیس کی اس مشترکہ کارروائی کو شہر میں جرائم کے خلاف اہم کامیابی مانا جا رہا ہے۔

مغربی بنگال آشرم پر بمباری دو ملزمین بوریولی سے گرفتار

دونوں ملزمان گرفتاری سے بچنے کے لیے واقعے کے بعد مغربی بنگال سے ممبئی فرار ہو گئے تھے اور یہاں روپوش تھے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ کے کرائم انٹیلی جنس یونٹ (سی آئی یو) نے بوریولی ریلوے اسٹیشن کے قریب مغربی بنگال کے مرشدآباد ضلع میں ایک آشرم کے باہر بمباری کے دو مفرور ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ دونوں ملزمان گرفتاری سے بچنے کے لیے واقعے کے بعد مغربی بنگال سے ممبئی فرار ہو گئے تھے اور یہاں روپوش تھے۔ ممبئی کرائم برانچ کے مطابق یہ واقعہ مغربی بنگال کے مرشدآباد ضلع کے برہم پور تھانہ علاقے میں 14 مئی کو پیش آیا۔ پولیس نے بتایا کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد علاقے میں کشیدگی بڑھنے کے بعد یہ واقعہ سامنے آیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت 24 سالہ روکی خان اور 35 سالہ شہادت سرکار کے نام سے ہوئی ہے۔ روکی خان پیشہ سے ڈرائیور ہے، کنڈی ہوٹل پاڑا کا رہائشی ہے، جب کہ شہادت سرکارگاؤں ناتون پورہ کا مزدور ہے۔ دونوں ملزمان کو حراست میں لینے کے بعد ممبئی پولیس نے قانونی کارروائی مکمل کر کے دو دن کا ٹرانزٹ ریمانڈ حاصل کر کے انہیں مغربی بنگال پولیس کے حوالے کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ مقدمہ ماجیر پارا پوسٹ آفس علاقے کے ایک گروسری دکاندار پشوپتی ناتھ ساہا کی شکایت پر درج کیا گیا ہے۔ شکایت میں علی حسین عرف لادن، حسن ایس کے اور تین نامعلوم افراد کو مرکزی ملزم نامزد کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق دیگر کئی ملزمان تاحال مفرور ہیں۔ تفتیشی افسران کے مطابق، تنازعہ 12 مئی کو اس وقت شروع ہوا جب کچھ نامعلوم افراد نے آشرم کے قریب واقع ماں درگا مندر کے قریب بجلی کے کھمبے سے تصویریں پھاڑ دیں۔ 13 مئی کی رات صورتحال مزید بڑھ گئی۔ پولیس کے مطابق، رات تقریباً 10:45 بجے، ملزمان اور ان کے ساتھیوں نے آشرم کے سامنے کھلے میدان میں ساکٹ بم پھینکے۔ دھماکوں سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور مقامی لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ 14 مئی کی صبح تقریباً 10:30 بجے کچھ ملزمان موٹر سائیکلوں پر اس کی دکان کے باہر پہنچے اور دھمکی دی کہ اگر اس نے اس معاملے کی پولیس کو اطلاع دی تو اسے دوبارہ بم سے نشانہ بنایا جائے گا۔ 15 مئی کو ایف آئی آر درج ہونے کے بعد پولیس نے تلاشی مہم شروع کیا۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ ملزمان گھر چھوڑ کر مغربی بنگال فرار ہو گئے تھے۔ مزید تفتیش سے معلوم ہوا کہ دونوں ملزمین گیتانجلی ایکسپریس سے ممبئی پہنچے تھے۔ اس کے بعد یہ اطلاع ممبئی کرائم برانچ کو دی گئی۔ تکنیکی نگرانی اور انٹیلی جنس کی بنیاد پر، سی آئی یو ٹیم نے دونوں ملزمین کو بوریولی ریلوے اسٹیشن کے قریب سے گرفتار کیا۔

ریلوے وزیر نے بنگلورو اور ممبئی کے درمیان ایکسپریس ٹرین کو ہری جھنڈی دکھائی!
ٹرین کا کرایہ، اسٹیشن اور اوقات تمام تفصیلات جانیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) بنگلورو ممبئی ایکسپریس نے اتوار کو اپنا پہلا سفر شروع کیا، کرناٹک اور مہاراشٹر کے درمیان رابطے کو مضبوط بناتے ہوئے اور کاروبار، تعلیم، سیاحت، اور روزگار کے مواقع کے لیے سفر کی سہولت فراہم کی۔ یہ نئی سروس بنگلورو، ہبلی-دھارواڑ علاقے، بیلگاوی، پونے اور ممبئی کے درمیان سفر کرنے والے مسافروں کے لیے ریل رابطے کو مزید بہتر بنائے گی۔ یہ ٹرین ساؤتھ ویسٹرن ریلوے (ایس ڈبلیو آر) زون کے ذریعے چلائی جائے گی اور اس کی دیکھ بھال کی جائے گی۔ ایس ڈبلیو آر کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر (سی پی آر او) ڈاکٹر منجوناتھ کانماڈی نے ایک بیان میں کہا کہ یہ نئی ٹرین سروس بنگلورو، شمالی کرناٹک اور ممبئی کے درمیان کاروبار، تعلیم، سیاحت اور روزگار کے مقاصد کے لیے سفر کرنے والے مسافروں کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگی۔ یہ سروس راستے کے ساتھ اہم تجارتی اور ثقافتی مراکز تک ریل رابطے کو بھی بہتر بنائے گی۔ نئی بنگلور-ممبئی ایکسپریس ٹرین نمبر 16553/16554 کے ساتھ چلے گی۔ اتوار کو، اس نے ٹرین نمبر 06557 کے ساتھ بنگلورو کے سر ایم ویشوریا ٹرمینل اور ممبئی کے لوک مانیا تلک ٹرمینس کے درمیان ایک طرفہ خصوصی سروس کے طور پر کام کیا۔ ایکسپریس ٹرین 1,210 کلومیٹر کا فاصلہ 24 گھنٹے اور 5 منٹ میں طے کرے گی۔ 23 مئی کو بنگلورو سے باقاعدہ ٹرینیں چلیں گی، جب کہ ممبئی سے خدمات 24 مئی سے شروع ہوں گی۔ نئی ایس ایم وی ٹی بنگلورو-لوکمانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس 15 اسٹیشنوں پر رکے گی: تمکور، داونگیرے، ایس ایس ایس ہبلی، دھارواڑ، بیلگاوی، میراج، سانگلی، کرارناڈ، لوناڈ، کرارناڈ، لوناڈ، کرارناڈ کلیان، اور تھانے۔ ایکسپریس ٹرین ہفتے میں دو بار چلے گی۔ ٹرین میں ایک اے سی ٹو ٹائر کوچ، چار اے سی تھری ٹائر کوچز، چھ سلیپر کوچز، چار جنرل سیکنڈ کلاس کوچز، ایک سیکنڈ کلاس لگیج کم بریک وین جس میں معذور افراد کے لیے خصوصی ڈبہ ہوگا، اور ایک لگیج کم جنریٹر کار کم بریک وین، کل 17 ایل بی ایچ کوچز ہوں گی۔ ایس ایم وی ٹی بنگلورو اور لوک مانیا تلک ٹرمینس کے درمیان ٹرین نمبر 16553/16554 پر سفر کے لیے، ٹکٹ کا کرایہ سلیپر کلاس کے لیے 750، اے سی 3-ٹیر کے لیے 1,880 اور اے سی 2-ٹیر کے لیے 2,575 مقرر کیا گیا ہے۔ ٹرین نمبر 16553 ایس ایم وی ٹی بنگلورو-لوکمانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس ہر ہفتہ اور منگل کو 8.35 بجے ایس ایم وی ٹی بنگلور سے روانہ ہوگی اور اتوار اور بدھ کو رات 8.40 بجے لوک مانیہ تلک ٹرمنس پہنچے گی۔ واپسی کی سمت میں، ٹرین نمبر 16554 لوک مانیہ تلک ٹرمینس ایس ایم وی ٹی بنگلورو ایکسپریس لوک مانیہ تلک ٹرمینس سے ہر اتوار اور بدھ کی رات 11.15 بجے روانہ ہوگی اور پیر اور جمعرات کو رات 10.30 بجے ایس ایم وی ٹی بنگلورو پہنچے گی۔

ناگپور میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے ہیڈکوارٹر کے قریب کھلے عام فائرنگ
یہ واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا اور کہرام مچ گیا

ناگپور: مہاراشٹر کے ناگپور سے ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ بائک سوار نوجوانوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے ہیڈکوارٹر کی طرف کھلے عام فائرنگ کی۔ فائرنگ کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد ہنگامہ برپا ہو گیا ہے۔ کچھ دن پہلے ناگپور میں آر ایس ایس ہیڈکوارٹر کے حساس زون میں دھماکہ خیز مواد برآمد ہوا تھا۔ اب اس واقعہ نے سیکورٹی انتظامات پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں چھ موٹر سائیکل سوار فائرنگ کرتے نظر آ رہے ہیں۔ اس واقعے کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے، جب کہ ناگپور میں محل کے کوٹھی روڈ علاقے میں فائرنگ کے واقعے سے پورے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ یہ علاقہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے ہیڈکوارٹر کے بہت قریب ہے۔ سنگھ کا ہیڈکوارٹر ریشم باغ میں واقع ہے۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق، یہ واقعہ اتوار، 17 مئی کو تقریباً 11:30 بجے پیش آیا، جب چھ نامعلوم افراد تین موٹر سائیکلوں پر آئے اور آر ایس ایس ہیڈکوارٹر سے 5.1 کلومیٹر (کلومیٹر) دور ایک علاقے میں فائرنگ کی۔ پولیس نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ روی موہتو اور گنگا کاکڑے نے شکایت کنندہ سوربھ کے ساتھ جھگڑے کے بعد مبینہ طور پر فائرنگ کی۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے علاقے میں تسلط قائم کرنے اور دہشت پھیلانے کی نیت سے فائرنگ کی۔ تفتیش کاروں کو ملزمان کے درمیان جھگڑے کا شبہ ہے۔ ریشم باغ میں آر ایس ایس کا ہیڈکوارٹر ہونے کی وجہ سے سیکورٹی کافی سخت ہے۔ ناگپور کے محل علاقے کے کوٹھی روڈ علاقے میں دو راؤنڈ فائرنگ کی گئی۔ پولیس نے مزید بتایا کہ روی موہتو، گنگا کاکڑے، اور دیگر ملزمان کے پاس منشیات کی اسمگلنگ اور غیر قانونی سامان رکھنے کا سابقہ مجرمانہ ریکارڈ ہے۔ ان کے مجرمانہ پس منظر کے پیش نظر پولیس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ واقعہ کے فوراً بعد کوتوال تھانے کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور تحقیقات شروع کر دی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور شواہد اکٹھے کر کے ملزمان کو تلاش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس واقعہ سے محل کے علاقہ مکینوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے جس کے باعث پولیس کی گشت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ممبئی میں کریئر گائیڈنس ایونٹ ۲۰۲۶ کامیابی سے اختتام پذیر

مفتی اشفاق قاضی کی نگرانی میں منعقد پروگرام کی پذیرائی، ۱۲۳ طلبہ کا کریئر اسیسمنٹ اور انفرادی کونسلنگ

ممبئی: فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کی جانب سے سنیچر ۱۶ مئی کو مدنپورہ کے محفل ہال میں ''کریئر گائیڈنس ایونٹ ۲۰۲۶'' کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا، جس میں جماعت نہم سے بارہویں تک کے طلبہ اور ان کے سرپرستوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ صبح ۱۰ بجے سے شام چھ بجے تک جاری رہنے والے اس پروگرام میں تقریباً ۱۵۰ رجسٹریشن ہوئے، جبکہ ۱۲۳ طلبہ کا باقاعدہ کریئر اسیسمنٹ اور انفرادی کریئر کونسلنگ انجام دی گئی، یہ منفرد پروگرام فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے بانی و ڈائریکٹر، معروف عالمِ دین، ممتاز شریعہ اسکالر اور تجزیہ نگار مفتی اشفاق قاضی کی خصوصی نگرانی اور سرپرستی میں منعقد کیا گیا، پروگرام کا مقصد طلبہ اور والدین کو روایتی تعلیمی شعبوں سے آگے بڑھ کر جدید اور روزگار سے مربوط میدانوں سے واقف کرانا تھا تاکہ نئی نسل بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے مستقبل کا انتخاب کر سکے، پروگرام میں شریک ہر رجسٹرڈ طالب علم کے لیے مفت ''کریئر انٹرسٹ اسیسمنٹ'' کا اہتمام کیا گیا تھا، اس ڈیجیٹل اسیسمنٹ میں طلبہ سے تقریباً ۱۵۰ سوالات پوچھے گئے، جن کے جوابات کی بنیاد پر طلبہ کی دلچسپی، ذہنی رجحان اور صلاحیتوں کے مطابق چار تا پانچ موزوں کریئر آپشنز تجویز کیے گئے، اسیسمنٹ رپورٹ موصول ہونے کے بعد طلبہ نے تجربہ کار کریئر اور ایجوکیشن کونسلرز کے ساتھ انفرادی نشستیں کیں، جہاں انہیں ان کی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور مستقبل کے امکانات کے مطابق تفصیلی رہنمائی فراہم کی گئی، پروگرام کی ایک اہم خصوصیت مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے بیس ڈومین ایکسپرٹس اور اداروں کی شرکت رہی، جنہوں نے طلبہ کو اپنے اپنے شعبوں کے بارے میں عملی معلومات فراہم کیں، ان شعبوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیٹا سائنس، مشین لرننگ، پیرا میڈیکل، اسکل ڈیولپمنٹ، قانون، پولی ٹیکنک، دفاعی تعلیم، سیاحت، طبی تعلیم اور شارٹ ٹرم ڈپلومہ کورسز شامل تھے، ماہرین نے طلبہ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ کامیابی صرف سائنس، کامرس یا آرٹس تک محدود نہیں، بلکہ موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، تکنیکی تعلیم، اسکل بیسڈ کورسز اور مختصر مدتی ڈپلومہ پروگرامز کے ذریعے بھی بہترین روزگار اور روشن مستقبل حاصل کیا جا سکتا ہے، پروگرام میں شریک والدین نے اس اقدام کو بے حد مفید قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے رہنمایانہ پروگرام وقت کی اہم ضرورت ہیں، کیونکہ اکثر طلبہ اور سرپرست محدود معلومات کی وجہ سے صرف چند روایتی شعبوں تک خود کو محدود کر لیتے ہیں، والدین نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ بچوں کو ایک ہی مقام پر مختلف فیلڈز کے ماہرین سے ملاقات اور معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا، منتظمین کے مطابق اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلبہ کو ''جاب ریڈی'' بنانا اور انہیں ایسے کورسز و مہارتوں سے متعارف کرانا تھا جو کم مدت میں بہتر روزگار کے مواقع فراہم کر سکیں، پروگرام میں جن اداروں اور تنظیموں نے اپنے معلوماتی ٹیبل اور رہنمائی مراکز قائم کیے تھے ان میں سرفہرست، نیکس کور، ایچ ایس ای ٹریننگ، سی این سی ٹریننگ، اسکوپ، ایجو کاؤنسل ایونیو، ٹاٹا اسٹرائیو، رستم جی، حاجی ہاؤس۔ یو پی ایس سی رہنمائی، لیگل ایڈ، کالسیکر، ایپ ٹیک، انیس ڈیفنس، مہاراشٹر انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، آٹو انسٹی ٹیوٹ، ڈی او ای ایس (ایڈووکیٹ ندیم) بھگتی ویدانت، صابو صدیق، وائڈ ونگس اور اکبرا اکیڈمی ایچ ایس سی ٹریننگ شامل ہیں، پروگرام کے اختتام پر منتظمین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مستقبل میں بھی اس نوعیت کے تعلیمی اور رہنمائی پروگرام منعقد کیے جاتے رہیں گے تاکہ نوجوان نسل کو صحیح سمت، بہتر مواقع اور عملی میدانوں کی درست معلومات فراہم کی جا سکیں۔

خواتین کی ترقی کیلئے ویمن مارٹ شروع کا آغاز: ابوعاصم اعظمی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مانخورد شیواجی نگر علاقے میں خواتین کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے اور انہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونے خود کفیل اور کاروبار کا آغاز کرنے کے قابل بنانے کے لیے، ابو عاصم اعظمی فاؤنڈیشن نے 23 اور 24 مئی کو گوونڈی کے نیاز احمد میڈیکل سینٹر میں خواتین کے مارٹ کا انعقاد کیا۔ اس مارٹ کا انعقاد خواتین کے کاروبار کی مصنوعات تک رسائی فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا جن میں اچار، پاپڑ، کپڑوں کی سلائی، یا گھر سے دیگر کاروبار، یا کاروبار شروع کرنے کے خواہشمند افراد کو رسائی فراہم کی گئی تھی۔ ابوعاصم اعظمی نے مزید بتایا کہ یہ مارٹ خواتین کی ترقی کے لیے منعقد کیا گیا تھا جہاں انہیں سٹال لگائے جائیں گے جہاں وہ اپنی مصنوعات کو عوام کے سامنے پیش کر سکیں گی۔ اس ذریعے سے ہم مانخورد، شیواجی نگر اور گوونڈی کی خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے اور بڑھانے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں اور خواتین کی ایک بڑی تعداد سے اس مہیلا مارٹ میں شامل ہونے کی اپیل کرنا چاہتے ہیں۔

سمندر میں تیرتے فضلے کو ہٹانے کے لیے گیٹ وے آف انڈیا اور بدھوار پارک میں بغیر پائلٹ کے برقی کشتی (الیکٹرک بوٹ) تعینات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن ساحل سمندر اور آس پاس کے علاقے کو صاف رکھنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں گیٹ وے آف انڈیا اور بدھوار پارک کے علاقوں میں بغیر پائلٹ کے الیکٹرک بوٹس (الیکٹرک بوٹس) کو کام شروع کر دیا گیا ہے تاکہ سمندر میں تیرتا فضلہ اکٹھا کیا جا سکے۔ ان کشتیوں کے ذریعے ان علاقوں سے روزانہ تقریباً 80 سے 90 کلوگرام تیرتا فضلہ جمع کیا جاتا ہے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی ہدایات کے مطابق اشونی بھیڈے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی اور ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) کرن ڈیگھاوکر کی نگرانی میں مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس تناظر میں ڈپٹی کمشنر (زون-1) چندا جادھو کی رہنمائی اور اسسٹنٹ کمشنر (اے ڈویژن) گجانن بیلے کی قیادت میں میونسپل کارپوریشن کے اے ڈویژن کے بھارتی کیندر اور بدھوار پارک علاقوں میں دو بغیر پائلٹ برقی کشتیاں چلائی گئی ہیں۔ یہ کشتیاں مکمل طور پر برقی ہیں اور ماحول دوست ہیں۔ ان کے پاس وہیکل ٹریفک مینجمنٹ سسٹم (VTMS) اور گلوبل پوزیشننگ سسٹم (GPS) ہے، جس کے ذریعے کشتی کی نیویگیشن، ورکنگ ایریا اور سیفٹی کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہ کشتیاں سمندر میں تیرتا ہوا فضلہ جمع کرنے کا کام زیادہ موثر اور منصوبہ بندی کے ساتھ انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

ٹی سی ایس معاملے کے کوریج میں اپنی تصویر سے جلگاؤں کے متین پٹیل پریشان

متین شبیر پٹیل نے پولیس سے شکایت کی ہے کہ کچھ چینلوں نے اورنگ آباد کے متین پٹیل کی جگہ ان کی تصویر دکھائی جس سے ان کی بدنامی ہو رہی ہے، انہوں نے جلگاؤں سائبر کرائم کے علاوہ ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن میں متعلقہ نیوز چینل کے خلاف ایف آئی آر کا مطالبہ بھی کیا۔ ناسک کے ٹی سی ایس معاملے کے کوریج میں اپنی تصویر استعمال کئے جانے سے جلگاؤں کے متین شبیر پٹیل بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ ایک مراٹھی نیوز چینل کی اس حرکت سے ان کی بدنامی ہوئی ہے اور وہ ذہنی طور سے پریشان ہوئے ہیں، لہٰذا ایف آئی آر درج کی جائے۔ اس معاملے کا پس منظر یہ ہے کہ پچھلے دنوں اورنگ آباد کے نارے گاؤں علاقے سے جانچ ایجنسی ایس آئی ٹی نے ندا خان کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ندا کو جس مکان سے حراست میں لیا گیا تھا، وہ اورنگ آباد کے کارپوریٹر متین پٹیل کی ملکیت بتایا گیا۔ اورنگ آباد میونسپل انتظامیہ نے الزام لگایا کہ یہ مکان غیر قانونی طریقے سے تعمیر کیا گیا، اور میونسپل انتظامیہ نے اس مکان کو منہدم کر دیا۔ اس معاملے کے کوریج میں کچھ مراٹھی نیوز چینل نے مبینہ طور پر اورنگ آباد کے متین پٹیل کی تصویر کی جگہ جلگاؤں کے متین پٹیل کی تصویر استعمال کی۔ اس سلسلے میں جلگاؤں کے متین شبیر پٹیل نے جلگاؤں سائبر کرائم کے علاوہ ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن میں متعلقہ نیوز چینلوں کے خلاف تحریری شکایت دے کر کیس درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ متین شبیر پٹیل نے کہا کہ ''مراٹھی کے معروف چینلوں نے اورنگ آباد کے کارپوریٹر متین پٹیل کی جگہ میری تصویر استعمال کی، اس حرکت سے مجھے ذہنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور سماج میں بدنامی ہو رہی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ممبئی کنکریٹ کی سڑکوں کو محفوظ، قابل بنانا ترجیحات

کنکریٹ کی سڑکوں اور ڈامبر والی سڑکوں کے سنگم پر سڑک کی سطح یکساں رکھی جائے: ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھجیت بنگر کی ہدایات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مانسون سے پہلے کی تیاریوں کے ایک حصے کے طور پر، محکمہ سڑک اور ٹرانسپورٹ کو تمام کنکریٹ سڑکوں کو محفوظ، اچھی طرح سے دیکھ بھال اور گزرنے کے قابل بنانے کے عمل کو فوری طور پر مکمل کرنا چاہیے۔ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کنکریٹ کی سڑکوں اور مستی والی سڑکوں کے سنگم پر سڑک کی سطح یکساں برقرار رہے، تاکہ ڈرائیوروں کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ یا حادثے کا خطرہ نہ ہو۔ نیز کام کی جگہوں سے ملبہ، تعمیراتی سامان اور کوڑا کرکٹ کو فوری طور پر ہٹا کر علاقے کو صاف ستھرا رکھا جائے۔ کام مکمل ہونے کے بعد فوری طور پر رکاوٹیں ہٹا کر سڑکوں کو ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ بجلی کی فراہمی اور سٹریٹ لائٹس کے کام کو یقینی بنانے کے لیے سختی سے جانچ پڑتال کی جائے۔ روڈ سیفٹی اور ٹریفک مینجمنٹ کے معاملے میں، لین مارکنگ، تھرمو پلاسٹک مارکنگ، روڈ سائنز اور نیم پلیٹس کے کام کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے پر خصوصی زور دیا جانا چاہیے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھجیت بنگر نے ہدایت دی کہ متعلقہ عہدیداروں کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مربوط کارروائی کرنی چاہیے کہ مانسون کے موسم میں شہریوں کو محفوظ، آسان اور بلا تعطل شہری سہولیات میسر ہوں اور ٹریفک میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر پروجیکٹ ابھجیت بنگر نے آج (18 مئی 2026) میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں سڑک کنکریٹنگ پروجیکٹ کے کاموں کا جائزہ لیا۔ اس وقت انہوں نے یہ ہدایات دیں۔ ڈپٹی کمشنر (انفراسٹرکچر) شری گریش نکم، چیف انجینئر (سڑکیں) جناب۔ منتایا سوامی کے ساتھ ایگزیکٹو انجینئرس، اسسٹنٹ انجینئرس موجود تھے۔ شری بنگر نے سڑک کے ان کاموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری حاصل کی جو مکمل ہو چکے ہیں اور 22 مئی 2025 تک (پاور کوالٹی کنکریٹ) زون کے لحاظ سے مکمل ہونے کا منصوبہ ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھجیت بنگر نے کہا کہ کنکریٹنگ کے تمام کام 5 جون 2026 تک مکمل کر لیے جائیں یا سڑکوں کو مستند سے محفوظ بنایا جائے اور مانسون کے موسم میں ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مانسون کے موسم میں کوئی سڑک کھدائی کی حالت میں نہ رہے اور کوئی سڑک رکاوٹیں کھڑی نہ کرے۔ جب بارش ہوتی ہے تو ٹریفک سست ہو جاتی ہے۔ سڑکوں پر کام جاری رہنے کی صورت میں شہریوں کو مزید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹریفک کافی حد تک مسدود ہے۔ اس سے بچنے کے لیے آج جو کنکریٹنگ کا کام جاری ہے اسے مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے۔ چند کاموں کے لیے جن میں کنکریٹنگ مکمل نہیں کی جا سکتی، ایسی سڑکوں کو اچھی کوالٹی کے مستند سے بنا کر ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کنکریٹ والی سڑک اور مستی والی سڑک کے درمیان کوئی سطحی فرق نہ ہو۔ جہاں تک ممکن ہو، مستطیل سڑکوں کو اونچا کر کے کنکریٹ کی سڑکوں کی سطح سے جوڑا جائے۔ اگر کوئی جنکشن ٹو جنکشن روڈ کنکشن ہے، تو سطح (گریڈینٹ) کو انڈین روڈ کانگریس کے معیارات کے مطابق ڈھلوان ہونا چاہیے۔ بنگر نے کہا کہ کسی بھی صورت میں سڑکوں کی سطح مختلف نہیں ہونی چاہیے۔ ابھجیت بنگر نے کہا کہ مانسون سے قبل موجودہ کنکریٹنگ کا کام مکمل کرنا لازمی ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یکم جون 2026 کے بعد کوئی بھی کنکریٹنگ کا کام ادھورا نہ رہے اور شروع کیا گیا کام مکمل کیا جائے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سیمنٹ کنکریٹنگ کے کام کا معیار اچھا ہو۔ کنکریٹ کی سڑکوں کو محفوظ، اچھی طرح سے آراستہ اور قابل گزر حالت میں لانے کیلئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں۔ شہریوں اور ڈرائیوروں کے تحفظ کے پیش نظر عارضی اور مستقل مرمتی کاموں کو فوری مکمل کیا جائے۔ محکمہ روڈ کے انجینئرز، خاص طور پر سیکنڈری انجینئرز اور اسسٹنٹ انجینئرز کو ہر روز اصل کام کی جگہ (فیلڈ) پر موجود ہونا چاہیے۔ کام مکمل ہونے کے بعد سڑک کی رکاوٹیں ہٹا دی جائیں۔ سٹارم واٹر ڈرین (SWD) کو جوڑنا، گمشدہ کو نصب کرنا، درختوں کے تحفظ کے لیے درختوں کے لیے ٹری گارڈز لگانا، انہیں سرخ مٹی سے بھرنا وغیرہ جیسے کام بھی کیے جائیں۔ جناب بنگر نے ہدایت دی کہ انجینئروں کو اپنی پہل پر کارروائی کرنی چاہئے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ سڑکیں گزرنے کے قابل رہیں اور پانی بھرنے، حادثات یا شہری مسائل پیدا نہ ہوں۔

ٹرمپ کا ایران کو انتباہ؛ 'وقت تیزی سے نکل رہا ہے

ایران اور امریکہ جنگ دوبارہ شروع کرنے کے امکان پر غور

اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا کہ ٹرمپ اور نیتن یاہو نے اتوار کو ایک فون کال کے دوران ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی شروع کرنے کے امکان پر تبادلہ خیال کیا۔ چینل ۷ کے مطابق، یہ کال ۳۰ منٹ سے زیادہ جاری رہی اور اس کا موضوع "ایران میں دوبارہ لڑائی شروع کرنے کا امکان" تھا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو تازہ انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ تہران کے پاس امریکی مطالبات کا جواب دینے کیلئے "وقت تیزی سے نکل رہا ہے۔" انہوں نے ایران پر معاہدہ کرنے پر زور دیا اس سے پہلے کہ "ملک کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔" اتوار کے دن ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے لکھا کہ "ایران کیلئے وقت تیزی سے نکل رہا ہے۔ ان کیلئے بہتر ہوگا کہ وہ تیزی سے، بہت تیزی سے پیش رفت کریں، ورنہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ وقت کی اہمیت بہت زیادہ ہے!" ٹرمپ کا یہ بیان، واشنگٹن اور تہران کے درمیان تعطل کا شکار جنگ بندی مذاکرات پر بڑھتی کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے۔ امریکہ نے مطالبہ کیا ہے کہ ایران یورینیم کی افزودگی روک دے، افزودہ جوہری مواد امریکہ کے حوالے کردے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولے۔ ٹرمپ کا یہ انتباہ ان کے اس پرانے بیان کے بعد آیا ہے جس میں انہوں نے ایران کی تازہ ترین تجویز کو "ناقابلِ قبول" قرار دے کر مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ موجودہ جنگ بندی "لائف سپورٹ" پر ہے۔ اتوار کو وہائٹ ہاؤس سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ نے امریکی صدر کے حالیہ بیجنگ دورے کے دوران ایران معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں لیڈران نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ایران "جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتا۔" انہوں نے آبنائے ہرمز کو بغیر کسی ٹیکس یا پابندی کے دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب، ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی نے خبردار کیا کہ اگر امریکہ نے اس جنگ کو دوبارہ شروع کیا تو اسے کو شدید معاشی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عراقچی نے کہا کہ "اصل تکلیف تب شروع ہوگی جب امریکی قرضے اور رہن کی شرحِ سود میں تیزی سے اضافہ ہونے لگے گا۔" اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا کہ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجامن نیتن یاہو نے اتوار کو ایک فون کال کے دوران ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی شروع کرنے کے امکان پر تبادلہ خیال کیا۔ چینل ۷ کے مطابق، یہ کال ۳۰ منٹ سے زیادہ جاری رہی اور اس کا موضوع "ایران میں دوبارہ لڑائی شروع کرنے کا امکان" تھا۔ اسرائیلی روزنامہ یدیعوت احرونوت نے رپورٹ کیا کہ یہ گفتگو اسرائیل کی سلامتی کابینہ کے اجلاس سے کچھ دیر پہلے ختم ہوئی، جہاں ایران فائل پر بحث متوقع تھی۔ اخبار نے ایک گمنام اسرائیلی ذریعے کے حوالے سے بتایا کہ "ٹرمپ کو فیصلہ کرنا ہے۔ اگر وہ دشمنی دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو امکان ہے کہ اسرائیل کو بھی شامل ہونے کیلئے کہا جائے گا۔" پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کو اب بھی امید ہے کہ اسلام آباد میں ایران اور امریکہ کے درمیان براہِ راست مذاکرات کا دوسرا دور ہوسکتا ہے۔ دی ٹائمز (The Times) سے گفتگو کرتے ہوئے شریف نے کہا کہ اسلام آباد خطے میں "مستقل امن کے حصول کے بارے میں پرامید ہے" اور مذاکرات میں سہولت کاری کیلئے ہر ممکن کوشش کرے گا۔ پاکستانی وزیر اعظم کا یہ بیان، ان رپورٹس کے درمیان سامنے آیا ہے جن میں بتایا جا رہا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ ایک نئی مجوزہ فوجی کارروائی کے تحت ایران پر نئے حملے شروع کرسکتی ہے، جس کا مبینہ عنوان "آپریشن سلیج ہیمر" (Operation Sledgehammer) رکھا گیا ہے۔

امریکی اختلاف پر عمران خان کی حکومت گرائی گئی؟
پاکستانی سفارتی مراسلے نے نئے سوالات کھڑے کر دیئے

اسلام آباد: ایک مبینہ پاکستانی سفارتی مراسلے (سائفر) کے منظر عام پر آنے کے بعد سابق وزیر اعظم عمران خان کے اس دعوے کو نئی توجہ ملی ہے کہ انہیں امریکہ کے ساتھ خارجہ پالیسی اختلافات، خصوصاً روس کے دورے اور یوکرین جنگ پر پاکستان کے مؤقف، کے باعث اقتدار سے ہٹایا گیا۔ منی کنٹرول کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ سفارتی مراسلہ مارچ 2022 میں ڈونالڈ لو اور واشنگٹن میں پاکستان کے اُس وقت کے سفیر کے درمیان ہونے والی ملاقات پر مبنی تھا۔ رپورٹ کے مطابق امریکی حکام نے پاکستان کے روس کے ساتھ بڑھتے روابط اور وزیر اعظم عمران خان کے ماسکو دورے پر شدید تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مراسلے میں ایک اہم جملہ شامل تھا کہ اگر عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب ہوجاتی ہے تو "واشنگٹن میں سب کچھ معاف کردیا جائے گا"۔ اسی جملے کو عمران خان اوران کی جماعت پاکستان تحریک انصاف طویل عرصے سے بیرونی مداخلت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ عمران خان فروری 2022 میں ولادیمیر پوتن سے ملاقات کے لیے ماسکو پہنچے تھے، اور یہ دورہ عین اس دن ہوا تھا جب روس نے یوکرین پر حملہ کیا۔ اس دورے نے امریکہ اور مغربی ممالک میں تشویش پیدا کی تھی۔ چند ہفتوں بعد اپریل 2022 میں عمران خان پارلیمان میں تحریک عدم اعتماد کے ذریعے وزارت عظمیٰ سے ہٹا دیے گئے۔ اگرچہ امریکی حکومت نے بارہا ان الزامات کو مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان کی اندرونی سیاست میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی گئی، تاہم مبینہ سائفر کے مندرجات نے ایک بار پھر اس سوال کو زندہ کردیا ہے کہ آیا پاکستان کی سیاسی تبدیلی میں بیرونی دباؤ کا کوئی کردار تھا یا نہیں۔ پاکستان کی قومی سلامتی کمیٹی نے 2022 میں اس معاملے کا جائزہ لینے کے بعد کہا تھا کہ بعض بیانات کو "مداخلت" قرار دیا جاسکتا ہے، تاہم کسی باقاعدہ "سازش" کے شواہد نہیں ملے۔ اس کے باوجود عمران خان اوران کے حامی آج بھی اسے پاکستان کی خودمختاری میں مداخلت کی ایک اہم مثال قرار دیتے ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہ معاملہ نہ صرف پاکستان کی داخلی سیاست بلکہ اس کے امریکہ کے ساتھ تعلقات، فوج کے کردار اور خارجہ پالیسی کی آزادی پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

تائیوان کی آزادی کا مطلب ہے کہ جزیرہ بیجنگ سے تعلق نہیں رکھتا

تائی پے: تائیوان کے صدر لائی چنگ ٹی نے کہا کہ تائیوان کی آزادی کا مطلب ہے کہ تائیوان بیجنگ کے کنٹرول میں نہیں ہے اور صرف تائیوان کے لوگ ہی اپنے مستقبل کا تعین کرسکتے ہیں۔ ان کا یہ تبصرہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ایک اہم سربراہی اجلاس کے بعد آیا، جس نے تائیوان میں اس جزیرے کے لیے امریکی حمایت کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ تائیوان کو امریکی حمایت کی بنیاد پر آزادی حاصل کرنے کی ترغیب نہیں دے رہا ہے۔ چین تائیوان کو، جس کی اپنی جمہوری حکومت ہے، کو اپنی سرزمین کا حصہ سمجھتا ہے اور اگر تائیوان باضابطہ طور پر آزادی چاہتا ہے تو اس نے طاقت کے استعمال سے انکار نہیں کیا۔ تائی پے میں، لائی نے اس بات پر زور دیا کہ ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی کی 1999 کی قرارداد تائیوان کو جمہوریہ چین کے نام سے ایک خودمختار، خودمختار ملک قرار دیتی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ تائیوان کی خودمختاری کو برقرار رہنا چاہیے اور جزیرے کے مستقبل کا فیصلہ اس کے عوام کو کرنا چاہیے۔ لائی نے واضح کیا کہ 'تائیوان کی آزادی' کی اصطلاح کا مطلب ہے کہ تائیوان عوامی جمہوریہ چین کا حصہ نہیں ہے اور یہ کہ جمہوریہ چین اور عوامی جمہوریہ چین ایک دوسرے کے ماتحت نہیں ہیں۔ انہوں نے گزشتہ 70 یا 80 سالوں میں تائیوان کے ساتھ جمہوریہ چین کے انضمام کو نوٹ کیا اور اس بات کا اعادہ کیا کہ بین الاقوامی سطح پر کوئی بھی نام استعمال کیا جائے، یہ تائیوان اور اس کے آس پاس کے جزائر کے 23 ملین لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

15,000 ڈالر کا ہوائی اڈے کے گیٹ کو نقصان پہنچانے پر چینی سیاح پر تھائی لینڈ جانے پر تاحیات پابندی لگائی گئی

بنکاک: ایک چینی باشندے کو تھائی لینڈ کا دورہ کرنے سے مستقل طور پر روک دیا گیا ہے کیونکہ اس نے مبینہ طور پر وسطی سموت پراکان صوبے میں ملک کے اہم بین الاقوامی ہوائی اڈے پر خودکار شیشے کے گیٹ کو نقصان پہنچایا تھا۔ بدھ کے روز ہوائی اڈے کے امیگریشن ایریا میں خودکار گیٹ کا استعمال کرتے ہوئے مبینہ طور پر 30 سالہ شخص ہدایات پر عمل کرنے میں ناکام رہا۔ بنکاک پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، جب اس میں خرابی پیدا ہوئی، تو اس نے چین کے لیے اپنی پرواز میں سوار ہونے کے راستے میں شیشے کی دو رکاوٹوں کو لات ماری اور سامان کو نقصان پہنچایا۔ اس نے مبینہ طور پر شیشے کے گیٹ کو دوسری بار لات ماری جب وہ اسے صحیح طریقے سے استعمال کرنے میں ناکام رہا، اور امیگریشن کے ضروری عمل کو مکمل کیے بغیر زبردستی وہاں سے گزر گیا۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ویڈیو فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ وہ رکاوٹوں کو لات مارنے اور ان سے گزرنے پر مجبور کرنے سے پہلے اپنے سفری دستاویز کو تھپڑ مار رہا ہے۔ مقامی خبروں کے مطابق حکام نے فوری طور پر مداخلت کی اور اسے روکا اور اس پر املاک کو نقصان پہنچانے پر 15,000 ڈالر تک جرمانہ، تین سال تک قید، یا دونوں کا الزام عائد کیا۔ اس شخص پر ڈیوٹی پر موجود افسران پر بدسلوکی کرنے کا بھی الزام لگایا گیا ہے، یہ جرم اگر عدالت میں ثابت ہوجائے تو اسے ایک سال تک قید، 600 ڈالر تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ حکام نے مبینہ طور پر اس کا ویزا منسوخ کردیا ہے اور اسے تھائی لینڈ میں داخل ہونے سے روکتے ہوئے مستقل بلیک لسٹ میں ڈال دیا ہے۔

یورپی یونین کمپنیوں کو غیر چینی سپلائرز سے اجزاء خریدنے پر مجبور کرے گی: رپورٹ

برسلز: یورپی یونین بلاک میں کمپنیوں کو چین پر انحصار کم کرنے کی کوشش میں کم از کم تین مختلف سپلائرز سے اہم اجزاء خریدنے پر مجبور کرنے کے منصوبے تیار کررہی ہے۔ فائنانشل ٹائمز نے پیر کو ایک رپورٹ میں اس معاملے سے واقف یورپی یونین کے دو عہدیداروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ نئے قوانین کیمیکلز اور صنعتی مشینری جیسے مٹھی بھر اہم شعبوں میں کاروبار کو متاثر کریں گے۔ ایف ٹی نے کہا کہ نئی قانون سازی کے تحت کمپنیاں ایک ہی سپلائر سے تقریباً 30٪ سے 40٪ اجزاء خریدنے تک محدود ہوں گی اور باقی کو کم از کم تین مختلف سپلائرز سے حاصل کرنا ہوگا جو ایک ہی ملک سے نہیں آرہے ہیں۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب چین بہت سے معدنیات کی پروسیسنگ پر اپنا دباو استعمال کرتا ہے، بعض اوقات برآمدات کو روکتا ہے، قیمتوں کو دباتا ہے اور سیمی کنڈکٹرز، الیکٹرک گاڑیاں اور جدید ہتھیار بنانے کے لیے استعمال ہونے والے مواد کے اپنے ذرائع کو متنوع بنانے کی دوسرے ممالک کی صلاحیت کو کم کرتا ہے۔ اخبار نے کہا کہ یورپی یونین کے تجارتی کمشنر ماروس سیفکووچ چینی کیمیکلز اور مشینری پر تعزیری محصولات کی ایک سیریز کی منصوبہ بندی کررہے ہیں تاکہ بلاک کے 1 بلین یورو یومیہ تجارتی خسارے سے نمٹا جاسکے اور کمپنیوں کو چین کے تجارت کو ہتھیار بنانے سے روکا جاسکے۔ پچھلے مہینے، سیفکووچ نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ اہم معدنیات کی پیداوار اور حفاظت سے متعلق شراکت داری کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے۔

ایشیائی سمندروں میں چین کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش

چین نے ایشیا کے متنازع سمندری علاقوں میں اپنی موجودگی نمایاں طور پر بڑھادی ہے، جس کے باعث خطے کے کئی ممالک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے

تائی پے: چین نے ایشیا کے متنازع سمندری علاقوں میں اپنی موجودگی نمایاں طور پر بڑھا دی ہے، جس کے باعث خطے کے کئی ممالک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق بیجنگ بڑے پیمانے پر ماہی گیری کشتیوں، کوسٹ گارڈ جہازوں اور سمندری ملیشیا کا استعمال کرتے ہوئے بغیر براہِ راست فوجی تصادم کے اپنے اثر ورسوخ کو وسعت دے رہا ہے۔ تجزیہ کار اس حکمت عملی کو "گرے زون ٹیکٹکس" قرار دیتے ہیں، جس کے تحت چین ایسے اقدامات کرتا ہے جو جنگ کی حد سے نیچے رہتے ہوئے زمینی حقائق کو بتدریج اپنے حق میں تبدیل کرتے ہیں۔ حالیہ ہفتوں میں تقریباً 200 چینی ماہی گیری کشتیوں کو زرد سمندر میں جنوبی کوریا کے ساتھ متنازع علاقوں کے قریب دیکھا گیا، جبکہ مشرقی بحیرہ چین میں 600 سے زائد کشتیوں نے طویل قطار بنا کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ جنوبی بحیرہ چین میں بھی چین نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اسکاربورو شول کے قریب کوسٹ گارڈ گشت میں گزشتہ ایک سال کے دوران دوگنا اضافہ رپورٹ ہوا ہے، جبکہ پیراسل جزائر کے نزدیک اینٹلوپ ریف پر نئی تعمیراتی سرگرمیوں کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدامات بیجنگ کی اس طویل المدتی حکمت عملی کا حصہ ہیں جس کا مقصد متنازع سمندری علاقوں پر اپنی برتری کو معمول کی حیثیت دینا ہے۔ جیو اسپیشل انٹیلیجنس کمپنی کے مطابق ان علاقوں میں جہازوں کی غیر معمولی نقل وحرکت دیکھی گئی ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ چین شہری نوعیت کی کشتیوں کو دوہری مقاصد کے لیے استعمال کررہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس حکمت عملی کے ذریعے چین نہ صرف علاقائی دباؤ بڑھا رہا ہے بلکہ ضرورت پڑنے پر اہم بین الاقوامی تجارتی راستوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کررہا ہے۔ امریکی تھنک ٹینک سے وابستہ ماہر وکٹر چا کے مطابق چین کے اقدامات انتہائی محتاط انداز میں ترتیب دیے جاتے ہیں تاکہ وہ کھلی جنگ کے بغیر خطے میں اپنا کنٹرول مضبوط کرسکے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ چین کی یہ بتدریج پیش قدمی ایشیا کے سمندری توازن اور عالمی تجارت دونوں کیلئے ایک اہم چیلنج بنتی جارہی ہے۔ ایشیائی سمندروں (خاص طور پر بحیرہ جنوبی چین اور بحیرہ مشرقی چین) میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی اور تجارتی سرگرمیاں عالمی اور علاقائی سلامتی کیلئے تشویش کا باعث بن رہی ہیں۔ بیجنگ کی جانب سے اپنے کوسٹ گارڈ، سمندری ملیشیا اور بحری فوج کی تعیناتی نے پڑوسی ممالک اور عالمی طاقتوں میں خطرے کی گھنٹی بجادی ہے۔

جنوب مغربی چین میں زلزلہ۔ دو ہلاک، ہزاروں افراد نقل مکانی پر مجبور

بیجنگ: چین کے جنوب مغربی علاقے گوانگسی میں پیر کی صبح آنے والے 5.2 شدت کے زلزلے میں دو افراد ہلاک اور 7,000 سے زیادہ افراد کو نقل مکانی پر مجبور کردیا گیا ہے کیونکہ تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری ہیں اور حکام کی جانب سے نقل وحمل کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ سی سی ٹی وی اور سرکاری خبررساں ایجنسی 'ژنہوا' نے کہا کہ دو تصدیق شدہ اموات کے ساتھ ایک لاپتہ ہے، اور چار افراد کو ہسپتال بھیجا گیا، حالانکہ ان میں سے کسی کو بھی جان لیوا زخم نہیں تھے۔ ریاستی نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی نے رپورٹ کیا کہ پیر کے اوائل میں تیرہ عمارتیں گر گئیں۔ نقل وحمل میں رکاوٹوں کو بھی ریلوے حکام نے نشان زد کیا جب انہوں نے ریل لائن کے بنیادی ڈھانچے کی سالمیت کا معائنہ کیا۔ ریاستی میڈیا نے رپورٹ کیا کہ متاثرہ علاقے میں مواصلات اور بجلی کی لائنیں، پانی اور گیس کی سپلائی اور ٹریفک معمول کے مطابق چل رہی تھی۔

امریکہ کی چین حکمت عملی میں بھارت کلیدی کڑی قرار

واشنگٹن: ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کا مؤثر مقابلہ کرنے کے لیے امریکہ کی حکمت عملی اُس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک بھارت کو اس کا مرکزی ستون نہ بنایا جائے۔ ماہرین کے مطابق بھارت اپنی صنعتی صلاحیت، دفاعی خودانحصاری اور چین کے ساتھ سرحدی کشیدگی کے باعث امریکہ کے لیے ایک فطری تزویراتی شراکت دار بن چکا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین کی مینوفیکچرنگ صلاحیت اس وقت امریکہ، جاپان اور جرمنی کی مجموعی صنعتی طاقت سے بھی زیادہ ہے۔ ایسے میں اگر امریکہ اور اس کے اتحادی بیجنگ کے معاشی اور عسکری اثر ورسوخ کا توازن قائم کرنا چاہتے ہیں تو بھارت کی شمولیت ناگزیر ہے۔ ماہرین نے نشاندہی کی کہ بھارت میں دفاعی ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپس کا ایک مضبوط ماحولیاتی نظام تیزی سے ابھر رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی "آتم نربھر بھارت" پالیسی کے تحت دفاعی صنعتی راہداریوں، غیر ملکی سرمایہ کاری میں نرمی اور مقامی تحقیق وترقی نے بھارت کو دفاعی پیداوار اور برآمدات کے نئے دور میں داخل کردیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت نے 2029 تک دفاعی برآمدات کو تقریباً 6 ارب ڈالر تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا ہے، جبکہ ایک دہائی قبل یہ حجم صرف چند کروڑ ڈالر کے برابر تھا۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ پیش رفت بھارت کو عالمی دفاعی سپلائی چین میں ایک اہم مقام دلانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ امریکہ اور بھارت نے حالیہ برسوں میں مشترکہ تحقیق، دفاعی ٹیکنالوجی کی تیاری اور سپلائی چین کے تحفظ سے متعلق متعدد معاہدے کیے ہیں، تاہم امریکی برآمدی ضوابط اور لائسنسنگ نظام اب بھی دونوں ممالک کے درمیان گہرے دفاعی تعاون میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ماہرین نے تجویز دی کہ جس طرح امریکہ نے آسٹریلیا اور برطانیہ کے ساتھ AUKUS معاہدے کے تحت دفاعی تجارت میں نرمی پیدا کی، اسی طرح بھارت کے لیے بھی خصوصی انتظامات کیے جائیں تاکہ حساس دفاعی ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مشترکہ پیداوار کو فروغ دیا جاسکے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت نہ صرف دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت اور تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشت ہے بلکہ چین کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے تناظر میں خطے میں تزویراتی استحکام کا ایک اہم ستون بھی ہے۔ ان کے بقول امریکہ کی چین پالیسی میں بھارت کو مرکزی حیثیت دینا محض ایک سفارتی انتخاب نہیں بلکہ ایک تزویراتی ضرورت ہے۔

چین ریاستی طاقت کے ذریعے

عالمی سپلائی چین پر اپنی گرفت مزید مضبوط کررہا ہے

واشنگٹن ڈی سی: ایک نئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین اپنی ریاستی طاقت اور صنعتی پالیسی کے ذریعے عالمی سپلائی چین پر اپنی بالادستی کو مزید مستحکم کررہا ہے، جس سے دنیا کی معیشت چینی پیداوار اور سپلائی نیٹ ورکس پر پہلے سے زیادہ انحصار کرنے لگی ہے۔ امریکی چیمبر آف کامرس کی رپورٹ کے مطابق بیجنگ نے الیکٹرک گاڑیوں، سیمی کنڈکٹرز اور صاف توانائی جیسے مخصوص شعبوں تک محدود رہنے کے بجائے اپنی صنعتی حکمت عملی کو معیشت کے تقریباً ہر حصے تک پھیلا دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین داخلی اور خارجی دباؤ کے باوجود ریاستی مداخلت میں کمی کے بجائے اسے مزید وسعت دے رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ حکمت عملی چین کی عالمی مینوفیکچرنگ میں پوزیشن کو مضبوط بنارہی ہے اور غیر ملکی ممالک کے لیے چینی سپلائی چینز پر انحصار بڑھا رہی ہے۔ بیجنگ اب صرف نئی صنعتوں ہی نہیں بلکہ روایتی شعبوں، اہم معدنیات، صنعتی مشینری، مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجی اور مستقبل کے توانائی نظاموں میں بھی بھرپور سرکاری معاونت فراہم کررہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین کا مینوفیکچرنگ تجارتی سرپلس 2019 کے بعد تقریباً دوگنا ہوکر 2 کھرب امریکی ڈالر کے قریب پہنچ چکا ہے۔ 2021 سے 2024 کے درمیان ایسی مصنوعات کی تعداد بھی تقریباً دوگنی ہوگئی جن میں چین عالمی برآمدات کا نصف سے زیادہ حصہ رکھتا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر یہی رجحان جاری رہا تو ترقی یافتہ ممالک کی صنعتی مسابقت طویل مدت میں متاثر ہوسکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2030 تک جی 7 ممالک کی مینوفیکچرنگ برآمدات کا تقریباً 650 ارب ڈالر حصہ چینی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی عالمی حصے داری کے باعث دباؤ کا شکار ہوسکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چین سرکاری اداروں، عوامی خریداری اور ریاستی سرمایہ کاری کے ذریعے نئی ٹیکنالوجیز کے لیے بڑے پیمانے پر طلب پیدا کررہا ہے، جس سے مصنوعی ذہانت اور دیگر جدید شعبوں میں اس کی برتری مزید مضبوط ہورہی ہے۔ مبصرین کے مطابق عالمی معیشت میں سپلائی چین اب صرف تجارتی نیٹ ورک نہیں رہے بلکہ جغرافیائی سیاست اور قومی طاقت کے اہم ہتھیار بن چکے ہیں۔

گلوبل صمود فلوٹیلا کے غزہ کی طرف گامزن اسپرنگ مشن ۲۰۲۶ء پر اسرائیل کا حملہ

اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانیز نے قافلے کو گھیرنے والے نامعلوم بحری جہازوں کی رپورٹس سامنے آنے کے بعد بحیرہ روم کے ممالک سے فلوٹیلا کی حفاظت کرنے کا مطالبہ کیا ہے

مقبوضہ فلسطینی علاقوں کیلئے اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانیز نے قافلے کو گھیرنے والے نامعلوم بحری جہازوں کی رپورٹس سامنے آنے کے بعد بحیرہ روم کے ممالک سے فلوٹیلا کی حفاظت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ البانیز نے ایکس پر لکھا کہ "فلوٹیلا سے دور رہیں۔" غیرملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق، پیر کے دن اسرائیلی بحریہ نے غزہ کی طرف گامزن گلوبل صمود فلوٹیلا کے بحری جہازوں پر بحیرہ روم کے بین الاقوامی پانیوں میں حملہ کردیا ہے۔ فلوٹیلا سے کی جانے والی براہِ راست نشریات میں اسرائیلی بحری افواج کو ایک کے بعد ایک کشتیوں پر سوار ہوتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اسرائیلی روزنامے یدیعوت احرنوت (Yedioth Ahronoth) نے رپورٹ کیا کہ غزہ پٹی کی طرف بڑھنے والے جہازوں میں سے ایک کے قریب اسرائیلی فوجیوں کی فلم بندی کی گئی ہے۔ اخبار نے بعد میں رپورٹ کیا کہ اسرائیلی فوج نے کشتیوں پر سوار کارکنوں کو حراست میں لے لیا ہے اور انہیں اشدود کی بندرگاہ پر منتقل کرنے سے پہلے ایک بحری جہاز میں منتقل کیا جارہا ہے جسے "تیرتی ہوئی جیل" قرار دیا گیا ہے۔ دریں اثنا، گلوبل صمود فلوٹیلا نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیل کے فوجی بحری جہاز، ہمارے بیڑے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ "ہم ہائی الرٹ پر ہیں کیونکہ ہم غزہ کی طرف اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم مرعوب ہونے سے انکار کرتے ہیں۔" میڈیا رپورٹس کے مطابق، اس حملے میں اسرائیلی افواج کی جانب سے حراست میں لئے گئے صمود فلوٹیلا کے کارکنوں میں آئرش صدر کیتھرین کونولی (Catherine Connolly) کی بہن بھی شامل ہیں۔ آئرش روزنامہ 'آئرش انڈیپینڈنٹ' نے رپورٹ کیا کہ مارگریٹ کونولی (Margaret Connolly) صمود فلوٹیلا کے بحری جہازوں پر سوار ان کم از کم چھ آئرش شہریوں میں شامل تھیں جنہیں اسرائیل نے حراست میں لے لیا ہے۔ منتظمین نے بتایا کہ اس مشن میں ۴۲۶ شرکاء شامل تھے، جن میں ۹۶ ترک کارکن اور جرمنی، امریکہ، ارجنٹائن، آسٹریلیا، بحرین، برازیل، الجزائر، انڈونیشیا، مراکش، فرانس، جنوبی افریقہ، برطانیہ، آئرلینڈ، اسپین، اٹلی، کینیڈا، مصر، پاکستان، تیونس، عمان اور نیوزی لینڈ سمیت ۳۹ ممالک کے شرکاء شامل تھے۔ گلوبل صمود نے پیر کو ایک بیان میں اپنے بحری جہازوں کیلئے "محفوظ راستے" کا مطالبہ کیا اور اسرائیل پر "قزاقی پر مبنی غیر قانونی اقدامات" کا الزام لگایا ہے۔ فلوٹیلا نے کہا کہ اسرائیلی افواج نے بین الاقوامی پانیوں میں "دن دہاڑے" ان کی پہلی کشتی پر حملہ کیا جبکہ فوجی جہازوں نے بیڑے کو روک لیا۔ بیان میں کہا گیا کہ "ہم اپنے قانونی، پرامن انسانی مشن کیلئے محفوظ راستے کا مطالبہ کرتے ہیں۔" فلوٹیلا نے حکومتوں سے بھی مداخلت کی اپیل کی اور اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ غزہ پر "نسل کشی کے محاصرے" کو برقرار رکھنے کیلئے "سمندری قزاقی کے غیر قانونی اقدامات" کررہا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ "مقبوضہ قوت کے تشدد کو معمول بنانا ہم سب کیلئے ایک خطرہ ہے۔" گروپ نے کہا کہ اسرائیلی بحری جنگی جہازوں نے غزہ سے تقریباً ۲۵۰ ناٹیکل میل دور فلوٹیلا پر سوار شہریوں کو گھیر لیا ہے، جو "بین الاقوامی پانیوں میں کھلے سمندر پر ایک اور غیر قانونی مداخلت ہے۔" اس سے قبل، گلوبل صمود نے غزہ کی طرف گامزن اپنے بحری جہازوں کے قافلے کے قریب نامعلوم بحری جہازوں، ڈرونز اور فوجی عناصر کی موجودگی کی اطلاع دی تھی۔ یہ قافلہ بحیرہ روم میں بین الاقوامی پانیوں سے گزر رہا تھا۔ منتظمین نے 'ایکس' پر پوسٹ کئے گئے ایک بیان میں کہا کہ "بحری جہازوں اور اسپیڈ بوٹس کو بیڑے کے آگے، پیچھے اور ایک طرف دیکھا گیا ہے۔"

مغربی میڈیا نے پاکستانی فوج کے پروپیگنڈے کو سفارتی کامیابی بنا کر پیش کیا: رپورٹ

کینبرا: ایک نئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ کے بعض حلقوں نے پاکستانی فوج کے پروپیگنڈے کو حقیقت پر مبنی تجزیے کے بجائے سفارتی اثر ورسوخ کے طور پر پیش کیا، جس سے پاکستان کی عسکری قیادت کو غیر معمولی بین الاقوامی اہمیت دی گئی۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ ہفتوں میں پاکستانی میڈیا اور سرکاری حلقوں نے فوجی قیادت، خصوصاً آرمی چیف جنرل آسم منیر، کو ایک مؤثر عالمی ثالث اور اہم سفارتی شخصیت کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ اس تاثر کو مغربی میڈیا کے بعض اداروں نے بھی بغیر گہرے تجزیے کے آگے بڑھایا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق پاکستان کی عسکری قیادت نے ماضی میں بھی اطلاعاتی مہمات کے ذریعے اپنی بین الاقوامی حیثیت کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے، جبکہ ملک کو اندرونی سیاسی بحران، معاشی بدحالی، دہشت گردی اور جمہوری کمزوریوں جیسے سنگین چیلنجز کا سامنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان خود کو مختلف علاقائی تنازعات میں ثالث کے طور پر پیش کرتا رہا ہے، لیکن اس کی پالیسیوں اور زمینی حقائق کے درمیان اکثر واضح تضاد پایا جاتا ہے۔ ناقدین کے مطابق ایسی صورتحال میں سفارتی کامیابیوں کا مبالغہ آمیز بیانیہ زیادہ تر داخلی سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ماہرین نے کہا کہ بعض مغربی ادارے جنوبی ایشیا کی پیچیدہ سیاسی حقیقتوں کو مکمل طور پر سمجھے بغیر پاکستانی فوج کے بیانیے کو تقویت دیتے ہیں، جس سے حقائق اور تشہیر کے درمیان فرق دھندلا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کو اس وقت شدید اقتصادی مشکلات، قرضوں کے بوجھ، سیاسی کشیدگی اور سکیورٹی خدشات کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں بین الاقوامی سطح پر مثبت تشہیر کو داخلی سطح پر اعتماد بحال کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ حقیقی سفارتی اثر ورسوخ صرف میڈیا بیانیے سے نہیں بلکہ مستقل پالیسی، سیاسی استحکام اور اقتصادی طاقت سے حاصل ہوتا ہے۔ ان کے مطابق پاکستان کے لیے اصل چیلنج یہ ہے کہ وہ تشہیری کامیابیوں کے بجائے بنیادی قومی مسائل کے حل پر توجہ دے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا،لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے،قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

حجاب، سیاست اور تاخیر سے جاگی ہوئی حکومت

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے۔جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم،تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا،اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

عبدالحلیم منصور

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

کرناٹک حکومت نے بالآخر وہ متنازعہ حکمنامہ واپس لے لیا ہے جس نے گزشتہ چار برسوں کے دوران ریاست کی سیاست، تعلیمی اداروں، عدالتوں، میڈیا مباحثوں اور سماجی تعلقات کو مسلسل متاثر کیا۔5 فروری 2022 کو اُس وقت کی بی جے پی حکومت نے تعلیمی اداروں میں "یونیفارم ڈسپلن" کے نام پر جو سرکلر جاری کیا تھا، اُس کی بنیاد پر باحجاب مسلم طالبات کو کلاس رومز اور امتحانی مراکز سے روکا گیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک تعلیمی مسئلہ پورے ملک میں سیاسی، سماجی اور نظریاتی تصادم کی علامت بن گیا۔اب 13 مئی 2026 کو کانگریس حکومت نے وہی حکمنامہ منسوخ کرتے ہوئے یونیفارم کے ساتھ "محدود مذہبی علامات" استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے، جس میں حجاب، جنیو، پگڑی، رودراکش اور دیگر مذہبی شناختیں شامل ہیں۔ یہ محض ایک سرکاری فیصلہ نہیں، بلکہ ریاست کی بدلتی ہوئی سیاست، مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی شعور، اور اقتدار و اصول کے درمیان جاری کشمکش کی ایک اہم داستان بھی ہے۔سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ اگر حجاب پر پابندی غلط تھی تو اسے ختم کرنے میں تقریباً تین سال کیوں لگے؟ اور اگر کانگریس واقعی اس فیصلے کے خلاف تھی تو اقتدار میں آنے کے فوراً بعد کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ آخر ایسا کیا بدل گیا کہ اچانک حکومت کو وہی مسئلہ یاد آ گیا جو ہزاروں مسلم طالبات کیلئے گزشتہ برسوں میں ذہنی اذیت، تعلیمی رکاوٹ اور سماجی عدم تحفظ کی علامت بن چکا تھا؟۔

یہاں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پورے معاملے کو محض "مذہبی آزادی" کے محدود دائرے میں دیکھنا شاید حقیقت کا ادھورا مطالعہ ہوگا۔اس کے پس منظر میں سیاست، ووٹ بینک، انتخابی دباؤ، سماجی ردِعمل، برہمن طبقے کی ناراضگی، مسلم ووٹروں کی بے چینی، اور آنے والے بلدیاتی و جی بی اے انتخابات کی گونج سب کچھ شامل دکھائی دیتا ہے۔ یہ حقیقت فراموش نہیں کی جاسکتی کہ حجاب تنازعہ نے صرف عدالتوں اور اسمبلیوں میں بحث پیدا نہیں کی بلکہ ہزاروں خاندانوں کی زندگیوں کو براہِ راست متاثر کیا۔کئی طالبات کو کالج کے دروازوں سے واپس لوٹایا گیا، بعض نے تعلیم ادھوری چھوڑ دی، کچھ نے فاصلاتی تعلیم اختیار کی، اور متعدد ایسی بچیاں بھی تھیں جن کے تعلیمی خواب خاموشی کے ساتھ ختم ہو گئے۔اس پورے عرصے میں مسلم طالبات کو صرف انتظامی پابندی کا سامنا نہیں تھا بلکہ انہیں ایک ایسی نفسیاتی کیفیت سے بھی گزرنا پڑا جہاں اُن کی مذہبی شناخت کو مسلسل سیاسی بحث کا موضوع بنایا گیا۔ ٹیلی ویژن اسٹوڈیوز میں حجاب کو "خطرہ" بنا کر پیش کیا گیا، کالجوں کے باہر نعرے بازی ہوئی، اور بعض حلقوں نے اس معاملے کو اکثریتی و اقلیتی صف بندی کیلئے ایک مؤثر سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔اُس وقت بی جے پی حکومت نے اس فیصلے کو "یکساں یونیفارم" اور "سیکولر ماحول" سے جوڑا تھا۔لیکن ابتدا ہی سے یہ سوال اٹھتا رہا کہ اگر مقصد واقعی صرف یونیفارم تھا تو پھر مختلف مذہبی علامات کے ساتھ الگ الگ رویہ کیوں اختیار کیا گیا؟ سکھ طلبہ کی پگڑی یا دیگر مذہبی علامات پر وہ سختی کیوں نظر نہیں آئی جو صرف حجاب کے معاملے میں دکھائی گئی؟ یہی وہ سوال تھا جس نے اس پورے تنازعے کی نیت پر شکوک کو مضبوط کیا۔

سیاسی تجزیہ نگاروں کی ایک بڑی تعداد اُس وقت بھی یہ مانتی تھی کہ حجاب کا مسئلہ صرف تعلیمی ضابطے تک محدود نہیں بلکہ انتخابی پولرائزیشن کی ایک منظم کوشش تھی۔ 2023 کے اسمبلی انتخابات نے

کسی حد تک اس تاثر کو مضبوط بھی کیا، کیونکہ اس پورے تنازعے کے بعد مسلمانوں کی بڑی تعداد ایک سیاسی سمت میں سمٹتی ہوئی نظر آئی۔لیکن اقتدار میں آنے کے بعد کانگریس حکومت نے بھی فوری طور پر پابندی واپس نہیں لی۔ یہی خاموشی آج سب سے زیادہ سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ اگر یہ واقعی آئینی آزادی اور بنیادی حقوق کا مسئلہ تھا تو پھر تین سال کی تاخیر کیوں؟ اگر یہ انصاف کا معاملہ تھا تو پھر متاثرہ طالبات کو اتنا طویل انتظار کیوں کروایا گیا؟ یہاں داونگیرے جنوبی ضمنی انتخاب نے پورے سیاسی منظرنامے کو نئی سمت دی۔ کانگریس کی جانب سے مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہ دیے جانے پر مسلم حلقوں میں ناراضگی کھل کر سامنے آئی۔ پہلی بار بڑے پیمانے پر یہ بحث شروع ہوئی کہ کیا مسلمانوں کے ووٹ کو مستقل طور پر "خوف کی سیاست" کے ذریعے ایک ہی سمت میں رکھا جاسکتا ہے؟ کیا صرف بی جے پی کو روکنے کے نام پر ہر فیصلہ قبول کر لیا جائے؟ اسی دوران مختلف مسلم تنظیموں کی سرگرمیاں، تنظیمی اجتماعات اور سیاسی مباحثوں میں نمائندگی، ریزرویشن، تحفظ، بجٹ اور سرکاری ملازمتوں جیسے مسائل زیادہ شدت سے اٹھنے لگے۔ متبادل سیاسی آوازوں کی بحث سے سیاسی حلقوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ مسلم ووٹر اب صرف وعدوں یا جذباتی نعروں سے مطمئن ہونے کیلئے تیار نہیں بلکہ عملی اقدامات دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وہ ماحول تھا جس نے کانگریس حکومت پر دباؤ بڑھایا۔

سیاسی مبصرین یہ بھی مانتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سدارامیا اس وقت اپنی روایتی "اہندا" سیاست کو دوبارہ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کرناٹک کی سیاست میں "اہندا" یعنی اقلیتوں، پسماندہ طبقات اور دلتوں کا اتحاد سدارامیا کی سیاسی طاقت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن حالیہ مہینوں میں دلت ریزرویشن، قبائلی طبقات کے مسائل، گارنٹی اسکیموں کیلئے فنڈز کے استعمال، اور سرکاری ملازمتوں میں بھرتیوں کی سست رفتاری پر مختلف طبقات میں ناراضگی پیدا ہوئی۔ ایسے میں حجاب معاملے پر فیصلہ صرف مذہبی آزادی کا مسئلہ نہیں بلکہ اپنے بنیادی ووٹ بینک کو دوبارہ متحد رکھنے کی سیاسی کوشش بھی سمجھا جا رہا ہے۔اسی لیے حکومت نے اس بار براہِ راست "حجاب پابندی ختم" کرنے کے بجائے "تمام محدود مذہبی علامات" کی اجازت دی۔ جنیو، رودرکش اور دیگر ہندو مذہبی علامات کو شامل کر کے حکومت نے واضح طور پر ایک سیاسی توازن قائم کرنے کی کوشش کی تاکہ فیصلہ صرف مسلمانوں کیلئے مخصوص نہ لگے۔ اسی دوران سی ای ٹی امتحانات کے موقع پر برہمن طلبہ کے "جنیو" سے متعلق پیش آیا واقعہ پورے منظرنامے کو بدل دینے والا ثابت ہوا۔ چند طلبہ کو امتحانی مرکز میں مقدس دھاگہ ہٹانے کیلئے کہنے پر ایسا شدید ردِعمل سامنے آیا کہ پوری ریاستی مشینری حرکت میں آ گئی۔ وزراء متحرک ہو گئے، پولیس انتظامیہ حرکت میں آئی، ایف آئی آر درج ہوئی، کالج کے خلاف کارروائی ہوئی، تحقیقاتی کمیٹی بنی، اور سیاسی قیادت نے فوری مداخلت کی۔ یہیں سے عام لوگوں کے ذہن میں ایک فطری سوال پیدا ہوا کہ جب ہزاروں مسلم طالبات برسوں تک ذہنی اذیت، تعلیمی رکاوٹ اور سماجی تحقیر کا سامنا کر رہی تھیں، تب اتنی تیزی اور حساسیت کیوں دکھائی نہیں دی؟ اگر مذہبی شناخت کا احترام ضروری تھا تو پھر یہ اصول سب کیلئے پہلے دن سے یکساں کیوں نہیں تھا؟۔ یہ سوال صرف جذباتی نہیں بلکہ سیاسی اور آئینی اعتبار سے بھی انتہائی اہم ہے۔ دوسری طرف بی جے پی اب اس فیصلے کی مخالفت کر رہی ہے اور اسے "خوشامد کی سیاست" قرار دے رہی ہے۔ لیکن سیاسی حلقوں میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ اگر مذہبی علامات واقعی تعلیمی ماحول کیلئے خطرہ تھیں تو پھر جنیو کے معاملے پر اتنی شدید سیاسی حساسیت کیوں دیکھی گئی؟ ادھر کانگریس اور اس کے حامی حلقے اس فیصلے کو سیکولر اقدار اور آئینی آزادی کی جیت قرار دے رہے ہیں۔ مگر دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ اب اس فیصلے کا کریڈٹ لینے کی ایک خاموش مگر شدید دوڑ بھی شروع ہو چکی ہے۔ مختلف مسلم سیاسی قائدین، مسلم تنظیمیں، سماجی کارکن، وکلا، مذہبی حلقے اور مقامی گروہ اس فیصلے کو اپنی جدوجہد کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ کوئی اسے قانونی لڑائی کی کامیابی کہہ رہا ہے، کوئی داونگیرے کے باشعور مسلم ووٹروں کا سیاسی پیغام، کوئی مسلم کنونشنوں کے دباؤ کا اثر، اور کوئی اسے سدارامیا کی "سیکولر سیاست" کا ثبوت قرار دے رہا ہے۔ حقیقت شاید یہ ہے کہ یہ فیصلہ کسی ایک فرد، ایک جماعت یا ایک تنظیم کی کامیابی نہیں بلکہ سیاسی دباؤ، عوامی بے چینی، مسلم ووٹروں کے بدلتے ہوئے سیاسی شعور، اور حکومت کی انتخابی ضرورتوں کے مجموعی اثرات کا نتیجہ ہے۔

اس پورے معاملے میں کانگریس حکومت کے بعض اقدامات نے مزید سوالات بھی پیدا کیے ہیں۔ خاص طور پر اُس پرنسپل کو "بہترین ٹیچر" کا اعزاز دیے جانے پر شدید تنقید ہوئی، جنہوں نے حجاب تنازعے کے دوران باحجاب طالبات کو کالج میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ اگر حکومت واقعی سابقہ پالیسی کو ناانصافی سمجھتی ہے تو پھر ایسے افراد کی سرکاری سطح پر ستائش کس پیغام کی عکاسی کرتی ہے؟ اسی طرح انتخابی منشور کے دیگر وعدے بھی اب دوبارہ زیرِ بحث آ چکے ہیں۔ 2B ریزرویشن کی بحالی، انسدادِ گاؤکشی قانون کی سخت دفعات میں ترمیم، اقلیتوں کے احساسِ تحفظ، فرقہ پرست عناصر کے خلاف کارروائی، بہتر نمائندگی، بجٹ میں حصہ داری اور تعلیمی مواقع جیسے وعدے اب بھی مکمل طور پر عملی شکل اختیار نہیں کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ باشعور حلقے اب یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ کیا حکومت نے داونگیرے کے سیاسی پیغام سے صرف "حجاب" والا سبق سیکھا یا باقی وعدے بھی یاد رکھے جائیں گے؟۔ یہ تنازعہ ایک اور بنیادی حقیقت بھی واضح کرتا ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی معاشرے میں مذہبی شناختوں کو سیاسی ہتھیار بنانا وقتی فائدہ تو دے سکتا ہے، مگر اس کے سماجی اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ حجاب جیسے معاملات کو سیاسی تنازعہ بنانے سے کس طرح ووٹوں کی صف بندی، خوف کی سیاست، اور انتخابی پولرائزیشن پیدا ہوتی ہے۔

لیکن تمام سیاسی بحثوں کے باوجود بنیادی سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ آخر ایک باحجاب طالبہ سے اتنی بے چینی کیوں؟ اگر ایک لڑکی اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق لباس پہن کر تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس سے دوسروں کو کیا تکلیف ہو سکتی ہے اور ان کی تعلیم کیسے متاثر ہو سکتی ہے؟ اگر تعلیمی ادارے مختلف شناختوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو پھر مسئلہ لباس میں نہیں بلکہ سوچ میں ہے۔ کرناٹک کی حالیہ پیش رفت نے ایک بار پھر یہ ثابت کیا ہے کہ سیاسی جماعتیں اکثر اصولوں سے زیادہ حالات کی اسیر ہوتی ہیں۔ عوامی دباؤ، انتخابی نتائج، اور زمینی ردِعمل جب شدت اختیار کرتے ہیں، تبھی فیصلے بدلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب مسلمان بھی پہلے کی طرح خاموش یا جذباتی ووٹر نہیں رہے۔

بے لگام گئو رکھشک، امن کیلئے خطرہ

عیدالاضحیٰ سے قبل شہر اور ریاست کے امن کو خطرہ پیدا کرنے والی سرگرمیاں اچانک ہی شروع ہو جاتی ہیں اور گئو رکھشک کے نام پر کچھ اشرار سڑکوں پر اتر کر ہنگامہ آرائی کرتے ہیں۔جن جانوروں کا ذبیحہ یا منتقلی منع نہیں ہے ان کی گاڑیاں بھی روکی جاتی ہیں۔جانوروں کو ضبط کیا جاتا ہے۔ پولیس بھی ان کا ساتھ دیتی ہے اور پھر جانوروں کو گئو شالہ یا پھر کسی شیلٹر ہوم منتقل کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی دعوے کئے جاتے ہیں کہ ان جانوروں کو دوبارہ مارکٹوں میں فروخت کیلئے بھی پہونچا دیا جاتا ہے۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے تاہم اصل مسئلہ گئو رکھشکوں کی شرانگیزیوں کا ہے۔ ان گئو رکھشکوں کو بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ امن کیلئے خطرہ پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔جن جانوروں کی منتقلی اور ذبیحہ منع ہے اور جن پر امتناع عائد ہے اگر ان جانوروں کو منتقل کیا جاتا ہے یا ان کا ذبیحہ کیا جاتا ہے تو اس کو روکنے کیلئے پولیس موجود ہے۔شہر میں داخل ہونے والے مختلف مقامات پر پولیس کی جانب سے کیمپس لگائے جاتے ہیں۔ وہاں چیکنگ کی جاتی ہے۔تمام تفصیلات کی جانچ کی جاتی ہے جس کے بعد ہی ان کی منتقلی کی اجازت دی جاتی ہے یا قوانین کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے تو انہیں ضبط کیا جاتا ہے۔ یہ کام پولیس کا ہے اور پولیس کی جانب سے یہ کام کیا جاتا ہے۔قانون ہاتھ میں لینے کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہو سکتی۔گئو رکھشک کھلے عام قانون اپنے ہاتھ میں لے کر ایک طرح سے غنڈہ گردی کرنے لگتے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ پولیس کی جانب سے غنڈہ گردی کرنے والے شرانگیزوں کے خلاف کارروائی کرنے اور انہیں جیلوں میں بند کرنے کی بجائے قانونی طور پر جانور منتقل کرنے والوں کے خلاف ہی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس طرح کا طرز عمل ہی گئو رکھشکوں کے حوصلے بلند کر رہا ہے اور وہ قانون سے کھلواڑ کرتے ہوئے امن کیلئے خطرہ پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ایسے عناصر کے خلاف جو قانونی کارروائی ہونی چاہئے پولیس کی جانب سے وہ کارروائی نہیں کی جاتی۔ایک طرح سے پولیس کی جانب سے ایسے عناصر کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔گئو رکھشا کے نام پر باضابطہ ٹولیاں بناتے ہوئے غنڈہ گردی کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔ قانون کی حفاظت کرنے اور قانون کی خلاف ورزی پر کارروائی کرنے کیلئے پولیس موجود ہے اور پولیس کو ہی یہ کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پولیس کے اعلیٰ عہدیدار بارہا یہ ہدایت دیتے نظر آتے ہیں کہ گئو رکھشکوں کو بھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے اور قانون اپنے ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔تاہم اعلیٰ عہدیداروں کے یہ بیانات صرف زبانی نظر آتے ہیں اور کاغذ تک ہی محدود رہتے ہیں۔عملی طور پر ان پر کوئی عمل نہیں ہوتا۔گئو رکھشکوں کو کھلی چھوٹ دی جاتی ہے اور وہ تجارت کیلئے یا پھر ذبیحہ کیلئے جو جانور منتقل کئے جاتے ہیں ان کو روک کر ہنگامہ کیا جاتا ہے۔مارپیٹ کی جاتی ہے اور جانوروں کی ضبطی عمل میں لائی جاتی ہے۔جو بازار جانوروں کی فروخت کیلئے سجائے جاتے ہیں ان کے خلاف نہ پولیس کوئی کارروائی کرتی ہے اور نہ ہی کوئی گئو رکھشک ان بازاروں میں کوئی ہنگامہ کیا جاتا ہے۔گذشتہ شب حیدرآباد میں پیش آیا واقعہ اس بات کی مثال ہے کہ کس طرح سے محض شبہ کی بنیاد پر یہ اشرار شہر کے امن کو درہم برہم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ پلائی ووڈ کی گاڑی کو جانوروں کی گاڑی کے شبہ میں نقصان پہونچانا۔ڈرائیور کو مارپیٹ کا نشانہ بنانا۔سامان کو توڑ پھوڑ کر دینا یہ سب کچھ ایک منصوبہ بند اور منظم سازش کا حصہ ہی ہے۔ ایسے واقعات شہر اور ریاست دونوں کے امن کیلئے خطرہ کا سبب بن سکتے ہیں۔گئو رکھشا کے نام پر نوجوانوں کی ٹولیاں بنائی جاتی ہیں۔مخصوص مقامات پر یہ ٹولیاں جمع ہوتی ہیں۔ گاڑیوں کو روک کر ہنگامہ کیا جاتا ہے۔ مارپیٹ کی جاتی ہے۔ ڈرائیورس کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔اشتعال انگیز نعرہ بازی کی جاتی ہے۔یہ سارا کچھ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان اشرار کو کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ پولیس کو چاہئے کہ جو کوئی قانون کی خلاف ورزی کرے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔جن جانوروں پر پابندی ہے ان کو ضرور روکا جائے۔قانون ہاتھ میں لینے والوں اور غنڈہ گردی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔انہیں جیلوں میں بند کیا جائے تاکہ ریاست کا امن وامان برقرار رہ سکے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مہاراشٹر کی معروف دینی وتبلیغی شخصیت امیر جماعت الحاج حافظ منظور احمد صاحب کا انتقال

انتہائی رنج وغم کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج بتاریخ 18 مئی بروز پیر مہاراشٹر کی معروف ومشہور دینی ودعوتی شخصیت، تبلیغی جماعت کے نہایت فعال اور مخلص ذمہ دار امیر جماعت الحاج حافظ منظور احمد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، اور وہ اس دارِ فانی کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب کے انتقال کی خبر نے پورے صوبہ مہاراشٹر کے دینی ودعوتی حلقوں کو غمزدہ کر دیا ہے۔حافظ منظور صاحب کے انتقال پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر محترم مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملت اسلامیہ کا بڑا خسارہ قرار دیا ہے۔مرحوم عرصۂ دراز سے دعوت وتبلیغ کے عظیم مشن سے وابستہ تھے اور مہاراشٹر میں دینی بیداری، اصلاحِ معاشرہ اور نوجوانوں کی تربیت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان کی زندگی سادگی، تقویٰ، اخلاص اور دین کی بے لوث خدمات کا حسین نمونہ تھی۔ حافظ منظور صاحب رحمۃ اللہ نے اپنی پوری زندگی اللہ کے دین کی محنت، امت کی اصلاح اور مسلمانوں کو دین سے جوڑنے میں صرف کر دی۔ مرحوم نہایت نرم خو، ملنسار، خوش اخلاق اور دردمند انسان تھے۔ ان کے بیانات اور نصیحتوں سے ہزاروں افراد نے دینی فائدہ حاصل کیا۔ وہ ہمیشہ اتحادِ امت، اخلاصِ عمل اور سنتِ نبویؐ کی پیروی پر زور دیتے تھے۔، انہوں نے مہاراشٹر کے مسلمانوں کی دینی و اسلامی رہنمائی کی، ان کے ایمان وعقائد کی اصلاح کی، ہزاروں مسلمانوں کے اعمال، اخلاق اور کردار کی درستگی کے ساتھ مسلمانوں کی اخلاقی وعملی اصلاح کا بہترین فریضہ انجام دیا۔ الحاج حافظ منظور صاحب رحمۃ اللہ سے میرے ذاتی مراسم تھے وہ جمعیۃ علماء کے کاز کی بھرپور تائید کرتے، قلبی محبت وعقیدت کا اظہار فرماتے دعاؤں سے نوازتے، اللہ تبارک وتعالی ان کی جملہ خدمات کو قبول فرمائے، مصیبت کی اس گھڑی میں ہم حافظ منظور صاحب مرحوم کے جملہ پسماندگان و لواحقین سے تعزیت مسنونہ اور دعاء مغفرت پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالی مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے، صوبے بھر کے تمام جمعیتی احباب، اراکین، ائمہ مساجد، اور ذمہ داران مدارس اور عوام الناس سے اپیل ہے کہ وہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کریں۔

بزم محبان اردو تلنگانہ کا شاندار سنجیدہ ومزاحیہ مشاعرہ وعید ملاپ تقریب

جناب ظہور ظہیرآبادی کی اطلاع کے بموجب بزم محبان اردو تلنگانہ کے زیر اہتمام مشاعرہ و عید ملاپ تقریب بروز اتوار یکم رجون 8 بجے شب بمقام میزبان ریسٹورنٹ غوث نگر، زو پارک روڈ، تاڑبن حیدرآباد میں مقرر ہے۔جس کے اسپانسرڈ میزبان ریسٹورنٹ گروپ آف ہوٹلس ہیں۔عالیجناب سید یونس صاحب چیرمین میزبان گروپ آف ہوٹلس صدارت فرمائیں گے۔نظامت کے فرائض جناب محمد ہاشم علی صدر بزم محبان اردو تلنگانہ انجام دیں گے۔اس شاندار مشاعرہ کے کنوینر حافظ شیخ شفیع الدین نائب صدر بزم محبان اردو تلنگانہ (وائس چیئرمین بلدیہ سنگاریڈی) اور کوآرڈینیٹر جناب محمد یوسف (صدر برائے خلیج) ہیں۔شاعرِ خلیج جناب جلیل نظامی، ڈاکٹر رؤف خیر، ڈاکٹر فاروق شکیل، ڈاکٹر محسن جلگانوی مہمانان خصوصی ہوں گے۔حیدرآباد شہر کے ممتاز ونامور شعرائے کرام سردار سلیم، سیف نظامی، شریف اطہر، ارشد شرفی، شاہد عدیلی، سمیع اللہ سمیع، ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری، الطاف شہریار، شکیل حیدر کانپوری، بشارت علی خان، ابونبیل خواجہ مسیح الدین، ڈاکٹر عبدالنعیم سلیم، کلیم شیخ، رفیق جگر، سعداللہ خان سبیل، رفیع اللہ رفیع، فیصل وارثی، ظہور ظہیرآبادی، فرحان عزیز کے علاوہ شہر ظہیرآباد کے ممتاز شاعر ڈاکٹر نوید عبدالجلیل شرکت فرماتے ہوئے کلام پیش کریں گے۔طنز و مزاح کے معروف شعرائے کرام ڈاکٹر علیم خان فلکی، نجیب احمد نجیب، وحید پاشاہ قادری، لطیف الدین لطیف، شبیر خاں اسمارٹ اپنے کلام سے محفل کو زعفران زار بنائیں گے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

اردو ایکشن کمیٹی ویشالی کے زیر اہتمام اردو بیداری کانفرنس

اُردو ایکشن کمیٹی بہار کے صدر اور کثیر الاشاعت روزنامہ قومی تنظیم کے مدیر اعلیٰ جناب ایس ایم اشرف فرید صاحب کی ایما پر پورے ریاست بہار میں اردو بیداری کانفرنس کا انعقاد خوش آئند پہلو ہے۔ جس کے مثبت نتائج موصول ہونے کی خبریں کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی پروگرام کے انعقاد کے ضمن میں گزشتہ ماہ اُردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے صدر کی قیادت میں ایک وفد ریاستی صدر کے دولت کدہ پر پہونچا تھا۔ ریاستی صدر کی صدارت میں مخصوص ایک نشست کا اہتمام عمل میں آیا تھا۔ وِیشالی ضلع کے صدر مقام حاجی پور، میں" اردو بیداری کانفرنس کے انعقاد کی منظوری حاصل کی تھی۔ اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کی ایک نشست کمیٹی کے جنرل سیکرٹری پروفیسر جناب توقیر سیفی کے دولت خانہ واقع مہوا مذکورہ پروگرام کے انعقاد کی تجویز منظور کر ریاستی کمیٹی کے صدر جناب ایس ایم اشرف فرید صاحب سے تاریخ اور مقام کی منظوری حاصل کی اور گزشتہ دنوں حاجی پور، شہر کے محلہ باغ ملی سانچی پٹی کے مہارانا پرتاپ میرج ہال میں ایک شاندار اور تاریخی" اُردو بیداری کانفرنس" کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ریاستی صدر جناب ایس ایم اشرف فرید صاحب، مہمان اعزازی کی حیثیت سے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر جناب اشرف النبی قیصر صاحب، جناب حبیب مرشد خان بھاگلپور، شاہ فیض الرحمن، ڈاکٹر ریحان غنی، ڈاکٹر انوار الہدیٰ، انجینئر شکیل احمد صاحب بھیروکھرا تاج پور ضلع سمستی پور، محمد نور الضحیٰ آفو بگھونی تاج پور و ڈاکٹر شفیع الزماں کے علاوہ ڈاکٹر ظفیر الدین انصاری، ایم جسیم الحق، ڈاکٹر جمال انصاری اسٹیج پر جلوہ افروز ہوکر پروگرام کو کامیابی سے ہم کنار کیا۔ بحیثیت مہمان خصوصی جناب ایس ایم اشرف فرید صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مذکورہ پروگرام بہت ہی کامیاب اور پیغام رساں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو کا مستقبل مایوس کن نہیں ہے اس کا مستقبل تابناک رہے گا۔ اردو آبادی کو اپنی زبان کا استعمال خوب خوب کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت وقت اردو مترجمین کی بحالیاں ہر دفاتر اردو آبادی کی سہولت پہنچانے کی غرض سے دی گئی ہے۔ انہوں نے اردو آبادی سے اردو زبان میں اپنی درخواست داخل دفتر کرنے کی پرزور اپیل کی۔ اس پروگرام کے کامیاب انعقاد پر اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے صدر جناب محمد عظیم الدین انصاری اور جنرل سیکرٹری پروفیسر جناب توقیر سیفی اور مجلس منتظمہ کے دیگر اراکین کو انتھک محنت کے لیے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کامیاب اہتمام کے لیے اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے ضلعی ارکان بہت بہت مبارکباد کے مستحق ہیں اور خاص طور پر سامعین حضرات کی شرکت پر انہیں بھی مبارکباد پیش کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وِیشالی ہمیشہ سے ہی اردو کے لیے مردم خیز سرزمین رہی ہے۔ جس نے نہ صرف شعر و شاعری اور ادب کی آبیاری کی بلکہ اُردو تحریک کو بھی جلا بخشی۔ اس پروگرام سے ریاستی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری جناب ڈاکٹر اشرف النبی قیصر صاحب نے اردو ہماری مادری زبان ہے۔ اس سرکاری دوسری زبان کا درجہ دلانے میں غلام سرور مرحوم اور ان کے رفقاء کی قیادت میں ریاست گیر پیمانے پر کامیاب تحریک چلائی گئی۔ اس نتیجے میں اردو کو سرکاری دوسری زبان کا درجہ حاصل ہوا۔ اس زبان کو زندہ رکھنے کے لیے تمام درس گاہوں میں اردو تعلیم کا نظم ہو۔ اردو اخبار اور رسائل کے قاری کی تعداد میں اضافہ کے لیے اردو ایکشن کمیٹی کو فعال اور متحرک ہوکر مہم چلانے پر زور دیا۔ ریاستی کمیٹی کے نائب صدر جناب ڈاکٹر ریحان غنی صاحب نے اپنے اکابرین کی قربانیوں کو یاد کیا اور کہا ہے کہ اس زبان کو زندہ رکھنے اور انصاف دلانے کے لیے اردو تحریک کو فعال اور سرگرم بنانے کی ضرورت پر زور ڈالا اور کہا کہ لسانی، ملی و دیگر تنظیموں کی اتحاد وقت کی اہم

ضرورت ہے۔ اس کے لیے عوام کے درمیان تحریک چلانے اور حکومت وقت سے اپنے مطالبات کو پیش کرنے کی ضرورت پر زور ڈالا اور کہا کہ حق اور حقوق حاصل کرنے کے لیے جمہوریت میں انقلاب پیدا کرنے اور اپنے مطالبات کو منوانے کی روایت رہی ہے۔ وہی روایت کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاستی کمیٹی کے سکریٹری جناب ڈاکٹر انوار الہدیٰ صاحب نے اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ہر بلاک کے فعال اور متحرک محبان اردو کو کمیٹی میں شامل کرنے کا مشورہ پیش کیا۔ ریاست بہار میں 208 ڈگری کالج میں اردو کی سیٹ مختص نہیں کیے جانے پر اظہار افسوس کیا اور انہوں نے آگے کہا کہ یہ جمہوری ملک ہے۔ سبھی باشندگان کو اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ بھاگلپور سے جناب حبیب مرشد خان صاحب نے پروگرام کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے عہدیداران اور سامعین کرام کو مبارکباد پیش کیا اور اپنی شرکت کو خوش آئند بتایا۔ اس موقع سے اپنی تخلیق کردہ اردو سے منسلک ایک نہایت ہی خوبصورت بینر سامعین کے منظر کشش خوب خوب داد و تحسین حاصل کیا۔ بعدہ اس بینر اردو سے وابستہ معمر خادم انوار الحسن وسطوی کے سپرد کیا۔ پٹنہ سے تشریف لائے جناب شاہ فیض الرحمن نے بھی اس پروگرام کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ریاستی و ضلعی کمیٹی کے تمام عہدیداران کی شرکت کو پرمسرت بتایا۔ قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی کنوینر محمد رفیع نے نظیر اکبر آبادی کی مشہور نظم "آدمی نامہ" کے حوالے سے کچھ باتیں کہیں۔ جناب رفیع نے اپنوں اور غیروں کے امتیازی سلوک، خصوصی طور پر حکومت کا غیر منصفانہ، تعصبات پر مبنی ناپسندیدہ رویہ اردو کی لازمیت سے لے کر ویسے تمام مسائل جس نے اردو کے وجود پر ضرب لگائی اور محبان اردو کے دل کو مجروح کر دیا کا تفصیل سے ذکر کیا اور کہا کہ اردو زبان سے چاہے جو جیسے جڑا ہوا ہے وہ محبان اردو ہے، اردو کا شیدائی ہے اس کا احترام لازمی ہے اور اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے، خواہ وہ عبدالقادر کی طرح امنگ تقسیم کرتا ہو یا کوئی کالم نگار مضمون لکھتا ہو کہ اخبار شائع کرتا ہو۔ جناب رفیع نے 208 ڈگری کالجوں میں اردو زبان کا سیٹ نہیں دیے جانے پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں اردو کی تحریک کے لئے زمین تیار ہو چکی ہے اس لئے اردو ایکشن کمیٹی کو رہنمائی کرنی چاہئے ہم سب پوری توانائی کے ساتھ آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ بہار انجمن کے روح رواں تاج پور ضلع سمستی پور سے تشریف لائے انجینئر جناب شکیل احمد صاحب نے پروگرام کے کامیاب انعقاد پر اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے تمام عہدیداران کو اپنی جانب سے بطور یادگار میڈل پیش کیا اور ساتھ ہی اسٹیج پر دیگر تشریف فرما حضرات کو بھی میڈل پیش کر خوب خوب داد وصول کی اور ضلعی کمیٹی کو بھرپور معاونت دینے کی یقین دہانی کرائی۔ ڈاکٹر شفیع الزماں نے اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے صدر کے متعلق کہا کہ میں کئی دہائیوں سے زائد انکے نقل وحرکت اور ان کی تحریکی کاموں سے بخوبی واقف ہوں۔ پٹنہ کی اکثر و بیشتر پروگراموں میں یہ اپنی شرکت کو یقینی بناتے ہیں۔ طلباء و طالبات میں حوصلے اور امنگ پیدا کرنے کا گر جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عظیم الدین انصاری اور ضلعی جنرل سکریٹری پروفیسر توقیر سیفی کا ریاستی صدر جناب ایس ایم اشرف فرید صاحب سے ان لوگوں کا رشتہ گہرا اور پرانا ہے۔ یہ تنظیمی صلاحیت کے مالک اور تحریکی صلاحیت کے علمبردار ہیں۔ انہوں نے تمام عہدیداران اور مہمانان کو مسرت کا اظہار کرتے ہوئے خوب خوب مبارکباد پیش کیا۔ ڈاکٹر ظفیر الدین انصاری اپنے خطاب میں تشریف لائے تمام مہمانان کرام اور ضلعی کمیٹی کے عہدیداران کی کارکردگی اور ان کی بیش بہا خدمات پر مشتمل ایک تحریری مضمون کو پیش کیا۔ دریں اثنا جواں سال سماجی و سیاسی رہنما جناب ایم جسیم الحق نے اپنی تصنیف کردہ دو کتاب "روشنی" کا خصوصی شمارہ بنام مدارس بہار نمبر اور خصوصی شمارہ مسلم مسائل نمبران دونوں کتاب کی رسم اجرا تشریف لائے تمام مہمانان کرام اور اسٹیج پر رونق افروز معزز شخصیتوں کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ بعدہ جناب ایم جسیم الحق نے بھی پر مغز خطاب کرتے ہوئے اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے فعال عہدیداران کا ذکر کیا اور ان کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے۔ مستقبل قریب میں مثبت نتائج برآمد ہونے کی توقع ظاہر کی اور اپنی بھرپور معاونت کی یقین دہانی کرائی۔ شدید گرمی میں سامعین کرام کی کثیر تعداد میں شرکت پر مسرت کا اظہار کیا اور ان لوگوں کو بھی مبارکباد پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد مرتضیٰ انصاری بینا پوری خطیب وامام جامع مسجد رام پور نوحمن بلاک حاجی پور، کے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ صدارت کے فرائض اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے صدر جناب محمد عظیم الدین انصاری نے فرمائی اور نظامت کے فرائض اعجاز عادل صحافی نے بحسن وخوبی انجام دیا۔ اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے جنرل سیکرٹری پروفیسر جناب توقیر سیفی صاحب نے تمام تشریف لائے مہمانان کرام کو شاندار استقبالیہ پیش کیا اور ساتھ ہی شال اور پھولوں کا مالا بھی پیش کیا اور ان کی آمد کا استقبال کرتے ہوئے خوب خوب مسرت کا اظہار کرتے ہوئے پروگرام کی کامیابی کا ضامن قرار دیا اور آئندہ بھی پروگرام کے انعقاد ضلعی کمیٹی کے زیر اہتمام کئے جانے کی امید ظاہر کی۔ اسی پروگرام کے درمیان اردو کمیٹی وِیشالی کے سکریٹری جناب فیض رسول اور اعجاز عادل نے اپنے اپنے خوبصورت کلام کو پیش کر حاضرین مجلس سے خوب خوب داد و تحسین حاصل کیا اور حاضرین نے ان کے کلام کو خوب سراہا۔ اسی درمیان سبکدوش وضلع کے فعال ٹیچر اور مشہور اینکر جناب کوثر پرویز خان نے پرمغز خطاب کیا اور ہمت افزا گفتگو کر تمام لوگوں کی ہمت افزائی کی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں سینئر ومعمر اردو دنیا کے نامور شخصیت اور کاروان ادب حاجی پور، کے سکریٹری جناب انوار الحسن وسطوی صاحب پروگرام کے شروع سے آخر تک رہنمائی فرماتے رہے۔ نتیجتاً پروگرام کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ پروگرام کا اختتام اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کے اظہار تشکر اور دعائیہ کلمات پر ہوا۔ مذکورہ پروگرام میں سید مصباح الدین صدیقی، افروز عالم، ڈاکٹر جمال انصاری، امین الدین انصاری، محمد خلیل انصاری، نظر الہدیٰ قاسمی، مولانا شمیم، اشتیاق احمد خاں، محمد نوشاد احمد قادری، مظہر وسطوی، انظار الحسن وسطوی، محمد اظہار الحق، راجو وارثی، عقیل احمد، لوجپا رام ولاس پارٹی کے حاجی پور بلاک صدر نوشاد خان، پروفیسر وعظ الحق، محمد عارف حسن وسطوی، ٹیچر محمد شاہد اقبال، محمد شاہد جمال، محمد محفوظ عالم، محمد شاہ جہاں، محمود عالم سردار، بہار راجیہ پرار مبھک شکشک سنگھ بلاک جنداہا کے صدر محمد اکبر علی، مولانا قمر عالم ندوی، جواں سال اسامہ فاروقی، اشرف حسین، انجمن فلاح المسلمین حاجی پور، کے سابق سکریٹری جمیل احمد، مولانا ظفر حسین، محمد کمال اشرف، راشد انور، ٹیچر محمد نسیم چہرہ کلاں، ٹیچر زاہد عالم جنداہا وغیرہ ہم کے علاوہ کافی تعداد میں محبان اردو شدید گرمی کے باوجود دل جمعی کے ساتھ کانفرنس کے اختتام تک جمے رہے۔ مذکورہ پروگرام کو کامیاب بنانے میں اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے نائب صدر حافظ سعید تیغی، ماسٹر محمد قمر الدین، سکریٹری محمد شاہنواز عطا، فیض رسول، خازن عبدالقادر بہاری، ندیم اختر خان، افروز عالم، نسیم الدین احمد صدیقی، قمر اعظم صدیقی، فرحت جہاں، رضیہ بیگم، محمد علیم الدین، محمد قطب الدین، محمد مدثر، محمد آصف عطا وغیرہ ہم کے نام قابل ذکر ہیں۔

پٹرول اور دیگر اشیاء کی بڑھتی قیمتیں باعث تشویش

معروف خاں

ملک کی اقتصادی صورتحال اس وقت ایک ایسے نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں مہنگائی صرف بازار کا مسئلہ نہیں رہی بلکہ عام آدمی کی روزمرہ زندگی، گھریلو بجٹ، بچوں کی تعلیم، کسان کی کھیتی اور نوجوانوں کے مستقبل سے جڑ چکی ہے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، سونے کی غیر معمولی مہنگائی اور ضروری اشیائے خورد ونوش کے بڑھتے دام نے عوام کو شدید فکرمندی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہر طبقہ یہ محسوس کر رہا ہے کہ آمدنی محدود ہو رہی ہے جبکہ اخراجات تیزی کے ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے نے مہنگائی کے ایک نئے سلسلے کو جنم دیا ہے۔ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں نقل وحمل کا بڑا نظام سڑکوں پر منحصر ہے۔ ٹرک، بسیں، آٹو رکشے، ٹیکسی، زرعی مشینیں اور مال بردار گاڑیاں زیادہ تر ڈیزل سے چلتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی ایندھن مہنگا ہوتا ہے، اس کا اثر براہِ راست سبزی، دودھ، اناج، پھل، ادویات اور روزمرہ کی دیگر ضروری اشیاء پر پڑتا ہے۔ آج سبزی فروش اضافی ٹرانسپورٹ خرچ صارفین سے وصول کر رہے ہیں، کرایوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور متوسط طبقے کیلئے گھر چلانا پہلے سے زیادہ دشوار بنتا جا رہا ہے۔

اصل تشویش اس بات کی ہے کہ عام آدمی کی آمدنی میں اس تناسب سے اضافہ نہیں ہو رہا جس رفتار سے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ ایک مزدور، رکشہ چلانے والا، چھوٹا دکاندار یا کسان اپنی روزانہ کی کمائی سے گھر کا خرچ پورا کرتا ہے۔ جب ایندھن مہنگا ہوتا ہے تو صرف گاڑی کا خرچ نہیں بڑھتا بلکہ پورا معاشی نظام متاثر ہو جاتا ہے۔ جو شخص پہلے محدود آمدنی میں گھر چلا لیتا تھا، اب اسی رقم میں بنیادی ضروریات پوری کرنا بھی مشکل محسوس کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوامی سطح پر بے چینی اور اضطراب مسلسل بڑھ رہا ہے۔ مہنگائی کی اس لہر کے ساتھ ایک اور بڑا مسئلہ سونے کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہے۔ ہندوستان میں اس وقت سونے کی قیمتیں مسلسل نئی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ کئی شہروں میں چوبیس قیراط سونا ریکارڈ سطح کے قریب پہنچ چکا ہے۔ عام لوگ حیران ہیں کہ آخر سونا اتنا مہنگا کیوں ہو رہا ہے۔ دراصل عالمی بے چینی، جنگی حالات، مہنگائی اور معاشی غیر یقینی صورتحال نے سونے کو ایک بار پھر محفوظ سرمایہ بنا دیا ہے۔

مشرق وسطیٰ کی کشیدہ صورتحال، عالمی تجارتی تنازعات اور بین الاقوامی سطح پر بڑھتی بے یقینی کے سبب سرمایہ کار اب اسٹاک مارکیٹ یا دیگر شعبوں کے بجائے سونے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ دنیا میں جب بھی سیاسی یا معاشی بحران بڑھتا ہے تو لوگ اپنی دولت محفوظ رکھنے کیلئے سونے کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے عالمی سطح پر مانگ میں اضافہ ہوا اور سونے کی قیمتیں تیزی سے بڑھنے لگیں۔ ہندوستانی روپے کی کمزوری بھی اس مسئلے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ چونکہ

ہندوستان اپنی ضرورت کا بڑا حصہ بیرون ملک سے درآمد کرتا ہے، اس لیے جب ڈالر کے مقابلے میں روپیہ کمزور ہوتا ہے تو سونے کی درآمد مزید مہنگی ہو جاتی ہے۔ حکومت کی جانب سے درآمدی ڈیوٹی میں اضافے نے بھی قیمتوں کو مزید اوپر پہنچا دیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ شادی بیاہ اور زیورات کی خریداری عام آدمی کیلئے مشکل بنتی جا رہی ہے۔ حکومت کا موقف یہ ہے کہ سونے کی زیادہ درآمد سے ملک کے زرِمبادلہ پر بوجھ بڑھتا ہے، اس لیے عوام کو غیر ضروری سونے کی خریداری سے بچنا چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی مختلف مواقع پر سادگی اختیار کرنے، مقامی مصنوعات اپنانے اور غیر ضروری اخراجات کم کرنے کی اپیل بھی کرتے رہے ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ موجودہ عالمی بحران میں اقتصادی استحکام کیلئے عوامی تعاون ضروری ہے۔ لیکن یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف عوامی قربانیوں سے معیشت مضبوط ہو سکتی ہے؟ اگر عوام سے کفایت شعاری کی اپیل کی جاتی ہے تو کیا حکومتی سطح پر بھی اسی نوعیت کی سادگی دکھائی دیتی ہے؟ اپوزیشن جماعتیں اور سماجی حلقے بار بار یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ جب عوام مہنگائی سے پریشان ہوں تو سرکاری تشہیری مہمات، بڑے سیاسی اجتماعات اور غیر ضروری اخراجات میں کمی کیوں نہیں کی جاتی؟ جمہوری نظام میں یہ سوالات عوامی احتساب کا حصہ سمجھے جاتے ہیں۔

مہنگائی کا سب سے زیادہ اثر متوسط طبقے پر پڑ رہا ہے۔ غریب طبقے کو بعض اوقات سرکاری اسکیموں کا سہارا مل جاتا ہے جبکہ امیر طبقہ مہنگائی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن متوسط طبقہ خاموشی کے ساتھ ہر نئے بوجھ کو اٹھانے پر مجبور ہے۔ اسکول فیس، ہسپتالوں کے اخراجات، بجلی بل، کرایہ اور روزمرہ اشیاء کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ یہی طبقہ سب سے زیادہ ٹیکس بھی ادا کرتا ہے اور سب سے زیادہ معاشی بے یقینی کا شکار بھی ہے۔ اس بحران کا ایک بڑا اثر کسانوں پر بھی پڑنے والا ہے۔ ہندوستان کی زراعت آج بھی بڑی حد تک ڈیزل پر منحصر ہے۔ کھیت کی جوتائی، سینچائی، فصل کی کٹائی، ٹریکٹر اور فصل کو منڈی تک پہنچانے کے تمام مراحل میں ڈیزل استعمال ہوتا ہے۔ ڈیزل مہنگا ہونے کا مطلب صرف کسان کی لاگت بڑھنا نہیں بلکہ پورے غذائی نظام کا متاثر ہونا ہے۔ اگر کھیتی مہنگی ہوگی تو آٹا، دال، چاول، سبزی اور دیگر بنیادی اشیاء بھی مہنگی ہو جائیں گی۔ یہ صورتحال اس وقت مزید تشویشناک ہو جاتی ہے جب ملک پہلے ہی بے روزگاری اور معاشی عدم استحکام جیسے مسائل سے دوچار ہو۔ مہنگائی صرف جیب خالی نہیں کرتی بلکہ لوگوں کے حوصلے بھی توڑتی ہے۔ جب ایک تعلیم یافتہ نوجوان روزگار نہ پائے اور دوسری طرف زندگی کے اخراجات مسلسل بڑھتے جائیں تو سماجی بے چینی پیدا ہونا فطری بات ہے۔

دنیا کے کئی ممالک نے عالمی بحران کے باوجود اپنی عوام کو راحت دینے کیلئے عملی اقدامات کیے۔ بعض ممالک نے ایندھن پر ٹیکس کم کیے، بعض نے بجلی بل میں رعایت دی اور کچھ نے عوام کیلئے خصوصی ریلیف پیکیج کا اعلان کیا۔ ہندوستان میں بھی مختلف حلقوں کی جانب سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ پٹرول اور ڈیزل پر عائد ٹیکس میں کمی کی جائے، کسانوں کو خصوصی سبسڈی دی جائے اور ضروری اشیاء کی قیمتوں پر سخت نگرانی رکھی جائے تاکہ مہنگائی بے قابو نہ ہو۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوستان کو اب طویل مدتی بنیادوں پر متبادل توانائی کی طرف سنجیدگی سے بڑھنا ہوگا۔ الیکٹرک گاڑیاں، شمسی توانائی، بہتر پبلک ٹرانسپورٹ اور مقامی پیداوار کو فروغ دیے بغیر ملک ہمیشہ عالمی خام تیل کی سیاست کے اثرات برداشت کرتا رہے گا۔ اگر معیشت مکمل طور پر درآمدی ایندھن پر منحصر رہے گی تو عالمی کشیدگی کا ہر جھٹکا ہندوستانی عوام کی جیب پر محسوس ہوگا۔ اس پورے منظرنامے میں سب سے زیادہ اہم چیز عوام کا اعتماد ہے۔ جب عوام یہ محسوس کریں کہ حکومت بھی ان کے ساتھ کھڑی ہے، پالیسیوں میں انصاف موجود ہے اور حکمران طبقہ بھی قربانی دے رہا ہے تو مشکل فیصلے بھی برداشت کر لیے جاتے ہیں۔ لیکن اگر مہنگائی کا بوجھ صرف عوام پر پڑے اور آسائش صرف طاقتور طبقے تک محدود رہے تو پھر بے چینی بڑھنا لازمی ہو جاتا ہے۔

ملک کی معیشت صرف اعداد وشمار یا ترقیاتی دعوؤں کا نام نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں کی روزمرہ زندگی کا سوال ہے۔ جب پٹرول مہنگا ہوتا ہے تو صرف گاڑی نہیں رکتی بلکہ مزدور کی امید، کسان کی محنت، نوجوان کا خواب اور متوسط طبقے کا سکون بھی متاثر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب سونا عام آدمی کی پہنچ سے دور ہو جاتا ہے تو یہ صرف ایک دھات کی قیمت نہیں ہوتی بلکہ معاشی عدم استحکام کی علامت بن جاتی ہے۔ اگر بروقت اور متوازن اقدامات نہ کیے گئے تو مہنگائی کی یہ نئی لہر نہ صرف عوامی زندگی کو مزید دشوار بنائے گی بلکہ سماجی اور سیاسی سطح پر بھی گہرے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ وقت کا تقاضہ یہی ہے کہ حکومت، ماہرین معیشت، صنعتکار اور سماجی ادارے مل کر ایسا راستہ نکالیں جس سے معیشت بھی مستحکم رہے اور عوام کی زندگی بھی ناقابل برداشت نہ بنے۔ کیونکہ جب بازار کی آگ گھروں کے چولہوں تک پہنچنے لگے تو پھر مسئلہ صرف مہنگائی کا نہیں رہتا بلکہ پورے معاشرے کے مستقبل کا بن جاتا ہے۔

غزل

لوگوں کو یہاں جان بچانے کی پڑی ہے
تم ہو کہ تمہیں کھیل رچانے کی پڑی ہے

آنکھیں ہیں کہ اٹھتے نہیں خوابوں کے جنازے
دل ہے کہ اسے ناز اٹھانے کی پڑی ہے

چھت ہے کہ لگاتار ٹپکتی ہے سروں پر
گھر کے در و دیوار سجانے کی پڑی ہے

میں خونِ جگر بیچنے جاتا ہوں شب و روز
طعنے یہی ملتے ہیں کمانے کی پڑی ہے

دو پل میں کئی بار گھڑی دیکھ چکے ہو
آتے ہی تمہیں چھوڑ کے جانے کی پڑی ہے

سنتے ہو مگر کوئی توجہ نہیں دیتے
کنگن کو کلائی میں گھمانے کی پڑی ہے

اک چپ سے لرز جائیں یہاں کان کے پردے
پھر بھی تمہیں آواز دبانے کی پڑی ہے

ڈاکٹر احمد خلیل

بندر کیا جانے ادرک کا سواد!

پربھات سنگھ

سرکاری لسٹ میں ٹھگو لکھنا شاید مصاحبوں کو پسند نہ آیا ہوگا۔ بن-مکھن کبھی کھایا نہ ہوگا تو فوڈ ولاگرس پر اعتبار کر کے کانپور کے آگے سموسہ لکھ مارا۔ اماں، سموسہ تو الہ آباد کا مقبول ہے۔ دہلی میں ایک عزیز کے گھر کھانا کھانے گیا۔ میز پر جو تھالی تھی، اس میں کئی مارواڑی پکوانوں کے ساتھ ایک کٹوری میں لوکی کے لچھے بھی پیش کیے گئے تھے۔ تجسس میں پوچھ لیا، کہاں سے منگوائے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ الہ آباد سے، ماتادین کے یہاں کے ہیں۔ دہلی میں ایسے ذائقے والی مٹھائی کہاں میسر! اور یہ پرسائی والے ماتادین نہیں ہیں، نہ ہی پریاگ راج کے۔ ان کے یہاں کے گھیا کے لچھے، گھیور اور گجک کا ذائقہ زمانے سے الہ آبادیوں کی زبان پر چڑھا آیا ہے، شہر تو خیر اب جا کر پریاگ راج ہوا ہے۔ لوک ناتھ میں ان کے ٹھکانے پر مٹھائی باندھنے کے لیے اب بھی اخباری کاغذ اور سوت کی ڈوری ہی استعمال ہوتی ہے۔ اس شام کا ذکر اس لیے کر رہا ہوں کہ اگلے ہی روز کے اخباروں میں پڑھنے کو ملا کہ یوپی حکومت نے دیسی ذائقوں کو فروغ دینے کی کوشش میں 'ایک ضلع، ایک پکوان' منصوبہ کی ایک فہرست جاری کی ہے، جس میں 208 پکوان شامل ہیں۔ اس خبر میں حیران کرنے والی ایک بات تو یہی تھی کہ صوبے میں ضلع تو 75 ہی ہیں، ایک پکوان کے حساب سے 75 ذائقے ہونے چاہیے تھے۔ مگر آپ تو جانتے ہی ہیں کہ مصاحبوں کی جماعت جو کرے، تھوڑا ہے۔ لیکن سوشل میڈیا کے رضا کاروں کی بھنویں تن گئیں۔ اس فہرست میں کباب-بریانی وغیرہ کا ذکر نہ ہونے پر غدر مچ گیا۔ خود اعتمادی کے سمندر میں غوطے لگانے والی اس جماعت کی مشکل یہ ہے کہ بسیں نہیں پڑھتے۔ جو لوگ یوپی کی سرکاری بسیں پڑھتے آئے ہیں، انہیں معلوم ہی ہوگا کہ ایک زمانے میں 'تو سچا تیرا نام سچا' کے منتر سے سجی رہنے والی بسوں کا نیا ترغیبی نعرہ ہے 'پشو پر دیا کرو'۔ ہنگامے کی دوڑ میں شہر لکھنؤ کو یونیسکو سے ملا تمغہ بھول ہی گئے، جو گلاوٹ کے کباب سے لے کر شیرمال تک سب کے ذائقے کو تسلیم کرتا ہے۔ اب ایسے تو اس لسٹ میں ساہوکارے کا آلو-سوال ہی نہیں ہے، افیمی کے چھولے نہیں ہیں، پریاگ والے دیہاتی کا جبر-جبر رس گلا (اسے گلاب جامن پڑھیں) نہیں ہے، فیض آباد کا فرا نہیں ہے، پانڈے پور والے سردار جی کی لونگ لتا نہیں ہے، رامپوری گلتھی نہیں ہے، سنڈیلا اور ٹھگو کے لڈو بھی نہیں ہیں، تو کیا سمجھا جائے! ہونے کو تو بہت کچھ نہیں ہے۔ تو سوشل میڈیا کے اکھاڑے میں بحث ومباحثہ اس فہرست پر ہوتا تو سمجھ میں بھی آتا۔ جو اس میں نہیں ہے، اس پر بحث کیوں کرنا! اور جوان کی سمجھ میں سچ مچ کچھ بھی آیا ہوتا تو بھلا چترکوٹ کا ماوا، رائے بریلی کے مصالحے اور غازی آباد کا سویا چاپ اس لسٹ میں ہوتے! سمجھ پاتے تو ہر ضلع کے کسی ایک پکوان کا نام لیتے (یعنی 'کسی ایک پھول کا نام لو' ٹائپ) یا پھر اس منصوبے کو 'ایک ضلع، پکوان تمام' نام دیا ہوتا۔ ارے، لسٹ تو اپنے منشی جی بناتے تھے، پورے بھروسے کے ساتھ۔ مارچ 1920 میں 'سودیش' میں چھپی ان کی کہانی 'منشیہ کا پرم دھرم' پڑھ کر دیکھیے، جس میں پیٹو-شیرومنی موٹے رام شاستری سے انہوں نے کہلوایا ہے کہ "میرا اپنا خیال ہے اگر آپ کی تھال میں جونپور کی امرتیاں، آگرہ کے موتی چور، متھرا کے پیڑے، بنارس کی کلاکند، لکھنؤ کے رس گلے، ایودھیا کے گلاب جامن اور دہلی کا سون حلوہ ہو تو وہ ایشور بھوگ کے لائق ہے۔ دیوتا تو اس پر مدہوش ہو جائیں گے۔" خالص ایک ضلع ایک پکوان کا بکھان۔ ایسے ہی تھال کے بارے میں پرسائی بتا گئے ہیں کہ "اچھا کھانا کھانے کے بعد میں اکثر انسان دوست ہو جاتا ہوں۔" اس لحاظ سے آپ چاہیں تو تازہ فہرست کو انسان دوستی کی مہم بھی مان سکتے ہیں۔ منشی جی کے زمانے میں 'نمک کے داروغہ' ہوتے تھے، ایف ڈی اے نہیں۔ اسی لیے ایک سانس میں ماوے کی اتنی مٹھائیوں کے نام گنوا گئے۔ اب تو حال یہ ہے کہ ہولی-دیوالی کے آس پاس سرگرم ایف ڈی اے والے کئی کئی کوئنٹل ماوا اور پنیر روز بلڈوزر تلے دبا ڈالتے ہیں، مٹھائیوں کی دکانوں پر چھاپے مار رہے ہوتے ہیں، سموسے کے سیمپل بھر رہے ہوتے ہیں۔ کہیں گھی نقلی، تو کہیں تیل۔ ایف ڈی اے والے سہالگ کے دنوں میں بھی مصروف رہنے لگے ہیں۔ مگر زبان کے ماروں کو اس کی فکر اس لیے نہیں ہوتی کہ ان نمونوں کی رپورٹ ہی اگلے سال تک میسر ہوتی ہے۔ تو مجھے لگتا ہے کہ مکھن ملائی، دہی-جلیبی یا سنگھاڑا کچری کی مارکیٹنگ کے مسئلے پر بہت سر کھپانے سے اچھا ہے کہ ان ذائقوں کے بارے میں بات کی جائے جو سرفہرست ہیں۔ اس سرکاری لسٹ میں ٹھگو لکھنا شاید مصاحبوں کو راس نہ آیا ہوگا، بن-مکھن کبھی کھایا نہ ہوگا تو فوڈ ولاگرز پر اعتبار کر کے کانپور کے آگے سموسہ لکھ مارا۔ اماں، سموسے کے نام پر جو شے مقبول ہے، وہ تو الہ آبادی سموسہ ہے، ورنہ ہر شہر کے ہر محلے میں ایک آدھ حلوائی ایسا ضرور نکل آئے گا جس کے سموسے کی طوطی بولتی ہوگی۔ جس نے بریلی میں کمار ٹاکیز یا پھر پورن حلوائی کے، تلہر میں امن اور جھونسی میں بابا کے سموسے کبھی نہ کھائے ہوں، ایسی چوک وہی کر سکتا ہے۔ فتح پور کی بیڑمی ابھی تک نہ چکھ پانے کا گناہگار ہوں، مگر باندا میں کھائی ہے نا! ہاتھرس میں، ورنداون میں، متھرا اور آگرہ میں بھی کھائی ہے۔ یہ برج کے علاقے کا پسندیدہ ناشتہ ہے اور باندا میں باسو حلوائی کے یہاں ہو بہو برج جیسا ہی ذائقہ پایا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ورنداون سے 2 کاریگر بلا لائے تھے۔ حیرت نہیں کہ فتح پور میں بھی کسی نے ایسا ہی کیا ہو۔ ابھی تک تو ملاواں کے پیڑوں سے ہی فتح پور کو پہچانتا آیا تھا۔ باندا میں بوڑھے رام حلوائی کے سون حلوے کا قائل ضرور ہوں۔ اور میں کیا، زمانہ قائل ہے۔ علی گڑھ کے ساتھ کچوری اور امرتی کا نام درج دیکھا، سو سوچا لگے ہاتھ یہ بھی بتاتا چلوں کہ وہ جو رائتہ پھیلانے والی کہاوت ہے نا، اس کی ایجاد کا علی گڑھ کی اس کچوری سے کوئی واسطہ ضرور ہے۔ میدے کی ایک دم ٹھوس تھپوا جیسی چیز، نہ نزاکت، نہ بھراون... جانے کیوں اسے کچوری کہتے ہیں، کے ساتھ جو سبزی پیش کی جاتی ہے، اس کی تاثیر یہ ہے کہ کھانے والے کے کان سے دھواں نکلنے لگے اور سبزی کے ساتھ ملنے والا رائتہ اس دھویں پر چھینٹے مارنے کے کام آتا ہے۔ پلاسٹک کے باریک گلاس میں ملنے والا دبلا پتلا رائتہ کئی بار گلاس ٹیڑھا میڑھا ہوتے ہی پھیل جاتا ہے۔ امرتی علی گڑھ کے مشہور ہونے کی خبر ابھی لگی۔ خالد بھائی اپنے تجربے سے بتاتے ہیں کہ کباب کی دکان کے آس پاس مٹھائی کی کوئی دکان ضرور دکھائی دے جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لسٹ بنانے والے بھی اس ٹوٹکے سے واقف ہوں۔ کشی نگر والوں نے کیلے حال میں ہی اگانے شروع کیے ہیں۔ کیلے کے چپس کب ان کی پہچان بن گئے، زمانے کو خبر ہی نہیں ہوئی۔ گورکھپور میں کوئی لٹی-چوکھا یا سموسہ مشہور ہے، یہ تو لٹی-مٹن کے شوقین گورکھپوری بھی شاید نہ مانیں۔ ویسے بھی، وہ تو دھرم شالہ پل کے قریب ملنے والی امرتی، چوری چورا کے لہسن والے چھولے اور شہر بھر میں ملنے والے ستو کے شربت پر ہی فدا ہیں۔ نام درج کرنے سے پہلے مصاحبوں یا ان کے کارکنوں نے قنوج اور جونپور کے گٹے چکھ کر بھی دیکھ لیے ہوتے اور اپنی زبان کو ہی بھروسے کے لائق مان لیتے تو لسٹ کی صورت کچھ اور ہوتی۔ ویسے آپ کو لگتا ہے کہ آگرے کا پیٹھا، بنارس کے پان، پنڈرا کا گلاب جامن، میرٹھ کی گجک-ریوڑی، ہاپوڑ کے پاپڑ، ہاتھرس کی ربڑی، پرتاپ گڑھ کے آملے، بلیا کے ستو، فرخ آباد کی دالموٹ، رامپور کے حبشی حلوے، جونپور کی امرتی، تلہر کی لوَنج یا بدایوں کے پیڑے کو مقبول ہونے کے لیے سرکاری امداد کی ضرورت ہے؟ تمام شہروں کے خاص ذائقے کو عوام نے پہلے سے ہی مقبول بنا رکھا ہے۔ آپ للت پور کے نام باجرے کی روٹی درج کر لو، مگر سالن کیا ہوگا، یہ تو عوام ہی طے کرے گی نا! آپ اگر 'ایک ضلع، ایک پیداوار' کے نتائج سے واقف ہیں تو پھر رام چڑیا، رام کے کھیت... گنگنائیے، سوشل میڈیا کے اس ہنگامے میں کچھ نہیں دھرا ہے۔

ہندوستان اس سال ٹریلین ڈالر کا برآمدی ہدف حاصل کرے گا: پیوش گوئل

انہوں نے کہا کہ اشیا اور خدمات دونوں کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے، جو موجودہ عالمی حالات میں ایک بڑی کامیابی ہے

نئی دہلی: کامرس وصنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج کہا کہ بھارت نے اس سال ایک ٹریلین ڈالر کی برآمدات اور اگلے پانچ برسوں میں 2 ٹریلین ڈالر کی برآمدات کا ہدف مقرر کیا ہے اور یہ حقیقی معنوں میں ''آتم نربھر بھارت'' (خود کفیل بھارت) کی پہچان ہوگی۔ نئی دہلی میں بھارتیہ ویاپار مہوتسو کی ویب سائٹ کے اجرا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی چیلنجز کے باوجود اس سال بھارت کی برآمدات 863 بلین ڈالر تک پہنچ چکی ہیں، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 5 فیصد زیادہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اشیا اور خدمات دونوں کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے، جو موجودہ عالمی حالات میں ایک بڑی کامیابی ہے۔ جناب پیوش گوئل نے کہا کہ یہ صرف حکومت کا نہیں بلکہ پورے ملک کا مقصد ہے اور مرکزی حکومت اس کے حصول کیلئے ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ساڑھے تین برسوں کے دوران تقریباً 38 ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدوں (ایف ٹی اے) پر کام کیا گیا، جس سے بھارتی مصنوعات کو بڑی عالمی منڈیوں تک ترجیحی رسائی حاصل ہوگی۔ ان معاہدوں کے تحت بھارتی مصنوعات کم درآمدی ڈیوٹی پر فروخت کی جا سکیں گی، جس سے عالمی مقابلے میں فائدہ ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عمان کے ساتھ ایف ٹی اے یکم جون سے نافذ ہو سکتا ہے، جبکہ دیگر حتمی معاہدے بھی ضروری کاغذی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مرحلہ وار نافذ کیے جائیں گے۔ جناب گوئل نے صنعتوں اور کاروباری اداروں پر زور دیا کہ وہ وزارتِ تجارت کے تجارتی پورٹل کے ذریعے درآمدات کے رجحانات کا مطالعہ کریں اور مقامی پیداوار اور درآمدی متبادل کے مواقع تلاش کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کون سی اشیا بیرونِ ملک سے درآمد ہو رہی ہیں، اس پر مسلسل نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہی رجحانات بھارتی کاروبار کے لیے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ وزارتِ تجارت کو ان مواقع کو زیادہ منظم انداز میں نمایاں کرنا چاہیے تاکہ صنعتیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ درآمدی متبادل اور برآمدات، دونوں ترقی کے دو اہم ستون ہیں، اور حکومت ان شعبوں کی بھی نشاندہی کرے گی جہاں بھارت پہلے سے مضبوط صلاحیت رکھتا ہے تاکہ کاروباری ادارے ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ جناب پیوش گوئل نے مقامی مصنوعات کے فروغ اور ''سودیشی'' جذبے کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی اشیا کو معمولی ترجیح دینا بھی ملکی صنعت کو کمزور کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متوسط طبقے کے ایکسپینشن کے ساتھ ملک میں کھپت میں اضافہ ہو رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ بھارت اپنی ضروریات خود پوری کرے، ورنہ درآمدات اس خلا کو پُر کر دیں گی۔ وزیر موصوف نے تاجروں اور صارفین سے اپیل کی کہ وہ ایک دوسرے کا ساتھ دیں، یعنی ملک کے اندر ہی سپلائر اور خریدار بنیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارتیہ سودیشی میلہ جیسی سرگرمیوں کے ذریعے اس جذبے کو فروغ دیا جائے تو یہ ''میڈ اِن انڈیا'' مصنوعات کے حق میں ایک قومی تحریک بن سکتی ہے۔

امریکی جی ای ایرو اسپیس نے

بھارت میں ۱۰۰ کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کرے گا

نئی دہلی: امریکی دیو جی ای ایرو اسپیس نے پیر کو اعلان کیا کہ وہ پونے کی مینوفیکچرنگ سہولت میں 100 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گا، جس سے ہندوستان میں اس کے مینوفیکچرنگ قدموں کو مزید مضبوط کیا جائے گا اور ملک کے ساتھ اپنی طویل مدتی وابستگی کو تقویت ملے گی۔ کمپنی نے کہا کہ سرمایہ کاری نئی ویلڈنگ ٹیکنالوجیز، جدید معائنے کے آلات، درستگی کے اوزار، گیجز، فکسچر، اور اضافی انفراسٹرکچر میں اضافے کی حمایت کرے گی جو پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، عمل کی درستگی کو بڑھانے، اور دنیا بھر کے صارفین کے لیے اعلیٰ معیار کے اجزاء کی فراہمی میں معاونت فراہم کرے گی۔ یہ تازہ ترین سرمایہ کاری گزشتہ دو سالوں کے دوران اعلان کردہ 410 کروڑ روپے پر مشتمل ہے، جس سے پونے کی سہولت میں GE ایرو اسپیس کی کل سرمایہ کاری تین سالوں میں 510 کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ کمپنی نے کہا کہ پچھلی سرمایہ کاری مینوفیکچرنگ کے عمل کو آگے بڑھانے، آٹومیشن، اور اگلی نسل کے انجن کے اجزاء کو سپورٹ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ پر مرکوز تھی۔ یہ مسلسل سرمایہ کاری جی ای ایرو اسپیس کی ہندوستان کے ساتھ طویل مدتی وابستگی اور ہمارے عالمی مینوفیکچرنگ نیٹ ورک کے اندر پونے کی سہولت کے کردار پر ہمارے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ وشواجیت سنگھ، منیجنگ ڈائریکٹر، پونے مینوفیکچرنگ سہولت، جی ای ایرو اسپیس نے کہا کہ ہماری مسلسل ترقی ہمارے صارفین اور وسیع تر کمیونٹی کے لیے ایک جیت ہے، جس سے GE ایرو اسپیس اور ہمارے سپلائر پارٹنرز کے لیے مزید اپرنٹس شپ اور ملازمت کے مواقع مل رہے ہیں۔ پچھلی دہائی کے دوران، یہ سہولت ایک اعلیٰ صلاحیت والے ایرو اسپیس مینوفیکچرنگ ہب کے طور پر پروان چڑھی ہے، جس سے ہندوستان کے سپلائر ایکو سسٹم کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ جی ای ایرو اسپیس کی پونے مینوفیکچرنگ سہولت کمپنی کی عالمی سپلائی چین کا ایک اہم حصہ ہے، جو تجارتی ہوائی جہاز کے انجنوں کے لیے اہم اجزاء تیار کرتی ہے۔ یہ سہولت ہندوستان میں 200,2 سے زیادہ جی ای ایرو اسپیس سپلائرز کے ایک وسیع نیٹ ورک میں مقامی طور پر 300 سے زیادہ سپلائرز کے ساتھ کام کرتی ہے، جس سے جدید مینوفیکچرنگ کی مہارت اور درست انجینئرنگ کی صلاحیتوں کے ذریعے عالمی ایرو اسپیس پروگراموں میں ملک کے کردار کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے۔ آج کا اعلان GE ایرو اسپیس کی ہندوستان کے ساتھ وسیع تر وابستگی کو مزید تقویت دیتا ہے، جہاں کمپنی پرواز کے مستقبل کی تشکیل میں مدد کے لیے مینوفیکچرنگ، انجینئرنگ، اور سپلائی چین کی ترقی میں سرمایہ کاری جاری رکھے ہوئے ہے۔

امارت شرعیہ میں اسحاق اثر اور سید فصیح الدین کے انتقال پر تعزیتی نشست

حضرت امیر شریعت اور حضرت ناظم صاحب نے اظہار تعزیت کیا

پھلواری شریف: جناب اسحاق اثر اور سید فصیح الدین کے انتقال پر امارت شرعیہ میں تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا ان کے انتقال پر امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ اسحاق اثر مرحوم اور سید فصیح الدین مرحوم علمی، صحافتی اور سماجی حلقوں کی معتبر شخصیات تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی اردو زبان، ملی شعور اور سماجی خدمت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کا انتقال علمی وصحافتی دنیا کا بڑا خسارہ ہے۔ اور ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ ومغربی مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی صاحب نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں مرحومین نے خاموشی کے ساتھ ملت اور اردو زبان کی جو خدمات انجام دیں، وہ قابلِ قدر اور لائقِ تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسحاق اثر مرحوم اپنی خوش اخلاقی، سنجیدگی اور ملی دردمندی کے لیے جانے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اس موقع سے تعزیتی نشست میں اظہار خیال کرتے ہوئے قائم مقام ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے فرمایا کہ اسحاق اثر، اسکول کے ریٹائر ٹیچر، جماعت اسلامی حلقہ پھلواری شریف کے سرگرم اور فعال رکن، اردو میڈیا فورم کے سکریٹری اور پیاری اردو پٹنہ سے منسلک صحافی تھے، جماعت اسلامی کے ایک تربیتی پروگرام میں شریک تھے، تقریر کے دوران ہی دل کا شدید دورہ پڑا ایمس لے جائے گئے، لیکن اس سے قبل ہی جان جاں آفریں کے سپرد کردیا، وہ بہت خلیق ملنسار، کام کے تئیں حساس اور بیدار شخص تھے، اسی طرح سید فصیح الدین احمد بھی ایک زمانہ میں صحافی تھے ان کا اخبار پیغام نہرو اور صداقت پٹنہ سے نکلا کرتا تھا، نشست کا آغاز مولانا اسعد اللہ قاسمی کے تلاوت کلام پاک سے ہوا، شرکاء میں مولانا قمر انیس قاسمی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ، مولانا ارشد رحمانی، مولانا محمد منہاج عالم ندوی، مولانا شاہ نواز مظاہری، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا صابر حسین قاسمی، امتیاز عالم، نورالدین کے نام قابل ذکر ہیں، شرکاء نے قرآن کریم کی بعض صورتوں کی تلاوت کر کے ایصال ثواب کیا، نشست کا اختتام مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعاء پر ہوئی۔

ہندوستان-ناروے نے گلوبل ساؤتھ کے

فائدے کیلئے سہ رخی ترقیاتی تعاون کے معاہدے پر دستخط کئے

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز اعلان کیا کہ ہندوستان اور ناروے نے ایک سہ رخی ترقیاتی تعاون کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں جو عالمی جنوب میں انسانی ترقی میں مدد فراہم کرے گا۔ انہوں نے ناروے کے پی ایم جوناس گہر سٹور کے ساتھ مشترکہ پریس میٹنگ کے دوران کہا آج، ہم نے ایک سہ رخی ترقیاتی تعاون کے معاہدے پر بھی دستخط کیے ہیں۔ ایک ساتھ مل کر، ہم ہندوستان کے ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے ذریعے عالمی جنوبی ممالک میں انسانی ترقی میں حصہ ڈالیں گے۔ انہوں نے انڈو پیسفک اوشین انیشیٹو میں ناروے کی شمولیت کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ ''دو بڑے سمندری ممالک کے طور پر، ہم سمندری معیشت، بحری سلامتی اور صلاحیت کی تعمیر میں تعاون کو مضبوط کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا، دنیا آج عدم استحکام اور غیر یقینی صورتحال سے گزر رہی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان اور یورپ اس پس منظر میں اپنے تعلقات میں ایک نئے سنہری دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ مودی نے کہا کہ تاریخی انڈیا-ای ایف ٹی اے ہندوستان اور ناروے کے درمیان مشترکہ ترقی، ترقی اور خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے ایک بلیو پرنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ معاہدہ ہندوستان میں کل 100 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور اگلے پندرہ سالوں میں 10 لاکھ ملازمتیں پیدا کرنے کا ہدف مقرر کرتا ہے۔'' ہندوستان اور ناروے بائی ٹیک کوالٹی ہیلتھ سروسز کی ترقی، ڈیجیٹل صحت، مصنوعی ذہانت، تحقیق اور صحت کی ٹیکنالوجی پر قریبی تعاون کے بارے میں مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کر رہے ہیں۔ ناروے کے وزیر اعظم جوناس گہر سٹور نے کہا کہ میرا ماننا ہے کہ تعاون یکطرفہ اور تنہائی سے بہتر نتائج فراہم کرتا ہے، خاص طور پر جب بات عالمی چیلنجز کی ہو۔ ہمیں ان لوگوں کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جو سفارت کاری کو ہتھیار بناتے ہیں، جو تجارت کو ہتھیار بناتے ہیں اور جو ٹیکنالوجی کو ہتھیار بناتے ہیں۔ پی ایم مودی اپنے پانچ ملکوں کے دورے کے چوتھے مرحلے میں ناروے میں ہیں۔ وہ متحدہ عرب امارات، ہالینڈ اور سویڈن کا دورہ کرنے کے بعد اوسلو پہنچے۔ وہ 19 مئی کو اوسلو میں تیسری ہندوستان-نارڈک سمٹ میں شرکت کرنے والے ہیں۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے ناروے میں وزیر اعظم کے وفد کی سطح پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں اپ ڈیٹ شیئر کرتے ہوئے کہا، ''ترقی اور خوشحالی کا رشتہ۔ وزارت نے بتایا کہ پی ایم مودی اور ناروے کے پی ایم اسٹور نے اوسلو میں محدود اور وفود کی سطح پر بات چیت کی۔ رہنماؤں نے ہندوستان-ناروے کے تعلقات کو سبز اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھانے پر اتفاق کیا جو صاف توانائی، نیلی معیشت اور سبز منتقلی کے شعبوں میں تعاون کو آگے بڑھانے میں ایک سنگ میل کا نشان ہے۔

وزیر اعظم مودی کو ناروے کے اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازہ گیا

اوسلو: وزیر اعظم نریندر مودی کو پیر کو ناروے کا سب سے بڑا شہری اعزاز، گرینڈ کراس آف رائل نارویجن آرڈر آف میرٹ، ہندوستان-ناروے تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے کردار کے اعتراف میں دیا گیا۔ گرینڈ کراس رائل نارویجن آرڈر آف میرٹ کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اور یہ ایوارڈ پی ایم مودی کو دیا جانے والا 32 واں بین الاقوامی اعزاز ہے۔ کنگ ہیرالڈ پنجم نے ناروے کے اپنے پہلے دورے کے دوران پی ایم مودی کو یہ اعزاز پیش کیا، جو کہ 43 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا ملک کا پہلا دورہ بھی ہے۔ پی ایم مودی نے ایکس پر لکھا کہ رائل نارویجن آرڈر آف میرٹ کا گرینڈ کراس حاصل کرنے کا اعزاز۔ یہ اعزاز ہندوستان کے لوگوں کے لئے وقف ہے اور ہندوستان اور ناروے کے درمیان پائیدار دوستی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ عالمی ترقی کے لئے ہمارے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ گرینڈ کراس رائل نارویجن آرڈر آف میرٹ کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ یہ ناروے کے مفادات اور بین الاقوامی تعلقات کو آگے بڑھانے میں غیر معمولی خدمات کے لیے دیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب پی ایم مودی کو گوتھنبرگ کے دورے کے دوران سویڈن کے سربراہ حکومت کے لیے سب سے بڑے اعزاز 'رائل آرڈر آف پولر اسٹار کمانڈر گرینڈ کراس' سے نوازا گیا۔ پی ایم مودی سویڈن سے دو روزہ دورے پر پہلے دن اوسلو پہنچے۔

شہری علاقے ۲۰۳۶ / تک ہندوستان کی

جی ڈی پی کی نمو کا ۷۰ / فیصد حصہ لیں گے: رپورٹ

نئی دہلی: برک ورک ریٹنگز کی ایک رپورٹ کے مطابق، شہری علاقوں سے 2036 تک ہندوستان کی جی ڈی پی کی نمو میں تقریباً 70 فیصد حصہ ڈالنے کی توقع ہے، جو شہری بنیادی ڈھانچے میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری اور میونسپل فنانسنگ میں اصلاحات کے باعث کارفرما ہے۔ ''گرانٹس سے منڈیوں تک: کس طرح اربن چیلنج فنڈ ہندوستان میں شہری مالیات کو نئی شکل دے گا'' کے عنوان سے رپورٹ میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہندوستان کو 2037 تک شہری بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری میں تقریباً 80 ٹریلین روپے کی ضرورت ہوگی، یہاں تک کہ شہری مقامی ادارے فی الحال قرض کی منڈیوں پر کم سے کم انحصار کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، 2036 تک ہندوستان کی جی ڈی پی میں شہری علاقوں کی شراکت'' کا تخمینہ 70 فیصد ہے، جو ہندوستان کی اقتصادی توسیع میں شہروں کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ نئے متعارف کرائے گئے اربن چیلنج فنڈ نے روایتی گرانٹ پر مبنی شہری فنانسنگ سے مارکیٹ سے منسلک فنانسنگ میکانزم کی طرف ایک بڑی پالیسی کی تبدیلی کی نشاندہی کی ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ شہری مقامی ادارے فی الحال اپنی فنڈنگ کی ضروریات کا صرف 5 فیصد قرض بازاروں کے ذریعے استعمال کرتے ہیں، جو شہری شعبے میں تجارتی فنانسنگ کی کم رسائی کو ظاہر کرتا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ یو سی ایف میونسپل بانڈ کے اجراء اور ساختی شہری قرضے لینے کے لیے خاص طور پر ٹائر II اور ٹائر III شہروں میں ایک مضبوط دباؤ پیدا کرے گا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ گورننس، ڈیجیٹل نظام، آڈٹ شدہ مالیات، اور پراپرٹی ٹیکس میں بہتری سے منسلک اصلاحات شہری مقامی اداروں کی ساکھ کو مضبوط کریں گی اور طویل مدتی مالیاتی منڈیوں تک ان کی رسائی کو بہتر بنائیں گی۔

مجھے یقین ہے کہ میرا دورہ ہندوستان-ناروے دوستی کو مضبوط کرے گا

اوسلو: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو اپنے ناروے کے ہم منصب جوناس گہر اسٹور کا ہوائی اڈے پر استقبال کرنے پر اظہار تشکر کیا اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ان کا دورہ دونوں ممالک کے درمیان دوستی کو مزید مضبوط کرے گا۔ ناروے کے اپنے دورے کے دوران، پی ایم مودی تیسری ہندوستان-نارڈک چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گے اور دوطرفہ مصروفیات منعقد کریں گے۔ وہ کنگ ہیرالڈ پنجم اور ملکہ سونجا سے ملاقات کریں گے اور اپنے نارویجن ہم منصب کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ پی ایم سٹور کے ساتھ انڈیا-ناروے بزنس اینڈ ریسرچ سمٹ سے بھی خطاب کریں گے۔ ''میں اوسلو، ناروے میں اترا ہوں۔ میں ہوائی اڈے پر وزیر اعظم جوناس گہر اسٹور کی طرف سے پرتپاک استقبال کے لیے شکر گزار ہوں۔ 40 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا ناروے کا یہ پہلا دورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دورہ ہندوستان اور ناروے کے درمیان دوستی کو مضبوط کرے گا۔ پی ایم مودی نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ میں ان کے میجسٹیز کنگ ہیرالڈ پنجم اور ملکہ سونجا سے ملاقات کروں گا، اور پرائم منسٹر اسٹور سے بات چیت کروں گا۔ کل، 19 ویں، تیسری ہندوستان-نارڈک چوٹی کانفرنس اوسلو میں منعقد ہوگی۔ یہ میرے نورڈک ساتھیوں سے ملنے کا ایک اچھا موقع ہوگا۔ وزارت خارجہ نے ناروے کو ہندوستان کے لیے ایک 'قابل قدر پارٹنر' قرار دیا اور کہا کہ پی ایم مودی کے دورے سے دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری میں نئی قوت آئے گی۔

ناروے: ہندوستانی کمیونٹی نے وزیر اعظم مودی کا پرتپاک استقبال کیا

وزیر اعظم نریندر مودی کے اوسلو پہنچنے پر ناروے میں ہندوستانی برادری نے ان کا پرتپاک استقبال کیا

اوسلو: وزیر اعظم نریندر مودی کے اوسلو پہنچنے پر ناروے میں ہندوستانی برادری نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ پی ایم مودی نے ہندوستانی تارکین وطن کے ارکان کو خوش آمدید کہا جب لوگ مودی مودی کے نعروں کے ساتھ ہندوستانی پرچم اٹھائے ان کے استقبال کے لیے جمع تھے۔ وزیر اعظم نے ثقافتی اور میوزیکل پرفارمنس کا مشاہدہ کیا اور ان کے استقبال کے لیے بھرتناٹیم پرفارم کرنے والی لڑکیوں سے بات چیت بھی کی۔ اس سے پہلے دن میں، پی ایم مودی کا ان کے ناروے کے ہم منصب جوناس گہر اسٹور نے ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔ پی ایم مودی نے یقین ظاہر کیا کہ ان کے دورے سے دونوں ممالک کے درمیان دوستی مزید مضبوط ہوگی۔ اس دورے کے دوران، وزیر اعظم تیسری ہندوستان-نارڈک چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گے اور دوطرفہ مصروفیات منعقد کریں گے۔ وہ کنگ ہیرالڈ پنجم اور ملکہ سونجا سے ملاقات کریں گے اور وزیر اعظم جوناس گہر اسٹور کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ وہ ناروے کے ہم منصب جوناس گہر اسٹور کے ساتھ ہندوستان-ناروے بزنس اینڈ ریسرچ سمٹ سے بھی خطاب کریں گے۔ پی ایم مودی نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ میں اوسلو، ناروے میں اترا ہوں۔ میں ہوائی اڈے پر وزیر اعظم جوناس گہر اسٹور کی طرف سے پرتپاک استقبال کے لیے شکر گزار ہوں۔ 40 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا ناروے کا یہ پہلا دورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دورہ ہندوستان اور ناروے کے درمیان دوستی کو مضبوط کرے گا۔ میں ان کے میجسٹیز کنگ ہیرالڈ پنجم اور ملکہ سونجا سے ملاقات کروں گا، اور پرائم منسٹر اسٹور سے بات چیت کروں گا۔ کل، 19 ویں، تیسری ہندوستان-نارڈک چوٹی کانفرنس اوسلو میں منعقد ہوگی۔ یہ میرے نورڈک ساتھیوں سے ملنے کا ایک اچھا موقع ہوگا۔ وزارت خارجہ (ایم ای اے) نے ناروے کو ہندوستان کے لئے ایک قابل قدر پارٹنر قرار دیا اور کہا کہ پی ایم مودی کے دورے سے دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری میں نئی قوت آئے گی۔ وزارت خارجہ امور ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر پوسٹ کیا، گاڈ مورجن نورج! وزیر اعظم نریندر مودی اوسلو، ناروے پہنچ گئے ہیں۔ ایک خصوصی اشارے میں، ہوائی اڈے پر وزیر اعظم جونس گہر اسٹور نے ان کا استقبال کیا۔ یہ وزیر اعظم مودی کا ناروے کا پہلا دورہ ہے اور 43 سالوں میں ہندوستان سے ناروے کا وزیر اعظم کا دورہ ہے۔ ناروے ہندوستان کے لئے ایک قابل قدر شراکت دار ہے۔ آج، وزیر اعظم نریندر مودی دوطرفہ مصروفیات منعقد کریں گے، اور کل، وہ تیسری ہندوستان-نارڈک چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

ہم جو کہتے ہیں، وہ کر دکھاتے ہیں

ستیسن حکومت نے حلف لیتے ہی کیے ۴/ بڑے اعلانات

وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے کابینہ کی پہلی میٹنگ میں لیے گئے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کے لیے مفت بس سفر منصوبہ کی تفصیلی گائیڈ لائنس بعد میں جاری کی جائیں گی۔ کیرالہ کے نئے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے 18 مئی کو حلف لینے کے فوراً بعد ریاست کی عوام کو کچھ اہم تحائف دینے کا اعلان کیا۔ کانگریس کی قیادت والی یو ڈی ایف حکومت نے کابینہ کی پہلی ہی میٹنگ میں کئی بڑے فیصلے لیے ہیں، اور یہ فیصلے انتخاب سے قبل کیے گئے وعدوں میں سے ہی ایک ہیں۔ وزیر اعلیٰ ستیسن نے خواتین کے لیے مفت کے ایس آر ٹی سی بس سفر اور بزرگوں کے لیے خصوصی محکمہ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کی جانکاری کانگریس نے اپنے سوشل میڈیا ہینڈل پر دی ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اہم فیصلے یو ڈی ایف حکومت کے ذریعہ کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے کابینہ کی پہلی میٹنگ میں لیے گئے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کے لیے مفت بس سفر اسکیم کی تفصیلی گائیڈ لائنس بعد میں جاری کی جائیں گی۔ کابینہ نے بزرگ شہریوں کے لیے ایک الگ محکمہ قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا، جسے وزیر اعلیٰ نے ملک میں اس نوعیت کا پہلا قدم بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ''کسی سماج کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ وہ اپنے بزرگ شہریوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ بزرگ شہریوں کی باوقار دیکھ بھال کو یقینی بنا کر کیرالہ کو ایک مثالی مہذب سماج بننا چاہیے۔'' وزیر اعلیٰ ستیسن نے ایک دیگر اہم فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سکریٹریٹ کے سامنے آشا کارکنان کی جانب سے طویل مدت تک کیے گئے احتجاج کے دوران کیے گئے وعدے کو پورا کرتے ہوئے کابینہ نے ان کے اعزازیہ میں 3,000 روپے ماہانہ اضافے کو منظوری دی ہے۔ کیرالہ حکومت کے ان فیصلوں کے بارے میں کانگریس نے پوسٹ شیئر کی جس میں لکھا ہے کہ ''کیرلم کی عوام کے لیے تحفہ۔'' پوسٹ میں وزیر اعلیٰ کے ذریعہ کیے گئے 4 بڑے اعلانات کی تفصیل اس طرح دی گئی ہے: کے ایس آر ٹی سی بسوں میں خواتین کے لیے مفت بس سفر۔ آشا ورکرس کے اعزازیہ میں 3,000 روپے کا اضافہ۔ آنگن واڑی ورکرس، پری-پرائمری ٹیچر، کوکنگ اسٹاف اور ہیلپر کی تنخواہ میں 1,000 روپے کا اضافہ۔ سینئر سٹیزن کے لیے ایک خصوصی وزارت قائم کی جائے گی۔ اس سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں لکھا گیا ہے ''ہم جو کہتے ہیں، وہ کر دکھاتے ہیں۔ ہم ہیں کانگریس۔'' قابل ذکر ہے کہ ستیسن نے آنگن واڑی کارکنان اور معاونین، اسکول کے باورچی عملہ، پری-پرائمری اساتذہ اور خادمہ کے اعزازیہ میں بھی ماہانہ 1,000 روپے اضافے کا اعلان کیا ہے۔

نیوجت ٹیچروں کو ایک ہفتے کے اندر تنخواہ نہیں ملی تو تحریک چھیڑنے کا اعلان

دو ماہ گزرنے کے باوجود بہار کے ہزاروں نیوجت ٹیچروں کی تنخواہ ادائیگی نہیں ہونے سے فاقہ کش کی حالت

حاجی پور، (محمد آصف عطا) ضلع اساتذہ جدوجہد رابطہ کمیٹی، ویشالی کے بینر تلے ضلع کے اہم اساتذہ تنظیموں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک ہفتے کے اندر منصوبہ بند (نیوجت) اساتذہ کی تقریباً تین ماہ سے زیر التوا تنخواہوں کی ادائیگی اور اساتذہ کے دیگر اہم مسائل کا حل نہیں نکالا گیا، تو کمیٹی مرحلہ وار احتجاج، دھرنا، مظاہرہ اور بھوک ہڑتال کرنے پر مجبور ہوگی۔ اس فیصلے میں تبدیلی پسند ابتدائی اساتذہ سنگھ، بہار ریاستی ابتدائی اساتذہ سنگھ اور بہار پنچایت نگر ابتدائی اساتذہ سنگھ کے قائدین نے اپنی مکمل رضامندی ظاہر کی۔ اساتذہ نے بتایا کہ حالات اب انتہائی خراب ہو چکے ہیں۔ تقریباً تین ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے اساتذہ شدید مالی بحران سے گزر رہے ہیں۔ علاج معالجہ، بچوں کی تعلیم، بینک ای ایم آئی، راشن اور گھر کے کرایے جیسی بنیادی ضروریات بری طرح متاثر ہو رہی ہیں۔ پورا اساتذہ خاندان مجبوری میں اس تحریک کا حصہ بننے پر آمادہ ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ حکومتِ بہار کے محکمۂ تعلیم نے مراسلہ نمبر 12-8/-6/2025، مؤرخہ 28/04/2026 کے ذریعے مالی سال 2026-27 میں دو ماہ کے لیے سمگر شکشا ابھیان اسکیم کے تحت کام کرنے والے اساتذہ کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے رقم مختص کی تھی، لیکن وہ اب تک عملی سطح پر نافذ نہیں ہوسکی اور صرف کاغذوں تک محدود رہ گئی ہے۔ اس دوران اساتذہ نے ت□□ ہت گریجویٹ حلقہ کے معزز رکنِ قانون ساز کونسل جناب بنشی دھر برجواسی کو اپنی مشکلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے فوری طور پر سکریٹریٹ جا کر محکمۂ تعلیم کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری کو اصل صورتحال سے واقف کرایا اور ایک درخواست بھی پیش کی، لیکن ان کی کوششوں کے باوجود اب تک کوئی حل سامنے نہیں آسکا۔ تقریباً تین ماہ گزرنے کو ہیں اور منصوبہ بند اساتذہ آج بھی اپنی تنخواہوں کے منتظر ہیں۔ تبدیلی پسند ابتدائی اساتذہ سنگھ، ویشالی کے ضلعی صدر دنیش پاسوان، ضلعی سینئر سکریٹری نوینیت کمار، حاجی پور بلاک صدر راجو رنجن چودھری اور لال گنج بلاک صدر وکاس روشن نے مشترکہ طور پر کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہے کہ اساتذہ کو اپنی ہی تنخواہوں کے لیے تحریک چلانے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ آخر اساتذہ کی دو ماہ کی تنخواہوں کے لیے مختص رقم کہاں غائب ہوگئی؟ اگر حکومت کی مالی حالت کمزور ہے تو اسے صاف طور پر پوری بہار کی عوام کو بتانا چاہیے۔ اساتذہ کو مسلسل ذہنی اور مالی اذیت دے کر ان کا حوصلہ توڑا جا رہا ہے، جسے اب اساتذہ برادری مزید برداشت نہیں کرے گی۔ بہار ریاستی ابتدائی اساتذہ سنگھ کے ضلعی صدر اتپل کانت، جنرل سکریٹری پنکج کشواہا، مہوا بلاک کے اساتذہ رہنما للت داس، ستیندر پٹیل اور راگھویندر کمار نے شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت تعلیمی نظام کی ریڑھ کی ہڈی کہے جانے والے اساتذہ کو ہی مالی عدم تحفظ کی طرف دھکیل رہی ہے۔ صرف منصوبہ بند اساتذہ کے ساتھ دوئم درجے کا سلوک کیا جا رہا ہے، جو محکمۂ تعلیم کی منفی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ وہیں بہار پنچایت نگر ابتدائی اساتذہ سنگھ کے ضلعی صدر منوج رائے نے کہا کہ اساتذہ کی یکجہتی ہی اب اس جدوجہد کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ حکومت اور محکمہ مختلف کیڈروں میں بانٹ کر اساتذہ کا استحصال کر رہے ہیں۔

امریکی صنعتی وفد نے ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے ساتھ ہندوستان کے

نیوکلیئر سیکٹر میں نجی سرمایہ کاری کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: نیوکلیئر انرجی انسٹی ٹیوٹ (این ای آئی) اور یو ایس انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم (یو ایس آئی ایس پی ایف) کے نمائندوں پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی امریکی صنعتی وفد نے آج مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے ساتھ ہندوستان کے جوہری شعبے میں نجی سرمایہ کاری اور صنعت کے تعاون کے ابھرتے ہوئے مواقع پر تفصیلی بات چیت کی۔ یو ایس انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم کے ذریعے سہولت فراہم کرنے والے وفد کے دوروں نے امریکی جوہری صنعت کے سینئر نمائندوں، کاروباری اسٹیک ہولڈرز اور ہندوستان-امریکہ سے وابستہ عہدیداروں کو اکٹھا کیا۔ بات چیت میں ہندوستان کے پرجوش نیوکلیئر انرجی مشن، پرائیویٹ سیکٹر کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو قابل بنانے والی حالیہ پالیسی اصلاحات، اور ہندوستان-امریکہ کے وسیع تر دائرہ کار پر توجہ مرکوز کی گئی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے سکریٹری، ڈاکٹر راجیش ایس گوکھلے، جوہری توانائی کے محکمے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے محکمے کے سینئر حکام، امریکی صنعتی تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ، بات چیت میں شریک ہوئے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، ہندوستان اور امریکہ آج سائنس، ٹکنالوجی، صاف توانائی اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں ایک مضبوط اور مستقبل پر مبنی شراکت داری کا اشتراک کرتے ہیں، جس میں سول نیوکلیئر تعاون مسلسل اسٹریٹجک اور اقتصادی اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا، 13 فروری 2025 کو وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان ملاقات کے دوران یو ایس انڈیا ٹرسٹ انیشیٹو کے آغاز نے اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ وزیر نے کہا کہ ٹرسٹ پہل، جو کہ قابل اعتماد ٹیکنالوجی پارٹنرشپس، لچکدار سپلائی چینز اور اختراعی ماحولیاتی نظام پر مرکوز ہے، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، بایو ٹکنالوجی، کوانٹم ٹیکنالوجیز، انرجی ٹیکنالوجی، ایڈوانسڈ میٹریل مائنز اور انرجی ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں حکومتوں، صنعت، اکیڈمیا اور اسٹارٹ اپس کے درمیان گہرے روابط کے لیے ایک مضبوط فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ وکست بھارت 2047 کے وژن کے تحت ہندوستان کے طویل مدتی صاف توانائی کے اہداف کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کا مقصد ایک مرحلہ وار اور احتیاط سے منصوبہ بند توسیعی حکمت عملی کے ذریعے 2047 تک اپنی جوہری توانائی کی صلاحیت کو موجودہ 8.8 گیگاواٹ سے بڑھا کر 100 گیگا واٹ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا تیزی سے بڑھتا ہوا جوہری توانائی پروگرام مینوفیکچرنگ، ٹیکنالوجی تعاون، سپلائی چین انٹیگریشن اور جدید تحقیق میں عالمی شراکت داری کے لیے بڑے مواقع پیدا کر رہا ہے۔ وزیر نے وفد کو بتایا کہ ہندوستان نے حال ہی میں شانتی ایکٹ، 2025 نافذ کیا ہے، جو ایک بڑی پالیسی اصلاحات ہے جس کا مقصد جوہری توانائی کے شعبے میں غیر ملکی شراکت سمیت نجی شعبے کی زیادہ سے زیادہ شراکت کو آسان بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اصلاحات سے سرمایہ کاری، صنعتی تعاون، مینوفیکچرنگ پارٹنرشپ اور ٹیکنالوجی تعاون کے لیے ایک زیادہ قابل عمل ماحولیاتی نظام پیدا ہونے کی امید ہے جو ہندوستان کے نیوکلیئر انرجی مشن کے ساتھ منسلک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایکٹ کے تحت عمل درآمد کے فریم ورک کو حتمی شکل دی جا رہی ہے تاکہ شعبے میں باہمی تعاون کے مواقع کو مزید تقویت دی جا سکے۔

عالمی جغرافیائی صورتحال میں بھارت ایک کلیدی طاقت ہے

ناروے کی ماہرِ جغرافیائی سیاست کا بیان

اوسلو: ناروے کے ایک معروف ماہر جغرافیائی سیاست نے وزیر اعظم نریندر مودی کے آئندہ دورۂ ناروے کو نہایت اہم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ عالمی جغرافیائی صورتحال میں بھارت ایک کلیدی کردار ادا کر رہا ہے اور دنیا کے اہم مسائل کے حل میں اس کی حیثیت مسلسل مضبوط ہو رہی ہے۔ ماہر نے کہا کہ بھارت آج نہ صرف دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے بلکہ ایک ابھرتی ہوئی اقتصادی اور سفارتی قوت بھی ہے، جس کی آواز بین الاقوامی معاملات میں زیادہ وزن رکھتی ہے۔ ان کے مطابق وزیر اعظم مودی کا ناروے کا دورہ دونوں ممالک کے تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کا موقع فراہم کرے گا۔ وزیر اعظم مودی 18 اور 19 مئی کو ناروے کا دورہ کریں گے، جہاں وہ انڈیا۔نارڈک سمٹ میں شرکت کریں گے۔ اس اجلاس میں ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ اور آئس لینڈ کے سربراہان بھی شریک ہوں گے۔ نارویجین ماہر کے مطابق بھارت آج عالمی سفارت کاری، موسمیاتی تبدیلی، توانائی کے تحفظ، سمندری سلامتی اور جدید ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں ایک فیصلہ کن شراکت دار کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے موجودہ غیر یقینی حالات میں بھارت جیسے ذمہ دار اور مستحکم ملک کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ دورے کے دوران وزیر اعظم مودی ناروے کے وزیر اعظم جوناس گاہر سٹور سے ملاقات کریں گے۔ دونوں رہنما موسمیاتی تبدیلی، قابلِ تجدید توانائی، گرین ٹیکنالوجی، سمندری تعاون، ڈیجیٹل ترقی اور عالمی جغرافیائی امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ماہر نے کہا کہ ناروے اور بھارت دونوں سمندری طاقتیں ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان توانائی، ماحولیاتی تحفظ اور بحری شعبے میں تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس دورے کے دوران متعدد مفاہمتی یادداشتوں اور تجارتی معاہدوں پر دستخط کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی عالمی اہمیت کے پیش نظر ناروے اور دیگر نورڈک ممالک نئی دہلی کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے خواہاں ہیں تاکہ پائیدار ترقی اور عالمی استحکام کے مشترکہ اہداف حاصل کیے جا سکیں۔ وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ گزشتہ 43 برسوں میں کسی بھارتی وزیر اعظم کا ناروے کا پہلا دورہ ہوگا، جسے دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک تاریخی سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔

عمان کے ساتھ بھارت کا آزاد تجارتی معاہدہ یکم جون سے شروع ہونا چاہئے

ہندوستان نے ۵/سالوں میں ۲/ٹریلین ڈالر کی برآمدات کا ہدف رکھا

نئی دہلی: وزیر تجارت پیوش گوئل نے پیر کو کہا کہ عمان کے ساتھ ہندوستان کا آزاد تجارتی معاہدہ یکم جون سے نافذ العمل ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سال کئی دیگر ایف ٹی اے بھی لاگو ہونے کا امکان ہے کیونکہ وہ قانونی توثیق سے گزرتے ہیں۔ گوئل نے کہا، "دیگر ایف ٹی اے بھی شروع ہو جائیں گے، جو قانونی توثیق سے گزر رہے ہیں۔" پیر، 18 مئی کو ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ ہندوستان اگلے پانچ سالوں میں 2 ٹریلین ڈالر کی برآمدات کا ہدف بنا رہا ہے، جبکہ مالی سال 27 کے لیے مجموعی برآمدات کا ہدف 1 ٹریلین ڈالر ہے۔ ہندوستان کی کل برآمدات بشمول خدمات مالی سال 26 میں 863 بلین ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ وزیر نے کہا کہ یوکرین میں جنگ اور مغربی ایشیا میں کشیدگی سے پیدا ہونے والی عالمی جغرافیائی اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے درمیان ہندوستان ایک روشن مقام بنا ہوا ہے۔ حالیہ برسوں میں، نئی دہلی نے متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا اور یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (ای ایف ٹی اے) (بلاک کے ساتھ تجارتی معاہدوں کو عملی شکل دی ہے، جبکہ یورپی یونین اور برطانیہ کے ساتھ معاہدے اس سال میں شروع ہونے کی امید ہے۔ ہندوستان اور عمان نے 18 دسمبر 2025 کو ایک جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) پر دستخط کیے، جس میں زیادہ تر ہندوستانی برآمدات بشمول ٹیکسٹائل، ڈیوٹی فری رسائی دی گئی۔ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ ہندوستان کو اومان کی 98.08 فیصد ٹیرف لائنوں پر صفر ڈیوٹی رسائی دیتا ہے، جو کہ قیمت کے لحاظ سے ہندوستانی برآمدات کا 99.38 فیصد احاطہ کرتا ہے۔ ہندوستان اپنی ٹیرف لائنوں کے تقریباً 78 فیصد پر ڈیوٹی میں کٹوتی کرے گا، جس میں عمان سے تقریباً 95 فیصد درآمدات شامل ہوں گی، اور حساس مصنوعات کو بنیادی طور پر ٹیرف ریٹ کوٹہ کے ذریعے رسائی دی جائے گی۔ تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات نومبر 2023 میں شروع ہوئے اور مذاکرات کے پانچ دوروں کے بعد اگست 2025 میں اختتام پذیر ہوئے۔ ہندوستان اور عمان کے درمیان کل تجارت 2024-25 میں 10.61 بلین ڈالر رہی، جو کہ سال بہ سال 18.6 فیصد اضافہ ہے۔ بھارت اور عمان کے درمیان جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ، جسے اکثر آزاد تجارتی معاہدہ بھی کہا جاتا ہے، یکم جون 2026ء سے نافذ العمل ہونے کی توقع ہے۔ بھارت کے وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے تصدیق کی ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان اس تاریخی معاہدے کے نفاذ کا آغاز یکم جون 2026ء سے ہوگا۔

وزیر دفاع راجناتھ سنگھ ویتنام پہنچ گئے، دفاعی تعاون پر کلیدی توجہ

اس موقع پر ویتنام کی وزارت قومی دفاع کے سینئر حکام اور ہندوستانی سفارت خانے کے ارکان بھی موجود تھے

ہنوئی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ پیر کو ہنوئی پہنچے، اپنے دو ملکوں کے دورے کے ویتنام کے مرحلے کا آغاز کرتے ہوئے جس کا مقصد ہند۔بحرالکاہل میں ہندوستان کی اسٹریٹجک اور دفاعی شراکت داری کو گہرا کرنا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کا ہوائی اڈے پر ویتنام پیپلز آرمی کے ڈپٹی چیف آف جنرل اسٹاف، ویتنام میں ہندوستان کے سفیر اور ہنوئی میں ہندوستانی سفارت خانے میں دفاعی اتاشی نے استقبال کیا۔ اس موقع پر ویتنام کی وزارت قومی دفاع کے سینئر حکام اور ہندوستانی سفارت خانے کے ارکان بھی موجود تھے۔ یہ دورہ ٹو لام کے نئی دہلی کے سرکاری دورے کے فوراً بعد ہوا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ دفاعی تعلقات میں بڑھتی ہوئی رفتار کا اشارہ ہے۔ توقع ہے کہ برہموس سپرسونک کروز میزائل سسٹم بات چیت میں نمایاں طور پر سامنے آئے گا، دونوں فریق ممکنہ سپلائی معاہدے پر پیش رفت کا جائزہ لیں گے جو کچھ عرصے سے زیر بحث ہے۔ اپنے قیام کے دوران، راج ناتھ سنگھ اپنے ویتنامی ہم منصب کے ساتھ بات چیت کرنے والے ہیں، جس میں دفاعی اور سیکورٹی تعاون کے وسیع مسائل پر بات چیت متوقع ہے۔ اس دورے کے دوران دفاعی تعاون، فوجی تبادلے، دفاعی مینوفیکچرنگ اور علاقائی سلامتی کے اہم موضوعات رہنے کی توقع ہے۔ ویتنام راج ناتھ سنگھ کے دو ملکوں کے دورے کا پہلا مرحلہ ہے۔ اس کے بعد وہ دورے کے دوسرے مرحلے کے لیے جمہوریہ کوریا جائیں گے، جہاں دفاعی مینوفیکچرنگ، فوجی صنعت میں تعاون اور ٹیکنالوجی کے تعاون کے ایجنڈے پر غالب رہنے کی توقع ہے۔ جنوبی کوریا میں راج ناتھ سنگھ وزیر قومی دفاع آہن گیو بیک کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ وزراء دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کا جائزہ لیں گے اور دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے نئے اقدامات کا جائزہ لیں گے۔ وہ مشترکہ دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔ ریلیز کے مطابق، وہ ڈیفنس ایکوزیشن پروگرام ایڈمنسٹریشن کے وزیر لی، یونگ چیول سے بھی ملاقات کریں گے اور انڈیا-کوریا بزنس گول میز کی صدارت کریں گے۔

بھارت کے جوہری سفر کا تاریخی جائزہ، پوکھران سے عالمی طاقت بننے تک

گزشتہ پانچ دہائیوں میں ملک کی سائنسی، تزویراتی اور توانائی کی صلاحیتوں کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے

نئی دہلی: بھارت کے جوہری پروگرام نے گزشتہ پانچ دہائیوں میں ملک کی سائنسی، تزویراتی اور توانائی کی صلاحیتوں کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ ماہرین کے مطابق 1974 میں پوکھران میں کیے گئے پہلے جوہری تجربے نے بھارت کو عالمی جوہری منظرنامے میں ایک اہم مقام دلایا، جبکہ بعد کے برسوں میں یہ پروگرام قومی سلامتی اور توانائی کے تحفظ کا بنیادی ستون بن گیا۔ 18 مئی 1974 کو راجستھان کے پوکھران میں بھارت نے اپنا پہلا جوہری تجربہ کیا، جسے "پرامن جوہری دھماکہ" قرار دیا گیا۔ اس تجربے نے بھارت کو اُن چند ممالک کی صف میں شامل کر دیا جو جوہری ٹیکنالوجی میں مہارت رکھتے تھے۔ اس کے بعد 1998 میں پوکھران-II کے نام سے مزید جوہری تجربات کیے گئے، جن کے ذریعے بھارت نے خود کو ایک باقاعدہ جوہری طاقت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کا جوہری پروگرام صرف دفاعی مقاصد تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ملک کی توانائی حکمت عملی میں بھی مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر ہومی جہانگیر بابھا کے وضع کردہ تین مرحلوں پر مشتمل جوہری پروگرام کا مقصد بھارت کے وسیع تھوریم ذخائر کو مستقبل میں توانائی کے بڑے ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ اسی سلسلے میں اپریل 2026 میں کلپکم میں واقع 500 میگاواٹ کے پروٹوٹائپ فاسٹ بریڈ ریئکٹر نے پہلی بار "کریٹیکلٹی" حاصل کی، جو بھارت کے تین مرحلہ جاتی جوہری پروگرام کے دوسرے مرحلے میں باضابطہ داخلے کی علامت ہے۔ یہ کامیابی بھارت کو طویل المدتی، کم کاربن اور پائیدار توانائی کے حصول کے مزید قریب لے آئی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق جوہری پروگرام نے بھارت کو نہ صرف تزویراتی خودمختاری فراہم کی بلکہ عالمی سطح پر اس کی حیثیت بھی مستحکم کی۔ آج بھارت "کم سے کم قابلِ اعتماد جوہری مزاحمت" اور "پہلے استعمال نہ کرنے" کی پالیسی پر قائم ہے، جسے ایک ذمہ دار جوہری طاقت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پوکھران سے کالپکم تک کا سفر اس بات کا ثبوت ہے کہ بھارت نے محدود وسائل کے باوجود سائنسی تحقیق، مقامی انجینئرنگ اور طویل المدتی وژن کے ذریعے ایک ایسا جوہری پروگرام تشکیل دیا جو دفاع، توانائی اور قومی خودمختاری تینوں کے لیے کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کے مطابق دنیا میں صاف توانائی اور توانائی کے تحفظ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر بھارت کا جوہری پروگرام مستقبل میں ملک کی اقتصادی ترقی اور ماحولیاتی اہداف کے حصول میں مزید اہم کردار ادا کرے گا۔

وزیر دفاع کا دورہ ہند۔ویتنام کے بیچ باہمی اعتماد پر مبنی دفاعی شراکت داری کو مضبوط کرے گا: بھارتی سفیر

ہنوئی: ویتنام میں بھارتی سفیر شیرنگ وانگچوک شیرپا نے پیر کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے دورہ ویتنام کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلے سے مضبوط، باہمی اعتماد پر مبنی دفاعی شراکت داری کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرتے ہوئے، شیرنگ وانگچوک شیرپا نے دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ دفاعی تعلقات کی عکاسی کرتے ہوئے، ایک جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے 10 سال مکمل ہونے کا اعتراف کیا۔ "دفاع ویتنام کے ساتھ ہماری جامع اسٹریٹجک شراکت داری کا ایک بہت اہم ستون ہے۔ ویتنام مختلف شعبوں میں، چاہے وہ صلاحیت کی تعمیر ہو، مشترکہ پیداوار ہو، مشقیں ہوں یا تمام سطحوں پر بات چیت ہو، اور مجھے لگتا ہے کہ یہ دورہ پہلے سے ہی مضبوط، باہمی طور پر قابل اعتماد دفاعی شراکت داری کو مزید مضبوط کرے گا۔" ہندوستان اور ویتنام نے 1972 میں سفارتی تعلقات قائم کیے تھے۔ تاہم، ہماری دوستی کی جڑیں مشترکہ بدھ مت اور وراثت کے تہذیبی روابط میں پیوست ہیں۔ ہماری شراکت داری باہمی اعتماد، مشترکہ اقدار، باہمی احترام اور یکجہتی پر مبنی ہے۔ یہ سال 2026 خاص ہے کیونکہ ہم اپنی جامع شراکت داری کے 10 سال کی یادمنا رہے ہیں، جو 2016 میں وزیر اعظم مودی کے دورہ ویتنام کے دوران قائم ہوئی تھی۔ صدر ٹو لام کے ہندوستان کے حالیہ دورے میں، ہماری شراکت داری کو ایک بہتر جامع شراکت داری کی طرف بڑھا دیا گیا۔ وزیر دفاع آج ویتنام کے شہر ہنوئی پہنچیں گے جہاں وہ اس دورے کے دوران ویتنام کے وزیر برائے قومی دفاع جنرل فان وان گیانگ سے دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ وزارت دفاع کی ایک ریلیز کے مطابق، راج ناتھ سنگھ کا ویتنام کا دورہ دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے 10 سال کا نشان ہے، جسے 05 سے 07 مئی 2026 تک ویتنام کے صدر کے ہندوستان کے سرکاری دورے کے دوران بہتر جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں اپ گریڈ کیا گیا تھا۔

ہندوستان سرمایہ کاری کیلئے سرفہرست مقام کے طور پر ابھرا ہے

یوروپین راؤنڈ ٹیبل میٹنگ میں وزیر اعظم مودی کا اظہار یقین

گوتھنبرگ (سویڈن): پیر کو جاری ایک سرکاری بیان کے مطابق، وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندوستان سرمایہ کاری، اختراع اور مینوفیکچرنگ کے لیے دنیا کے سب سے پرکشش مقامات میں سے ایک کے طور پر ابھرا ہے، جبکہ یورپی کمپنیوں کو ایک قابل اعتماد اور قابل اعتماد اقتصادی شراکت دار کے طور پر ملک کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کی دعوت دی ہے۔ گوتھنبرگ میں یوروپی راؤنڈ ٹیبل فار انڈسٹری (ERT) سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے ہندوستان اور یورپ کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک کنورجنسی کو اجاگر کیا اور بڑھتے ہوئے پیچیدہ اور غیر یقینی عالمی ماحول کے درمیان قابل اعتماد شراکت داری کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ہندوستان-یورپی یونین تعلقات میں بڑھتی ہوئی رفتار کا خیر مقدم کیا، جس میں تاریخی ہندوستان-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات کا کامیاب اختتام بھی شامل ہے، اسے ایک تبدیلی کی اقتصادی شراکت داری کے طور پر بیان کیا جو تجارت، ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ، خدمات اور لچکدار سپلائی چین میں نئے مواقع کھولے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان-مشرق وسطی-یورپ اکنامک کوریڈور (آئی ایم ای سی) جیسے کنیکٹیویٹی اقدامات ہندوستان-یورپ کاروباری شراکت میں نئی قدر کا اضافہ کریں گے۔ دریں اثنا، ملک کی تیز رفتار اقتصادی ترقی اور اگلی نسل کی اصلاحات پر روشنی ڈالتے ہوئے، پی ایم مودی نے کاروبار کرنے میں آسانی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو پھیلانے، ایک متحرک مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام، اور بنیادی ڈھانچے کے شعبے کو تیزی سے تبدیل کرنے پر حکومت کی توجہ کی طرف اشارہ کیا۔ ہندوستان کے ڈیزائن فار انڈیا، میک ان انڈیا اور انڈیا سے ایکسپورٹ کے ویژن کا اعادہ کرتے ہوئے، انہوں نے یورپی کاروباری اداروں کو ٹیلی کام اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، الیکٹرانکس اور ڈیپ ٹیک مینوفیکچرنگ، گرین ٹرانزیشن اور کلین انرجی، انفراسٹرکچر اور ہیلتھ کیئر موبلٹی سمیت شعبوں میں سرمایہ کاری بڑھانے کی دعوت دی۔

بھارت اور سویڈن نے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری تک وسعت دی

گوتھنبرگ: بھارت اور سویڈن نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو باضابطہ طور پر اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک پہنچا دیا ہے۔ یہ فیصلہ وزیر اعظم نریندر مودی اور سویڈن کے وزیر اعظم الف کرسٹریشن کے درمیان ملاقات کے دوران کیا گیا، جسے دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک تاریخی پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے 2026 سے 2030 تک کے لیے ایک مشترکہ ایکشن پلان کی توثیق کی، جس کے تحت گرین ٹرانزیشن، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت، تجارت، سرمایہ کاری، دفاع، سلامتی اور موسمیاتی تعاون جیسے اہم شعبوں میں شراکت داری کو وسعت دی جائے گی۔ اعلان کے مطابق بھارت اور سویڈن آئندہ پانچ برسوں میں دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو دوگنا کرنے کے ہدف پر کام کریں گے۔ دونوں ممالک نے جدید مینوفیکچرنگ، صاف توانائی، پائیدار نقل و حمل اور صنعتی جدت کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ بھارت اور سویڈن مشترکہ اقدار، اختراع اور پائیدار ترقی کے وژن سے جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سویڈش کمپنیوں کو بھارت میں ڈیزائن، جدت اور مینوفیکچرنگ کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی۔ سویڈن کے وزیر اعظم الف کرسٹریشن نے کہا کہ بھارت دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شامل ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تعاون نہ صرف اقتصادی ترقی بلکہ عالمی استحکام میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ ماہرین کے مطابق یہ اسٹریٹجک شراکت داری ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بھارت اور یورپ کے درمیان اقتصادی اور تزویراتی تعلقات نئی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ جنوری 2026 میں طے پانے والے انڈیا۔ یوروپی یونین ایف ٹی اے کے بعد سویڈن اور بھارت کے تعلقات میں مزید وسعت کی توقع کی جا رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس نئے معاہدے سے دفاعی تعاون، گرین ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، روزگار کے مواقع اور سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہوگا، جبکہ یہ شراکت داری یورپ اور بھارت کے درمیان مضبوط ہوتے تعلقات کی ایک اہم علامت بھی ہے۔

وزیر اعظم مودی نے گوتھنبرگ میں انڈیا۔سویڈن سائنس اور ٹیکنالوجی سینٹر کا اعلان کیا

جبکہ ہندوستان اور سویڈن نے گوتھنبرگ میں صنعت کے لیے یورپی گول میز کانفرنس کے دوران جدت، پائیداری اور صاف ٹیکنالوجی میں تعاون کو بڑھایا

گوتھنبرگ (سویڈن): وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار (مقامی وقت) کو انڈیا۔سویڈن سائنس اور ٹیکنالوجی سنٹر کے قیام کا اعلان کیا اور سبز صنعتی تبدیلی میں گہرے تعاون پر زور دیا۔ جبکہ ہندوستان اور سویڈن نے گوتھنبرگ میں صنعت کے لیے یورپی گول میز کانفرنس کے دوران جدت، پائیداری اور صاف ٹیکنالوجی میں تعاون کو بڑھایا۔ گوتھنبرگ میں سی ای او راؤنڈ ٹیبل سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا، دونوں ممالک کے اسٹارٹ اپ اور ریسرچ ایکو سسٹم کے درمیان رابطے کو بڑھانے کے لیے، ہم ہندوستان-سویڈن سائنس اور ٹیکنالوجی سینٹر قائم کر رہے ہیں۔" دونوں ممالک کے درمیان موسمیاتی تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر اعظم نے کہا، "صنعت کی منتقلی کے لیے لیڈرشپ گروپ ہمارا مشترکہ عالمی اقدام ہے، جس کے تحت ہم کم کاربن والی صنعتی تبدیلی پر زور دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا آج، ہم نے اس کے تیسرے مرحلے کو شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے سبز شعبوں میں ہندوستان کے جاری کام اور سویڈن کے ساتھ مشترکہ اختراع کی گنجائش پر مزید روشنی ڈالی۔ "ہندوستان میں، گرین ہائیڈروجن، سرکلر اکانومی، اور پائیدار انفراسٹرکچر کے شعبوں میں بڑے پیمانے پر کام کیا جارہا ہے۔ سویڈن کی ٹیکنالوجی کو ہندوستان کے پیمانے کے ساتھ ملا کر، ہم پوری دنیا کے لیے موسمیاتی حل تیار کر سکتے ہیں۔ دریں اثنا، پی ایم مودی نے دورے کے موقع پر مارسک کے چیئرمین رابرٹ میرسک اوگلا سے بھی ملاقات کی اور ہندوستان میں سرمایہ کاری کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، پی ایم مودی نے کہا، "گوتھنبرگ میں، مارسک کے چیئرمین رابرٹ مارسک اوگلا سے ملاقات کی۔ ہم نے ہندوستان میں مواقع کے وسیع دائرہ کار اور سرمایہ کاری کو گہرا کرنے، خاص طور پر بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے، لاجسٹکس اور بہت کچھ جیسے شعبوں میں بات چیت کی۔ دریں اثنا، سویڈن کے وزیر اعظم الف کرسٹرسن نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا سویڈن کا دورہ ہندوستان اور سویڈن تعلقات میں ایک اور سنگ میل کی نشاندہی کرتا ہے، جبکہ ہندوستان اور یورپ کے درمیان اقتصادی اور اسٹریٹجک تعاون کو نمایاں طور پر گہرا کرنے کے مشترکہ عزائم پر زور دیتا ہے۔ وولوو گروپ کی میزبانی میں یورپی سی ای او راؤنڈ ٹیبل سے خطاب کرتے ہوئے کرسٹرسن نے کہا کہ یورپی یونین، سویڈن اور ہندوستان ایک ایسے وقت میں مضبوط شراکت داری کی بے پناہ صلاحیت کو تسلیم کرتے ہیں جب دنیا تیزی سے پیچیدہ اور غیر متوقع ہے۔ بڑھتے ہوئے اقتصادی تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے کرسٹرسن نے کہا کہ دونوں ممالک اگلے پانچ سالوں میں دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو دوگنا کرنے کے عزائم میں شریک ہیں۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

پہلوانی کے ماحول میں پلے بڑھے دیپک پونیا

جنھوں نے کم عمری میں ہی کر دیا سب کو حیران

بھارتی پہلوان دیپک پونیا نے اپنی طاقت اور صلاحیت کے دم پر پوری دنیا میں ملک کا نام روشن کیا ہے۔ کامن ویلتھ گیمز 2020 میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے والے ریسلر دیپک کی کہانی نہایت متاثر کن رہی ہے۔ 19 مئی 1999 کو ہریانہ کے جھجر ضلع کے چھارا قصبے میں پیدا ہونے والے دیپک پونیا کشتی کے ماحول میں ہی پلے بڑھے۔ ان کے والد سبھاش خود بھی ایک پہلوان رہ چکے تھے، جن سے ننھے دیپک کو تحریک

ملی۔ والد ہی دیپک کے پہلے استاد تھے۔ محض 5 سال کی عمر میں انہوں نے دیپک کو اکھاڑے میں داخل کرا دیا۔ دودھ پینے کے شوقین دیپک نے اپنی طاقت سے سب کو حیران کر دیا۔ دنگلوں میں انہوں نے کئی بار نقد انعامات بھی جیتے۔ اسکول سطح کے مقابلوں کے دوران چھترسال اسٹیڈیم کے ایک کوچ نے دیپک کی صلاحیت کو پہچانا۔ اگرچہ مٹی پر کشتی لڑنے والے دیپک کے لیے مصنوعی میٹ پر کھیلنا کافی مشکل تھا، لیکن انہوں نے اسے اپنی کمزوری نہیں بننے دیا۔ سال 2016 میں دیپک نے جونیئر ایشین ریسلنگ چیمپئن شپ میں گولڈ میڈل جیتا، جس کے بعد ورلڈ کیڈیٹ چیمپئن شپ میں بھی ایک اور گولڈ اپنے نام کیا۔ ایشین جونیئر چیمپئن شپ 2018 میں دیپک نے ایک بار پھر گولڈ میڈل حاصل کیا، جبکہ ورلڈ جونیئر چیمپئن شپ 2018 میں سلور میڈل جیت کر اپنی زبردست صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ سال 2019 میں دیپک پونیا نے جونیئر ورلڈ چیمپئن شپ جیتی۔ وہ سال 2001 کے بعد یہ خطاب جیتنے والے پہلے بھارتی پہلوان بنے۔ دیپک پونیا ٹوکیو اولمپکس 2020 میں مردوں کے 86 کلوگرام زمرے کے کانسی کے تمغے کے مقابلے تک پہنچے، جہاں انہیں سان مارینو کے مائلز امین کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اپریل 2024 میں بشکیک (کرغزستان) میں منعقدہ ایشین اولمپک کوالیفائر سے انہیں باہر کر دیا گیا، کیونکہ دبئی میں شدید بارش کے باعث فلائٹ تاخیر کا شکار ہوگئی تھی اور وہ وقت پر "ویٹ ان" کے لیے نہیں پہنچ سکے تھے۔ بعد میں مئی 2024 میں انہوں نے ورلڈ کوالیفائنگ ٹورنامنٹ کے ذریعے اولمپک ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ سال 2021 اور 2022 کی ایشین چیمپئن شپ میں دیپک پونیا نے سلور میڈل اپنے نام کیے۔

کے ایل راہل نے توڑ دیا اے بی ڈی ویلیئرز کا بڑا ریکارڈ

آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۶۲ویں مقابلے میں دہلی کیپٹل (ڈی سی) نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے راجستھان رائلز (آر آر) کو ۵/وکٹوں سے شکست دے دی۔

دہلی کیپٹلز (ڈی سی) نے آئی پی ایل 2026 کے 62ویں مقابلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے راجستھان رائلز (آر آر) کو 5 وکٹوں سے شکست دے دی۔ ارون جیٹلی کرکٹ اسٹیڈیم میں ڈی سی کی اس جیت میں کے ایل راہل نے بلے سے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے 42 گیندوں پر 56 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ اپنی اس اننگز کے دوران راہل نے اے بی ڈی ویلیئرز کا بڑا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ کے ایل راہل آئی پی ایل میں راجستھان رائلز کے خلاف سب سے زیادہ 50 سے زائد رنز کی اننگز کھیلنے والے بلے باز بن گئے ہیں۔ راہل نے اتوار کو آر آر کے خلاف نویں بار 50 سے زیادہ رنز بنائے۔ اس سے پہلے یہ ریکارڈ اے بی ڈی ویلیئرز کے نام تھا، جنہوں نے راجستھان رائلز کے خلاف 8 مرتبہ 50 سے زائد رنز کی اننگز کھیلی تھی۔ اس فہرست میں شکھر دھون (7) اور وراٹ کوہلی (7) مشترکہ طور پر تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔ 194 رنز کے ہدف کے تعاقب میں اتری دہلی کیپٹلز کو ابھیشیک پوریل اور کے ایل راہل نے زبردست آغاز فراہم کیا۔ دونوں نے پہلے وکٹ کے لیے 10.1 اوورز میں 105 رنز کی شراکت قائم کی۔ راہل بہترین فارم میں نظر آئے اور انہوں نے 42 گیندوں پر ایک چوکے اور 3 چھکوں کی مدد سے 56 رنز بنائے۔ دوسری جانب ابھیشیک نے 31 گیندوں پر 51 رنز کا اہم تعاون دیا۔ اکشر پٹیل نے جارحانہ انداز میں بیٹنگ کرتے ہوئے 18 گیندوں پر ناقابل شکست 34 رنز بنائے، جبکہ آشوتوش شرما نے صرف 5 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 18 رنز اسکور کرتے ہوئے دہلی کیپٹلز کو 19.2 اوورز میں 5 وکٹوں سے فتح دلائی۔ اس سے قبل راجستھان رائلز نے 20 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 193 رنز اسکور کیے۔ آر آر کی شروعات اچھی نہیں رہی اور یشسوی جیسوال صرف 12 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ تاہم ویبھو سوریہ ونشی اچھی فارم میں دکھائی دیے اور انہوں نے 21 گیندوں پر 5 چوکے اور 3 چھکوں کی مدد سے 46 رنز بنائے۔ دھرو جورل نے 40 گیندوں پر 53 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی، جبکہ کپتان ریان پراگ نے صرف 26 گیندوں پر 51 رنز بنائے۔ اپنی اننگز کے دوران ریان نے 3 چوکے اور 5 چھکے لگائے۔ گیند بازی میں دہلی کیپٹلز کی جانب سے مچل اسٹارک نے 40 رنز دے کر 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ لونگی اینگیڈی نے 24 رنز کے عوض 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ واضح رہے کہ مچل اسٹارک (چار وکٹ) کی بہترین گیند بازی کے بعد کے ایل راہل (۵۶)، ابھیشیک پوریل (۵۱) اور کپتان اکشر پٹیل (ناٹ آؤٹ ۳۴/رن) کی شاندار بلے بازی کی بدولت دہلی کیپٹلز نے اتوار کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے ۶۲/ویں مقابلے میں راجستھان رائلز کو چار گیندیں باقی رہتے ہوئے پانچ وکٹوں سے ہرا دیا۔ دہلی کیپٹلز کے اب ۱۳/میچوں میں چھ جیت کے ساتھ ۱۲/پوائنٹس ہو گئے ہیں اور ان کی پلے آف کی امیدیں ابھی زندہ ہیں۔ آشوتوش شرما نے ۲۰/ویں اوور کی پہلی گیند پر چوکا اور دوسری گیند پر چھکا لگا کر اپنی ٹیم کو پانچ وکٹوں سے جیت دلا دی۔ آشوتوش شرما اور اکشر پٹیل کے درمیان چھٹے وکٹ کے لیے ناٹ آؤٹ ۲۲/رن کی میچ فاتح شراکت داری ہوئی۔ آشوتوش شرما نے پانچ گیندوں میں ایک چوکا اور دو چھکے لگاتے ہوئے ناٹ آؤٹ ۱۸/رن بنائے۔ اکشر پٹیل نے ۱۸/گیندوں میں دو چوکے اور دو چھکے لگاتے ہوئے ناٹ آؤٹ ۳۴/رن کی اننگز کھیلی۔ اس جیت کے ساتھ دہلی کیپٹلز نے اپنی پلے آف کی امیدوں کو زندہ رکھا ہے۔ ڈونوون فریرا کو اوور دے کر ریان پراگ نے ایک جوا کھیلا تھا لیکن اس اوور میں ۱۶/رن آ گئے اور میچ دہلی کیپٹلز کی طرف مڑ گیا۔ ۱۹۴/رن کے ہدف کا پیچھا کرنے اتری ابھیشیک پوریل اور کے ایل راہل کی سلامی جوڑی نے پہلے وکٹ کے لیے ۱۰۵/رن جوڑ کر دہلی کیپٹلز کو اچھی شروعات دلائی۔ ۱۱/ویں اوور میں برجیش شرما نے ابھیشیک پوریل کو آؤٹ کر کے آر آر کو پہلی کامیابی دلائی۔ ابھیشیک پوریل نے ۳۱/گیندوں میں سات چوکے اور ایک چھکا لگاتے ہوئے ۵۱/رن کی اننگز کھیلی۔ ۱۳/ویں اوور میں جوفرا آرچر نے ساحل پرکھ (نو) کو آؤٹ کر کے دہلی کو دوسرا جھٹکا دیا۔ ۱۵/ویں اوور میں داسن شناکا نے کے ایل راہل کو آؤٹ کر کے دہلی کو تیسرا دھچکا دیا۔ کے ایل راہل نے ۴۲/گیندوں میں ایک چوکا اور تین چھکے اڑاتے ہوئے ۵۶/رن کی اننگز کھیلی۔

آر سی بی کی شاندار جیت

پنجاب کنگز کو ۲۳/رن سے ہرا کر پلے آف میں پہنچنے والی پہلی ٹیم بنی

رائل چیلنجرس بنگلورو نے دھرم شالہ میں پنجاب کنگز کو 23 رن سے شکست دے کر آئی پی ایل 2026 کے پلے آف میں جگہ بنا لی۔ وراٹ کوہلی اور وینکٹیش ایئر کی نصف سنچریاں جیت کی بنیاد بنیں۔ دھرم شالہ: رائل چیلنجرس بنگلورو نے آئی پی ایل 2026 میں اپنی شاندار کارکردگی جاری رکھتے ہوئے پنجاب کنگز کو 23 رن سے شکست دے دی اور پلے آف میں پہنچنے والی پہلی ٹیم بن گئی۔ ہماچل پردیش کرکٹ ایسوسی ایشن اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس اہم مقابلے میں آر سی بی نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 4 وکٹ پر 222 رن کا بڑا اسکور کھڑا کیا، جس کے جواب میں پنجاب کنگز کی ٹیم 20 اوور میں 8 وکٹ پر 199 رن ہی بنا سکی۔ 223 رن کے ہدف کے تعاقب میں پنجاب کنگز کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ اوپنر پریانش آریہ کھاتہ کھولے بغیر آؤٹ ہوئے جبکہ پربھسمرن سنگھ صرف 2 اور کپتان شریس ایئر ایک رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ ٹیم نے صرف 19 رن کے اندر تین اہم وکٹ گنوا دیے، جس کے بعد پنجاب دباؤ سے باہر نہیں نکل سکی۔ درمیانی اووروں میں مارکس اسٹوئنس نے 25 گیندوں پر 37 رن بنا کر اننگز سنبھالنے کی کوشش کی جبکہ کوپر کونولی نے 22 گیندوں پر 37 رن کی مفید اننگز کھیلی۔ سوریانش شیڈگے نے بھی 35 رن بنائے، لیکن سب سے متاثر کن بلے بازی ششانک سنگھ نے کی۔ ساتویں نمبر پر اترنے والے ششانک نے صرف 27 گیندوں پر 56 رن بنا کر کچھ دیر کے لیے پنجاب کی امیدیں زندہ کیں، تاہم انہیں دوسرے بلے بازوں کا ساتھ نہیں ملا اور ٹیم ہدف سے 23 رن دور رہ گئی۔ آر سی بی کی جانب سے رسکھ سلام ڈار نے بہترین گیند بازی کرتے ہوئے 4 اوور میں 36 رن دے کر 3 وکٹ حاصل کیے۔ بھونیشور کمار نے 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ جوش ہیزل ووڈ، سُیش شرما اور روماریو شیفرڈ کے حصے میں ایک، ایک وکٹ آئی۔ اس سے پہلے آر سی بی کے بلے بازوں نے جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے پنجاب کے گیند بازوں پر دباؤ بنایا۔ وراٹ کوہلی نے ایک مرتبہ پھر ذمہ دارانہ اننگز کھیلتے ہوئے 37 گیندوں پر 58 رن بنائے، جس میں 4 چوکے اور 3 چھکے شامل تھے۔ دوسری جانب وینکٹیش ایئر نے شاندار فارم کا مظاہرہ کرتے ہوئے 40 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 73 رن اسکور کیے۔ انہوں نے اپنی اننگز میں 8 چوکے اور 4 چھکے لگائے۔ دیودت پڈیکل نے بھی تیز رفتاری سے 45 رن بنائے جبکہ ٹم ڈیوڈ نے آخری اووروں میں 12 گیندوں پر 28 رن کی برق رفتار اننگز کھیل کر اسکور کو 222 تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ پنجاب کنگز کی جانب سے ہرپریت برار نے 2 وکٹ حاصل کیے جبکہ ارشدیپ سنگھ اور یزویندر چہل کو ایک، ایک کامیابی ملی۔ اس جیت کے ساتھ آر سی بی کے 13 میچوں میں 18 پوائنٹس ہو گئے ہیں اور ٹیم جدول میں پہلے مقام پر پہنچ گئی ہے۔ دوسری طرف پنجاب کنگز کو مسلسل چھٹی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ٹیم کے 13 میچوں میں 13 پوائنٹس ہیں اور اب اس کی پلے آف کی راہ کافی مشکل دکھائی دے رہی ہے۔

سن رائزرس حیدرآباد کے خلاف

چنئی سپر کنگ نے پہلے اوور میں رقم کر دی تاریخ

آئی پی ایل 2026 کے اہم مقابلے میں چنئی سپر کنگس نے سن رائزرس حیدرآباد کے خلاف اس میچ میں ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے ہی اوور میں چنئی سپر کنگس نے ایک بڑا ریکارڈ بنایا۔ چنئی سپر کنگس کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم یعنی چیپاک میں چنئی سپر کنگس اور سن رائزرس حیدرآباد کے درمیان آئی پی ایل 2026 کا 63واں میچ کھیلا جا رہا ہے۔ چنئی نے اس میچ میں ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلے ہی اوور میں چنئی سپر کنگس نے تاریخ رقم کر دی۔ چنئی سپر کنگس نے پہلے اوور میں 17 رن بنائے۔ یہ آئی پی ایل کی تاریخ میں پہلے اوور میں چنئی سپر کنگس کا دوسرا سب سے بڑا اسکور ہے۔ سن رائزرس حیدرآباد کے لیے نتیش کمار ریڈی نے پہلے اوور کی گیند بازی کی۔ ریڈی نے نو بال سے آغاز کیا۔ پھر سنجو سیمسن نے فری ہٹ کر کے چھکا لگایا۔ اگلی گیند پر سنجو سیمسن نے پھر چوکا لگایا۔ اس کے بعد تین گیند میں صرف 2 رن بنے، لیکن آخری گیند پر سنجو سیمسن نے چوکا لگا دیا۔ اس طرح سے پہلے اوور میں 17 رن بنے۔ آئی پی ایل کی تاریخ میں پہلے اوور میں چنئی سپر کنگس کا یہ دوسرا سب سے بڑا اسکور ہے۔ اس سے پہلے چنئی سپر کنگس نے آئی پی ایل 2015 میں کولکاتا نائٹ رائیڈرس کے خلاف ایڈن گارڈن میں پہلے اوور میں 19 رن بنائے تھے۔ چنئی کے سابق کپتان اور تھالا کے نام سے مشہور ایم ایس دھونی آج بھی نہیں کھیل رہے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے آج آئی پی ایل سے ریٹائرمنٹ بھی نہیں لیا ہے۔ چنئی کے کپتان ریتوراج گائیکواڑ نے ٹاس کے بعد بتایا کہ دھونی ابھی فٹ نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آگے وہ کھیلتے نظر آ سکتے ہیں۔ اس سے یہ واضح ہو گیا کہ دھونی ابھی ریٹائرمنٹ نہیں لے رہے ہیں۔ سن رائزرس حیدرآباد کی پلیئنگ الیون- ابھیشیک شرما، ایشان کشن (وکٹ کیپر)، ہینرک کلاسین، سلل اروڑہ، سمرن روی چندرن، نتیش کمار ریڈی، پیٹ کمنس (کپتان)، شیوانگ کمار، ایشان ملینگا، ثاقب حسین اور پرفل ہنگے۔ چنئی سپر کنگس کی پلیئنگ الیون- سنجو سیمسن (وکٹ کیپر)، ریتوراج گائیکواڑ (کپتان)، ارول پٹیل، کارتک شرما، ڈیوالڈ بریوس، شیوم دوبے، پرشانت ویر، عقیل حسین، نور احمد، انشل کمبوز اور اسپینسر جانسن۔

بنگلہ دیش کی میچ میں مضبوط پوزیشن، پاکستان کو جیت کیلئے ۴۳۷/رنز کا ہدف

سلہٹ ٹیسٹ کے تیسرے روز پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش کی ٹیم ۳۹۰/رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی ہے

سلہٹ ٹیسٹ کے تیسرے روز پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش کی ٹیم ۳۹۰/رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی ہے اور مہمان ٹیم کو میچ جیتنے اور سیریز برابر کرنے کے لیے ۴۳۷/رنز کا ہدف ملا ہے۔ سلہٹ ٹیسٹ کے تیسرے روز پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش کی ٹیم ۳۹۰/رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی ہے اور مہمان ٹیم کو میچ جیتنے اور سیریز برابر کرنے کے لیے ۴۳۷/رنز کا ہدف ملا ہے۔ بنگلہ دیش نے تیسرے روز کھیل کا آغاز ۳/وکٹوں کے نقصان پر ۱۱۰/رنز سے کیا، ۵/رنز کے اضافے کے بعد ۱۱۵/پر کپتان نجم الحسن شانتو ۱۵/رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ ہوم ٹیم کی پانچویں وکٹ ۲۳۸/رنز پر گرا جب لٹن داس ۶۹/رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، چھٹا وکٹ ۲۷۲/رنز پر گرا جب مہدی حسن میراز ۱۹/رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ بنگلہ دیش کی ساتویں وکٹ ۳۴۹/رنز پر گرا، تیج الاسلام ۲۲/رنز بنا کر آؤٹ ہوئے جبکہ آٹھویں تسکین احمد کی صورت میں گرا، وہ ۶/رنز بنا سکے اور ۳۸۳/رنز پر گرا، شرف الاسلام ۱۲/رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پاکستان کی جانب سے خرم شہزاد نے ۴، حسن علی اور ساجد خان نے ۲-۲/جبکہ محمد عباس نے ایک وکٹ حاصل کی ہے۔ بنگلہ دیش کے خلاف پاکستان کی ٹیم پہلی اننگز میں ۲۳۲/رنز بنا کر آل آؤٹ ہوگئی تھی اور میزبان ٹیم کو پہلی اننگز میں ۴۶/رنز کی برتری حاصل ہوگئی تھی۔ بنگلہ دیش کے تجربہ کار بیٹر مشفق الرحیم نے پاکستان کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن تاریخ رقم کر دی ہے۔ وہ بین الاقوامی کرکٹ کے تمام فارمیٹس میں مجموعی طور پر ۱۶/ہزار رنز مکمل کرنے والے بنگلہ دیش کے پہلے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ ۳۹/سالہ مشفق الرحیم نے خرم شہزاد کی گیند پر چوکا لگا کر یہ اعزاز حاصل کیا۔ وہ دنیا کے ۳۴/ویں کھلاڑی ہیں جنہوں نے ۱۶/ہزار رنز کا ہندسہ عبور کیا ہے۔ مشفق نے اپنی ۱۴/ویں ٹیسٹ سنچری اسکور کر کے مومن الحق (۱۳/سنچریاں) کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اب وہ بنگلہ دیش کی جانب سے سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریاں بنانے والے کھلاڑی بن گئے ہیں۔

عامر خان کا اعتراف: "ایک دن" کی ناکامی کے بعد وہ جدید مارکیٹنگ ٹرینڈز کو نہیں سمجھتے

بحیثیت اداکار اور بطور فلم ساز، عامر خان کی فلمی فہرست میں وقت کے ساتھ بتدریج کمی دیکھی گئی ہے جسے مداح نظر انداز نہیں کر پا رہے

بحیثیت اداکار اور بطور فلم ساز، عامر خان کی فلمی فہرست میں وقت کے ساتھ بتدریج کمی دیکھی گئی ہے جسے مداح نظر انداز نہیں کر پا رہے۔ وہ اداکار جو کبھی مسلسل ہٹ فلمیں دیتا تھا، اب ایسی فلمیں بنا رہا ہے جن پر ناظرین کی اتنی توجہ نہیں جا رہی۔ تھری ایڈیٹس، پی کے، تارے زمین پر اور دیگر فلموں نے نئے اور منفرد تصورات پیش کیے اور ناظرین میں تجسس پیدا کیا۔ تاہم اب صورتحال ویسی نہیں رہی، اور وہ خود بھی یہ بات تسلیم کرتے ہیں۔ دراصل وہ یہ ماننے سے نہیں گھبراتے کہ کہیں نہ کہیں ان سے غلطی ہوئی ہے۔ عامر خان نے حال ہی میں اسکرین اکیڈمی کو انٹرویو دیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ وقت کے ساتھ بدلتے ہوئے رجحانات کے ساتھ وہ خود کو ہم آہنگ نہیں رکھ سکے۔ سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر کے ساتھ مارکیٹنگ کے طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "مجھے لگتا ہے کہ وقت کے ساتھ بہت کچھ بدل گیا ہے، خاص طور پر سوشل میڈیا آنے کے بعد۔ میں وہ شخص ہوں جو اس دنیا کو بالکل نہیں سمجھتا۔ میں مکمل طور پر اجنبی محسوس کرتا ہوں، میں اس دنیا سے تعلق نہیں رکھتا۔ پہلے مارکیٹنگ نسبتاً آسان تھی کیونکہ آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ لوگ ٹی وی دیکھ رہے ہیں، مخصوص چینلز دیکھ رہے ہیں اور آپ وہاں اپنی مارکیٹنگ پیش کرتے تھے جہاں لوگ جمع ہوتے تھے تاکہ وہ اسے دیکھ سکیں لیکن آج یہ جاننا بہت مشکل ہے کہ لوگ کہاں ہیں۔ وہ زیادہ تر واٹس ایپ اور مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بکھرے ہوئے ہیں، اس لیے یہ سب بہت منتشر ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے مارکیٹنگ زیادہ مشکل ہو گئی ہے۔" انہوں نے مزید کہا "مجھے یاد ہے جب "قیامت سے قیامت تک" ریلیز ہوئی تھی، اس وقت پورے ملک میں صرف دوردرشن ایک چینل تھا۔ ہماری مارکیٹنگ یہ تھی کہ ہمارے چار گانے تھے۔ ایک پروگرام ہوتا تھا "چھایا گیت" اور "چترہار"۔ اس وقت پروڈیوسرز کو یہ سہولت ملی ہوئی تھی کہ وہ ایک گانا بک کر سکتے تھے۔ ہم نے اپنے چاروں گانے بک کیے تھے، ہر جمعرات کو ایک گانا آتا تھا۔" انہوں نے مزید وضاحت کی "ہماری پوری مارکیٹنگ صرف چار گانوں اور چار جمعرات تک محدود تھی کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ پورے ملک نے وہ گانا دیکھا ہے۔ سب نے "چھایا گیت" دیکھا۔ پھر یہ ناظرین کی مرضی ہوتی تھی کہ وہ فلم دیکھنا چاہتے ہیں یا نہیں، لیکن ہماری مارکیٹنگ سب تک پہنچ چکی ہوتی تھی۔ آج کے دور میں مجھے نہیں معلوم کہ میری مارکیٹنگ کتنے لوگوں تک پہنچ رہی ہے۔" انہوں نے آخر میں کہا "کتنے لوگوں نے میرا اشتہار دیکھا؟ اور کتنے لوگوں نے پورا اشتہار دیکھا؟ اگر کوئی ۱۰/سیکنڈ دیکھ لے تو وہ بھی شمار ہو جاتا ہے، لیکن اصل میں جب تک آپ پورا ٹریلر نہیں دیکھتے، تب تک آپ نے وہ نہیں دیکھا۔ آج کے دور میں یہ سب بہت پیچیدہ اور مشکل ہوتا جا رہا ہے اور میں خود کو اس بارے میں سب سے کم جاننے والا شخص سمجھتا ہوں۔

ریما لاگو: بالی ووڈ فلموں کی وہ ماں جس نے ہر کردار میں محبت اور وقار کو زندہ کیا

ریما لاگو نے ہندی اور مراٹھی سنیما میں ماں کے کردار کو نئی شناخت دی۔ فلم، ٹی وی اور تھیٹر میں ان کی شاندار اداکاری نے انہیں لاکھوں ناظرین کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔

ریما لاگو نے ہندی اور مراٹھی سنیما میں ماں کے کردار کو نئی شناخت دی۔ فلم، ٹی وی اور تھیٹر میں ان کی شاندار اداکاری نے انہیں لاکھوں ناظرین کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔ ریما لاگو ہندوستانی سنیما کی اُن اداکاراؤں میں شمار کی جاتی ہیں جنہوں نے معاون کرداروں کو بھی مرکزی حیثیت عطا کر دی۔ ہندی اور مراٹھی فلموں کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن اور تھیٹر میں ان کی خدمات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ نوے کی دہائی میں انہوں نے فلموں میں ماں کے کردار کو ایک نئی شناخت دی۔ وہ صرف جذباتی یا روایتی ماں کے کردار تک محدود نہیں رہیں بلکہ ان کے کرداروں میں شفقت، خود اعتمادی، وقار اور جذباتی گہرائی نمایاں نظر آتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ریما لاگو گھر گھر میں پہچانی جانے لگیں اور ناظرین نے انہیں حقیقی زندگی کی ماں جیسی محبت دی۔ ریما لاگو کی پیدائش 21 جون 1958 کو نین بھڈ بھڈے کے نام سے ہوئی۔ ان کی والدہ مندا کنی بھڈ بھڈے مراٹھی تھیٹر کی معروف اداکارہ تھیں۔ فنکارانہ ماحول نے بچپن ہی سے ریما لاگو کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالا۔ انہوں نے کم عمری میں ہی اداکاری شروع کر دی تھی اور بطور چائلڈ آرٹسٹ کئی فلموں میں کام کیا۔ درگا کھوٹے کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'ماسٹر جی' سمیت متعدد پروجیکٹس میں ان کی ابتدائی اداکاری کو پسند کیا گیا۔ تعلیم کے دوران بھی ان کی فنکارانہ صلاحیتیں نمایاں رہیں۔ پونے کے ہُزور پاگا ایچ ایچ سی پی ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے وہ اسٹیج سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔ ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اداکاری کو باقاعدہ پیشہ بنا لیا۔ اگرچہ بچپن کے بعد انہوں نے کچھ عرصہ اداکاری سے دوری اختیار کی لیکن بعد میں مراٹھی تھیٹر کے ذریعے انہوں نے شاندار واپسی کی۔ ممبئی آنے کے بعد ان کے فن کو نئی پہچان ملی۔ پی ایل دیشپانڈے کے ڈرامے 'مائی فیئر لیڈی' ایڈاپشن میں اداکاری نے انہیں تھیٹر حلقوں میں ممتاز کر دیا۔ اسی دوران انہوں نے یونین بینک آف انڈیا میں تقریباً دس برس ملازمت بھی کی۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ وہ تھیٹر، ٹی وی اور فلمی دنیا میں مسلسل سرگرم رہیں۔ بینکوں کے ثقافتی پروگراموں میں بھی ان کی شرکت نمایاں رہی۔ ریما لاگو نے 1979 میں مراٹھی فلم 'سنگھاسن' کے ذریعے فلمی دنیا میں قدم رکھا۔ بعد ازاں انہوں نے ہندی فلموں میں بھی اپنی جگہ بنائی۔ 1988 میں ریلیز ہونے والی فلم 'قیامت سے قیامت تک' نے انہیں وسیع پیمانے پر پہچان دلائی، جس میں انہوں نے جوہی چاولہ کی ماں کا کردار ادا کیا تھا۔ اسی سال فلم 'رہائی' میں ان کے کردار نے سنجیدہ اور متنازع موضوعات پر ان کی اداکاری کی صلاحیت کو بھی نمایاں کیا۔ اس کے بعد ان کے کیریئر کا وہ دور شروع ہوا جس نے انہیں ہندوستانی سنیما کی سب سے مقبول اسکرین ماں بنا دیا۔ 'میں نے پیار کیا' میں انہوں نے سلمان خان کی ماں کا کردار ادا کیا۔ فلم بے حد کامیاب رہی اور ریما لاگو کے کردار کو بھی بے حد پسند کیا گیا۔ پھر 'ساجن' میں بھی ان کی اداکاری نے ناظرین کے دل جیت لیے۔ انہوں نے متعدد کامیاب فلموں میں بڑے اداکاروں کی ماں کا کردار ادا کیا لیکن ہر کردار میں ایک نئی کیفیت اور انفرادیت پیدا کی۔ 'گمراہ' میں انہوں نے سری دیوی کی ماں کا کردار ادا کیا، جبکہ 'جے کشن' میں اکشے کمار کی والدہ بنیں۔ 'رنگیلا' میں ارملا ماتونڈکر کی ماں کے طور پر ان کی اداکاری کو بھی کافی سراہا گیا۔ ریما لاگو صرف جذباتی کرداروں تک محدود نہیں تھیں۔ انہوں نے فلم 'آکروش' میں رقاصہ جبکہ 'یہ دل لگی' میں ایک سخت مزاج کاروباری خاتون کا کردار بھی ادا کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کے کردار نبھانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ ان کے کیریئر میں کئی بڑی ہٹ فلمیں شامل ہیں، جن میں 'ہم آپ کے ہیں کون'، 'دل والے'، 'کچھ کچھ ہوتا ہے'، 'ہم ساتھ ساتھ ہیں'، 'واستو: دی ریئلٹی' اور 'کل ہو نہ ہو' شامل ہیں۔ فلم 'واستو: دی ریئلٹی' میں انہوں نے ایک گینگسٹر کی ماں کا کردار ادا کیا تھا، جس کے لیے انہیں بہترین معاون اداکارہ کا فلم فیئر ایوارڈ بھی ملا۔ ٹیلی ویژن کی دنیا میں بھی ریما لاگو نے غیر معمولی مقبولیت حاصل کی۔ 'شری مان شری متی' میں کوکیلا کلکرنی اور 'تو تو میں میں' میں دیوکی ورما کے کردار آج بھی ناظرین کو یاد ہیں۔ ان دونوں سیریلز نے انہیں گھر گھر میں مقبول بنا دیا۔ ان کی مزاحیہ اداکاری، مکالمہ ادا کرنے کا انداز اور گھریلو کرداروں میں حقیقت پسندی ناظرین کو بے حد متاثر کرتی تھی۔ مراٹھی سنیما میں بھی ان کی خدمات قابل ذکر رہیں۔ فلم 'ریشم گاٹھ' میں بہترین اداکاری پر انہیں مہاراشٹر اسٹیٹ فلم ایوارڈ دیا گیا۔ 2011 کی فلم 'جنما' میں ان کے کردار کو ناقدین نے ان کے بہترین کرداروں میں شمار کیا۔ مراٹھی تھیٹر اور سنیما میں خدمات کے اعتراف میں انہیں وی شانتارام ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ ذاتی زندگی میں ریما لاگو نے 1978 میں تھیٹر اداکار وویک لاگو سے شادی کی۔ شادی کے بعد انہوں نے 'لاگو' سرنیم اختیار کیا۔ بعد میں دونوں کی راہیں جدا ہو گئیں، تاہم ان کی ایک بیٹی مرنمیا لاگو ہے، جو اداکارہ اور تھیٹر ہدایت کار کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ 17 مئی 2017 کو بھی ریما لاگو معمول کے مطابق شوٹنگ میں مصروف تھیں۔ وہ ٹی وی سیریل 'نام کرن' کی شوٹنگ کر رہی تھیں اور بظاہر مکمل طور پر صحت مند دکھائی دے رہی تھیں۔ اسی رات سینے میں درد کی شکایت کے بعد انہیں ممبئی کے کوکیلا بین دھیرو بھائی امبانی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں دل کا دورہ پڑنے سے ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی اچانک موت نے فلم اور ٹی وی انڈسٹری سمیت لاکھوں مداحوں کو غمزدہ کر دیا۔ ریما لاگو نے ہندوستانی سنیما میں ماں کے کردار کو محض ایک رسمی کردار نہیں رہنے دیا بلکہ اسے جذبات، وقار اور انسانیت کی ایک مکمل تصویر بنا دیا۔ ان کی اداکاری آج بھی ناظرین کے ذہنوں میں زندہ ہے، اور آنے والی نسلیں انہیں ہندوستانی فلمی دنیا کی سب سے باوقار اور یادگار اداکاراؤں میں شمار کرتی رہیں گی۔